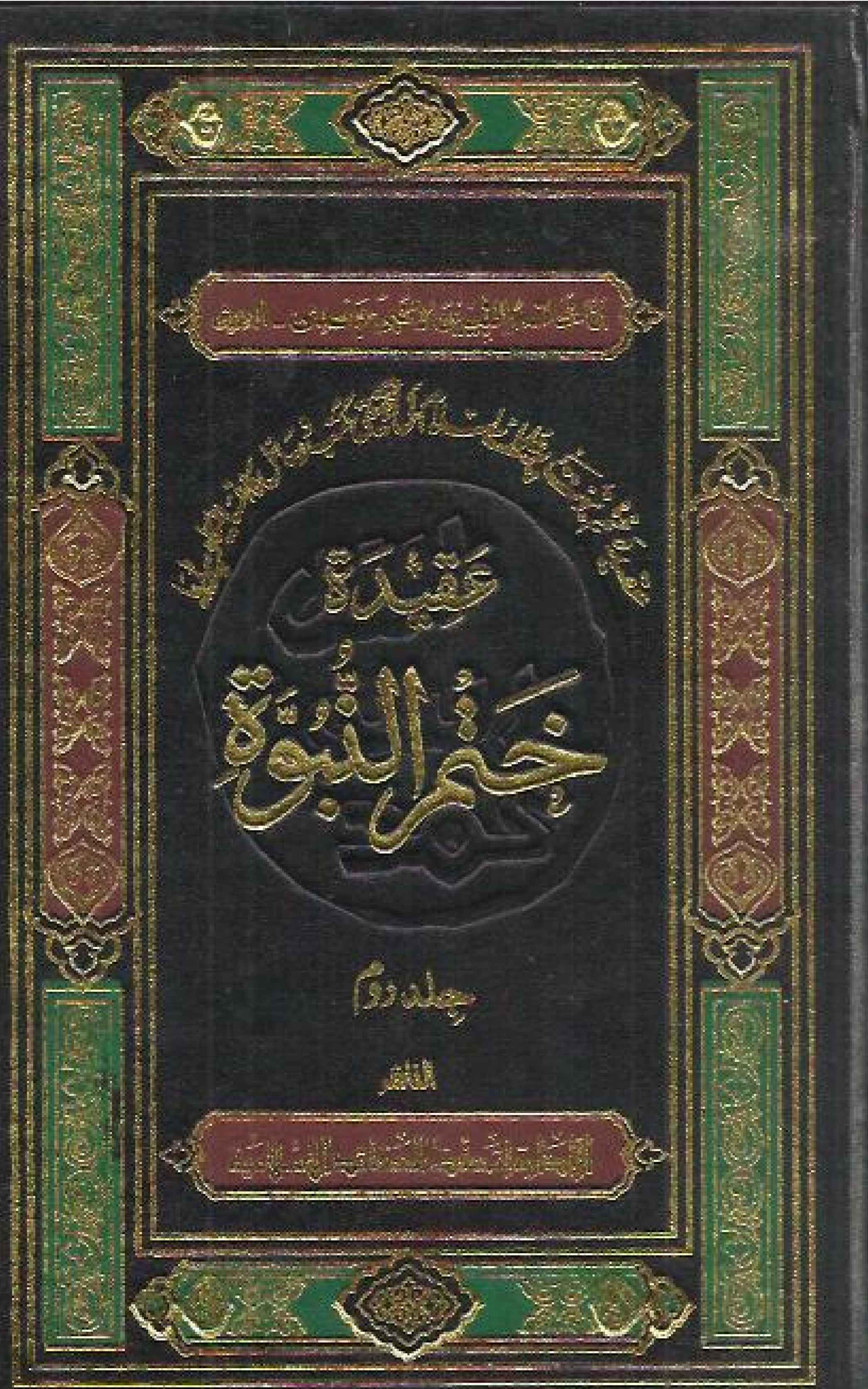

[illegible]

[illegible]

عقیدۂ ختم النبوۃ

جلد دوم

ناشر

[illegible]

الله
رسول
محمد

انا خاتم النبیین لانبی بعدی

عقیدۂ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی تحقیقی کتب و رسائل کا انسائیکلوپیڈیا

عقیدۃ
ختم النبوۃ

جلد دوم

الادارۃ لتحفظ العقائد الاسلامیۃ

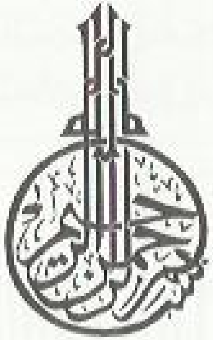
بسم الله الرحمن الرحيم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ

الآية (٤٠) سورة الاحزاب

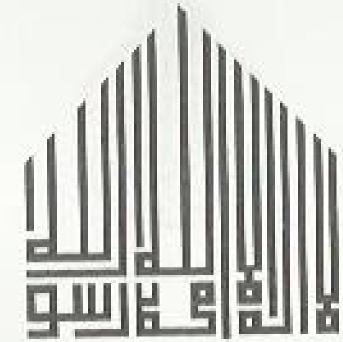
لا اله الا الله محمد رسول الله

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

قَصِیْدَہ بُرْدَہ شریف

از شیخ العرب والعجم امام **محمد شرف الدین** بوصیری مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اے میرے مالک و مولیٰ درود و سلام نازل فرما ہمیشہ ہمیشہ تیرے پیارے حبیب پر جو تمام مخلوق میں افضل ترین ہیں۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سردار اور مالک ہیں دنیا و آخرت کے اور جن و انس کے اور عرب و عجم دونوں جماعتوں کے۔

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

آپ ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام پر حسن و اخلاق میں فوقیت پائی اور وہ سب آپ کے مراتب علم و کرم کے قریب بھی نہ پہنچ پائے۔

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کی بارگاہ میں ملتمس ہیں آپ کے دریائے کرم سے ایک چلو یا باران رحمت سے ایک قطرے کے۔

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

تمام معجزات جو انبیاء علیہم السلام لائے وہ دراصل حضور ﷺ کے نور ہی سے انہیں حاصل ہوئے۔

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کو (مسجد اقصیٰ میں) مقدم فرمایا مخدوم کو خادموں پر مقدم کرنے کی شان۔

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے مسلمانو! ہماری خوشخبری ہے کہ اللہ ﷻ کی مہربانی سے ہمارے لئے ایک ستون عظیم ہے جو کبھی گرنے والا نہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یارسول اللہ ﷺ آپ کی بخششوں میں سے ایک بخشش دنیا و آخرت ہیں اور علم لوح و قلم آپ ﷺ کے علوم کا ایک حصہ ہے۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اور جسے آقائے دوجہاں ﷺ کی مدد حاصل ہو اسے اگر جنگل میں شیر بھی ملیں تو خاموشی سے سر جھکا لیں۔

لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

جب اللہ ﷻ نے اپنی طاعت کی طرف بلانے والے محبوب کو اکرم الرسل فرمایا تو ہم بھی سب امتوں سے اشرف قرار پائے۔

سلامِ رضا

از: امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین و ملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ
امام احمد رضا محقق محدّث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود و کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

محفوظۃ
جمیع الحقوق

نام کتاب	عقیدۃ ختم النبوۃ
ترتیب و تحقیق	حضرت علامہ مفتی محمد امین قادری حنفی
جلد	دوم
سن اشاعت	2005ء / ۱۴۲۶ھ
قیمت	200/-

ناشر

الادارۃ لتحفظ العقائد الاسلامیۃ

آفس نمبر 5، پلاٹ نمبر Z-111، عالمگیر روڈ، کراچی
www.khatmenabuwat.com
www.khatmenabuwat.net

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
1	جمعیتِ خاطر (سن تصنیف: 1915ء / ۱۳۳۳ھ)	9
2	امام اہلسنت امام احمد رضا قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	155
	حالاتِ زندگی	
	ردِ قادیانیت	
3	جزاء اللہ عدوہ بإبائه ختم النبوۃ (سن تصنیف: 1899ء / ۱۳۱۷ھ)	197
4	السوء والعقاب على المسيح الكذاب (سن تصنیف: 1902ء / ۱۳۲۰ھ)	341
5	قہر الدیان علی مرتد بقادیان (سن تصنیف: 1905ء / ۱۳۲۳ھ)	371
6	المبین ختم النبیین (سن تصنیف: 1908ء / ۱۳۲۶ھ)	397
7	الجبل الثانوي على كلية التهانوي (سن تصنیف: 1918ء / ۱۳۳۶ھ)	429
8	الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (سن تصنیف: 1921ء / ۱۳۴۰ھ)	443
9	حجۃ الاسلام محمد حامد رضا خان قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	465
	حالاتِ زندگی	
	ردِ قادیانیت	
10	الصارم الربانی علی اسراف القادیانی (سن تصنیف: 1898ء / ۱۳۱۵ھ)	473

جمعیت خاطر (۱۳۳۳ھ)

دو انسپکٹروں کا دو دلا مکاتبہ (۱۳۳۳ھ)

خوان ارمغان (۱۹۱۵ء)

اس میں وہ خط و کتابت ہے جو درمیان
قاضی فضل احمد صاحب انسپکٹر پولیس لدھیانہ حنفی سنی نقشبندی اور
مولوی غلام رسول صاحب مرزائی احمدی قادیانی
انسپکٹر پولیس فیروز پور کے ہوئی درج ہے۔
جس کا جواب مولوی صاحب موصوف باوجود سخت درسخت وعدوں کے
نہیں دے سکے۔ بانتظار مدت مدید شائع کی گئی۔
مرزا صاحب قادیانی مدعی رسالت و نبوت و خدائی کے دعاوی پر نہایت
تہذیب کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔
منصف مزاج کے لئے نہایت عمدہ سبق ہے۔
ہر سہ (۳) نام اس خط و کتابت کے تاریخی ہجری و عیسوی ہیں۔

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

جمعیتِ خاطر

(سنِ تصنیف: 1915ء / ۱۳۳۳ھ)

تصنیفِ لطیف

قاضیِ اہلسنّت حضرت علامہ
مولانا مفتی **قاضی فضل احمد** نقشبندی
مجددی حنفی لدھیانوی علیہ الرحمہ

فہرست مضامین جمعیت خاطر

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تمہید رسالہ معیار صداقت مؤلفہ مولوی غلام رسول انسپکٹر موگا۔	3
2	خط نمبرا منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر لودیانہ..... بخدمت مولوی غلام رسول۔	3
3	خط نمبر۲ منجانب قاضی فضل احمد.....دس سوالات	7
4	مولوی غلام رسول اور مرزا قادیانی کے اقوال میں مخالفت۔	16
5	بروز کے معنی قرآن پاک کی آیت سے۔	20
6	مرزا قادیانی کے چند الہامات خلاف قرآن وحدیث۔	51
7	مرزا قادیانی کی قرآن فہمی کی مختصر کیفیت۔	56
8	مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین وغیرہم کے اقوال میں تخالف۔	68
9	مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق تمیز	98
10	توہینات انبیاء جو مرزا صاحب نے کی۔	101
11	قاضی فضل احمد صاحب کی طرف سے مرزا کے چند کفریات کے قرآن وحدیث سے جوابات	117
12	مرزا قادیانی کے عقائد مخالف اسلام	122
13	مرزا قادیانی واقعی ان تیس دجالوں میں سے ایک تھا جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔	130

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

خط نمبرا: از جانب خاکسار فضل احمد انسپکٹر لودیانہ

بخدمت مخلص مکرم حضرت میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس زاد شوق۔

بعد از لوازم مسنون آنکہ اگرچہ ملاقات جسمانی وقوع میں نہیں آئی لیکن بندہ میاں محمد بخش صاحب ہیڈ کانسٹیبل اول ضلع[1] لائل پور سے جو آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں آپ کی تعریف سننے کا فخر رکھتا ہے۔ نیز خان صاحب منشی محمد بہرام خان صاحب پنشنر انسپکٹر لودیانہ سے آپکی تعریف سننے میں آتی رہتی ہے۔ ایک مضمون بھی آپ کا مسماہ ''معیار صداقت''[2] انہیں سے مجھے ملا۔

میں سب سے پہلے آپ کو دنیاوی عروج ترقی[3] درجہ انسپکٹری کی مبارکباد دیتا ہوں بعد اس کے آپ کے مضمون کے مطالعہ نے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ سے دوتین باتیں دریافت کرنے کی تکلیف دہی کی جرأت کروں اور بوجہ تعریف اور اسلامی ہمدردی اور ہم عہدہ وصیغہ ہونے کے لحاظ سے امید کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر ان کے جوابات جلد ارسال فرمانے میں دریغ نہیں فرمائینگے۔ آپ کے جواب موصول ہونے کے بعد آپ کے اشتہار یا مضمون پر مزید غور کرنے کی سعی کروں گا۔

سوالات حسب ذیل ہیں:

اول: کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو پیغمبر یا رسول یا نبی مان کر ان پر ایمان رکھتے

---

[1] جبکہ میں لائل پور میں ۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۸ء میں تعینات تھا۔ منہ۔

[2] یہ مضمون معیار صداقت مجھے خان صاحب نے بغرض مطالعہ اور جواب بھیجا تھا۔ منہ۔

[3] انہیں دنوں میں آپ کی ترقی درجہ انسپکٹری پر ہوئی۔

ہیں یا نہیں؟ اور ان کے منکر یا مکذب کو مسلمان یا مومن جانتے ہیں یا نہیں؟

دوئم: کیا آپ مرزا صاحب کے کل الہامات کو قطعی یقینی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو؟

سوئم: کیا آپ نے مرزا صاحب کی کل تصانیف یا تالیفات کا مطالعہ کیا ہوا ہے یا نہیں؟

چھارم: آپ نے اپنی ذات اس مضمون (معیار صداقت) کے پہلے صفحے پر یعنی تمیم (ت م ی م) لکھی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کی ذات تھہیم (تھ ہ ی م) ہے کیا یہ کاتب کی غلطی ہے یا کیا؟۔۔۔ صحیح کیا ہے؟ میں ہوں خاکسار اس تکلیف دہی سے معافی کا خواستگار جواب کا منتظر۔

احقر العباد اللہ الصمد فضل احمد عفا اللہ عنہ، مقام اودیانہ،

۷ ذی الحجہ ۱۳۲۷ ہجری مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۰۹ عیسوی۔

خط نمبر ۱۔ جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم. دیپالپور (۰۹-۱۲-۲۳)

بزرگوار جناب مخدومی ومحترمی زاد الطافہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

نوازش نامہ ملا۔ مشکور فرمایا۔ مضمون محولہ جواب لکھا ہوا میرا ضرور ہے۔ مگر طبع میں نے انہیں کرایا تھا بجواب سوالات التماس ہے کہ (۱) حضرت مرزا صاحب قادیانی کو میں محض کثرت مکالمہ الٰہیہ کے رنگ میں نبی بروزی۔ مبشر اور منذر مانتا ہوں اور یقین کرتا ہوں منکر انکا اگر

---

[1] کیا آپ کی مرضی کے برخلاف طبع ہوا اور بے علمی میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ منہ۔

مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں (۲) حضرت صاحب کے کل الہامات کو منجانب اللہ تعالیٰ قطعی یقینی جانتا ہوں (۳) حضرت صاحب کی تقریباً جو تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے خلاف بھی جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور جو مجھے مل سکتی ہیں دیکھ چکا ہوں (۴) میری ذات دراصل تمیم ہے اور میرے پاس پرانا شجرہ اور اب سے پیشتر کوئی پچاس برس سے پہلے کے جس قدر کاغذات خانگی وسرکاری وغیرہ پانچ چھ سو برس تک کے ہیں ان میں قوم بنی تمیم تحریر ہے۔ لفظ تھہیم تمیم سے بگڑا ہوا ہے۔

میرے پاس اس وقت لفافہ اور کاغذ نہیں تھا اس واسطے کارڈ پر عرض عریضہ کی گستاخی معاف فرمادیں۔ میں اسباب بند کر چکا ہوں ضلع فیروز پور واپس جا رہا ہوں موگا تعیناتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ یکم کو جا پہنچوں گا۔ وہاں ارشاد ہو۔ والسلام مع الاکرام۔

بندہ۔ غلام رسول

خط نمبر ۲: جواب بذریعہ خط ملفوفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. دیپالپور (۰۹-۱۲-۲۴)[1]

جناب مخدومی معظمی ومکرمی قاضی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کل نوازش نامہ کے جواب میں ایک مختصر سا کارڈ جلدی میں عرض کیا گیا تھا۔ آج[2] خیال آیا کہ شاید آپ براہ کرم کچھ تحریر فرمائیں گے اس واسطے اپنی پوزیشن[3] کو بجواب سوال اول زیادہ واضح کر دینا ضروری جان کہ پھر تکلیف دیتا ہوں تا کہ جناب کو مزید سہولت

---

[1] دوسرے روز اسی پہلے پوسٹ کارڈ کے بعد یہ خط لکھا گیا۔ منہ۔

[2] ہاں اب آپ کو ہوش آئی ہے اور پہلے پوسٹ کارڈ کے مخالف لکھنا شروع کیا۔ منہ۔

[3] آپ کی کون پوزیشن دنیاوی یا دینی۔ اس پوزیشن مرزائیت مراد ہے۔ منہ۔

ہو۔ سو عرض ہے کہ میں جناب مرزا صاحب کو مسیح[1] اور مہدی موعود یقین کرتا ہوں اور اسی رنگ میں جس میں اسے آنا چاہیے تھا میرا ایمان ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے اور آقائی مولائی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں قرآن کریم خاتم الکتاب اور اسلام خاتم الادیان ہے کوئی نبی کوئی کتاب اور کوئی دین[2] نیا نہیں آ سکتا۔ یہ تینوں[3] سلسلے قیامت تک قائم ہیں مرزا صاحب اسی نبوت کے بروز[4] اسی کتاب اور اسی دین کے خادم ہیں۔ نبوت محمدیہ ﷺ کی صداقت کا ظہور اور ثبوت ہیں اور مجدد ہیں۔ ان معنوں میں کثرت مکالمہ الٰہیہ کے رنگ میں نبی ہیں اور مامور ہیں۔ غرضیکہ ختم نبوت کے لحاظ سے جس رنگ میں مسیح اور مہدی کا آنا جناب کے نزدیک مقرر ہے اسی رنگ میں انہیں مانتا ہوں۔

رہا ان کے منکر کے متعلق میرے ایمان کا سوال تو مختصر یوں ہے کہ اگر منکر نے الحاد کفر کی وجہ سے جو مومن کی نسبت کیا جائے خود کفر نہیں سہیڑا تو میں اسے کافر نہیں کہہ سکتا اگر وہ مسلمان کہلاتا ہے بلکہ اور زیادہ واضح یوں ہو سکتا ہے کہ جو مسیح اور مہدی آپ کے نزدیک آنے والا ہے جو حال جناب اس کے منکر اور مکذب کا خیال فرماتے ہوئے ہیں پس میرا اسی پر قیاس فرمالیجئے۔

دوسرا سوال: الہام کے متعلق التماس ہے کہ الفاظ الہام کو منجانب اللہ یقین رکھتا ہوں اس کی مراد شرح تفہیم کو ملہم کا اجتہاد مانتا ہوں۔

---

[1] اب مسیح اور مہدی تحریر کر دیا۔ اور پہلے نبی بروزی لکھا تھا۔

[2] ختم نبوت ہے کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ تو پھر مرزا جی نبی کیسے رنگ ڈھنگ کا بہانہ کوئی نہیں۔ جب ان کی نبوت و رسالت کا منکر کافر ہے۔ پھر نبی ہونے میں کیا شک رہا۔ منہ

[3] بیشک تینوں سلسلے قائم ہیں لیکن مرزائیوں کا اس پر ایمان نہیں ہے۔ منہ

[4] بروز کے معنی آپ نے بتائے نہیں بروزی کی تشریح کر دی گئی ہے۔ دیکھو سوالات جوابات۔

تصنیفات تالیفات کے متعلق گزارش ہے کہ اکثر دیکھ چکا ہوں بعض نہیں بھی پڑھیں مخالفت کی بھی اکثر کتابیں بشمول آپ کی کتاب کے پڑھ چکا ہوں اور زیادہ یہی مخالفت کی کتابیں اور مضامین میرے ادھر لیجانے کا سبب اللہ کریم نے بنائے ہیں۔

قوم کے متعلق پہلے بھی عرض کر چکا ہوں بہت سی دستاویزات اور پرانے کاغذات میرے پاس موجود ہیں پیش بھی کر سکتا ہوں۔ زیادہ نیاز۔

التماس ہے کہ براہ کرم کچھ تحریر فرمائیں تو مرزا صاحب سے میرے تعلق کو محفوظ رکھتے نہایت ہی مشکور رہوں گا۔ اور فیصلہ شدہ مسائل یا جن پر پہلے بہت کچھ لے دے ہو چکی ہو میرے خیال میں ان پر گفتگو بے لطف ہوگی۔

جناب نے نوازش نامہ میں مجھے السلام علیکم سے بھی مخاطب فرمانا جائز نہیں رکھا اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلحاظ جناب کی نیت کے اس میں کوئی معصیت ہے تو میں اپنی طرف سے آپ کو معاف کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جناب کو معاف فرمائے۔ والسلام مع الاکرام۔

ہاں میں انشاء اللہ تعالیٰ کل کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲۸ تک شہر مگھیانہ ضلع جھنگ ۲۹ سے یکم تک خوجہ صاحب کے مکان پر لاہور اور پھر موگا پہنچوں گا جہاں چاہیں ارشاد فرمائیں۔

آپ کا غلام رسول

خط نمبر ۲۔ خط منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

مخلص مکرمی جناب میاں غلام رسول صاحب زادشوقہ۔ سلام مسنون ما و جب کے بعد گزارش ہے کہ پہلے آپ کا نوازش نامہ بصورت پوسٹ کارڈ اور بعد اس کے آپ کا عنایت

نامہ بہجت مخط بجواب نیاز نامہ موصول ہوا۔ اور مشکور فرمایا۔ جن کے مطالعہ سے کہ صلاحیت کی بو آتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر ضد و اصرار و ہٹ دھرمی درمیان میں نہ ہو اور احقاق حق اور راستی کی جستجو بہ نیت نیک بخاطر خالص لمرضات اللہ ہو تو خداوند کریم اس میں اصلاح کی برکت ڈال دیتا ہے۔ اور صراط مستقیم پر پہنچا دیتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین۔

اب معافی کے بعد چند سوالات تمہیدی کی تکلیف دیکر ملتجی ہوں کہ براہ مہربانی جواب سے جلد مسرور فرمائیں۔

اول: (**الف**) آپ کل تصانیف و تالیفات و اشتہارات مرزا صاحب کو الہامی مانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو؟ اگر بعض کو الہامی مانتے ہیں تو ان کے نام تحریر فرمائیں۔

(**ب**) اور ان کتابوں یا اشتہاروں یا لیکچروں کو جس کو الہامی جانتے ہیں ان کا درجہ قرآن شریف کے برابر ہے یا کم و بیش۔ اگر کم و بیش ہے تو کیوں؟

دوم: جن کتب تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی نہیں مانتے ان کا رتبہ احادیث رسول اکرم ﷺ کے برابر ہے۔ یا کچھ کم و بیش۔ اگر کم و بیش ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

سوم: جو آیات قرآن مجید کی مرزا صاحب کو الہامات میں نازل ہوئی ہیں ان کے معنی اور مراد وہی ہیں جو قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں یا ان کے مخالف یا موافق جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں۔

چہارم: (**الف**) اگر مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض واقع ہو تو اذا تعارضا تساقطا ہو جائیگا یا نہیں؟ اور ان میں کس الہام کو صحیح سمجھا جائیگا۔ اول کو یا آخر کو اس کی وجہ؟

(**ب**) یا مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض کا وقوع آپ تسلیم نہیں کرتے ہیں؟

(**ج**) کیا مرزا صاحب کے ایسے الہامات بھی ہیں کہ جن کے معنی اور مطلب اب تک معلوم نہ ہوئے ہوں؟

(**د**) جو الہامات مرزا صاحب کے بطور پیشگوئی ہیں وہ پورے ہو گئے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئے تو آئندہ ہوں گے یا نہیں؟

پنجم: تصانیف و تالیفات و اشتہارات و لیکچر وغیرہ میں جو مریدین مرزا صاحب کے ہیں۔ مثلاً حکیم نور الدین صاحب۔ مولوی عبد الکریم۔ مولوی محمد احسن امروہی۔ مرزا خدا بخش صاحب۔ محمد اسماعیل وغیرہم صاحبان کے ہیں وہ بھی قابل سند ہیں یا نہیں؟ دراں حالیکہ وہ تصانیف مرزا صاحب کے ملاحظہ میں آچکی ہوں اور مرزا صاحب نے ان کو پسند فرمالیا ہو۔

ششم: اگر تصانیف مرزا صاحب اور حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح میں تخالف ہو تو کس کی تحریر قابل سند سمجھی جائے گی؟

ہفتم: مامور بھی نبی ہوتا ہے یا نہیں؟ اور مامور کا کیا کام ہے؟ مامور کا منکر اور مکذب مسلمان ہوتا ہے یا کافر؟

ہشتم: مبشر اور منذر بھی نبی اور رسول ہوتے ہیں یا کچھ فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو کیا؟

نہم: بروز کے کیا معنی ہیں؟ بروزی نبی بھی بعینہ نبی ہوتا ہے یا نہیں؟ بروزی نبی کی کوئی نظیر یا مثال انبیاء علیہم السلام سابقین میں ہے یا نہیں؟

دہم: (**الف**) مسیح موعود کے منکر یا مکذب کو بھی آپ مسلمان جانتے ہیں یا نہیں؟ (یہ جواب صحیح نہ ہوگا کہ جو کچھ آپ جانتے ہیں وہی میں جانتا ہوں۔)

(**ب**) مرزا صاحب مثیل مسیح ہیں یا مسیح موعود یا مسیح ابن مریم ہیں یا نہیں؟

(**ج**) اور عیسیٰ یا مسیح یا یسوع ایک ہی ہیں یا جدا جدا؟ تلک عشرۃ کاملۃ

جواب سے بہت جلد مشکور فرمائیں تخفیف تکلیف والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

مقام اوریانہ۔ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۷ ہجری
مطابق ۶ جنوری ۱۹۱۰ عیسوی

نیازمند خاکسار
فضل احمد عفا اللہ عنہ

---

[1] بقول مرزائیاں

خط نمبر ۳۔ جواب خط منجانب غلام رسول انسپکٹر موگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ موگا (۱۰۔۱۔۸)

مکرم و معظم بندہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ نوازش نامہ آج ہی کی ڈاک میں اسی وقت ملا۔ مشکور فرمایا جزاک اللہ[1] میں اور مجھ ایں صلاحیت کی بو یہ آپ کا حسن ظن ہے میرا ایمان ہے[2] کہ آپ کی نیت نیک ہے بہر حال میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں آپ میرے واسطے دعا فرماویں۔ میرے نزدیک یہ سب سے بہتر ہمدردی ہے۔ رہے سوالات کے جواب سو عرض ہے کہ نہ میں عالم نہ مولوی نہ مُلاں ہوں بحث الکا حصہ ہے ناخواندہ اور اُجڈ پولیس کا سپاہی ہوں۔ ہڈیاں، گوشت پوست، خون سب پولیس ہے اور وہ آپ کے متقی ذات والے اشتٰی کی پولیس نہیں بلکہ وہ پولیس جو کہ بدنام ہے یہ تو ہے میرا اتقا۔ محض تعمیل ارشاد میں جو کچھ ٹوٹا پھوٹا جواب الفاظ میں میرے ایمانیات کا مجھے آ سکتا ہے عرض ہے۔

(۱) (**الف**) تصانیف تالیفات اور اشتہارات وغیرہ میں سے جس عبارت کو مرزا صاحب نے الہام کہا ہے اسے الہام مانتا ہوں باقی کو ان کی اپنی تصنیف یا جو کچھ وہ فی نفسہٖ ہو۔

(**ب**) الہام کا درجہ بلحاظ نفس الہام ہونے کے الہام کے رنگ میں قرآن شریف کے برابر مانتا ہوں۔ ہاں دوسری صورت میں قرآن مجید قائم بالذات کتاب ہے اور قائم العمل قانون شریعت اور مرزا صاحب کے الہامات مبشر اور منذرات ہیں اسی کتاب پاک کی تصدیق کے۔

(۲) احادیث اور تصانیف مرزا صاحب کی باہمی نسبت میرے ایمان میں وہی ہے جو احمد اور غلام احمد کے درمیان ہے۔ توجیہ خود عیاں ہے۔

---

[1] میں اور مجھ میں صلاحیت کی بو یہ آپ کا فرمانا صحیح نکلا۔ منہ

[2] میرا ایمان ہے کہ آپ کی نیت نیک ہے۔ واقعی یہ ایمان آپ کا صحیح ہے۔ منہ

(۳) یہ ایک لمبی بات ہے۔ مختصر یہ کہ قرآن مجید انسان کی بولی میں نازل ہوا ہے بولیوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن مجید کسی خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں میرے ایمان میں اسی واسطے شان نزول اس کے متن میں محفوظ نہیں رہا۔ میرے نزدیک یہ کلمہ طیبہ تؤتی اکلھا کل حین ہے میرا ایمان ہے[1] کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کو ایسا سمجھا جو سمجھنے کا حق ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا جو معنی قرآن مجید کے اس نے کئے ہیں[2] وہ صحیح ہیں۔ اور جن آیات قرآنی کا اس پر نزول اور ورود ہوا ہے ان کے معنی وہی صحیح ہیں جو مہبط بیان کرتا ہے۔

(۴) (**الف**) میرا ایمان ہے کہ کبھی الہام میں تعارض نہیں ہوتا۔ الٰہی الہام میں تعارض کا نظیر آنا میرے نزدیک آنکھوں کا قصور ہوتا ہے۔ قرآن مجید جیسے اتم اکمل بے مثل اور زندہ کتاب میں تعارض دیکھنے والی آنکھیں کیا دنیا میں کم ہیں فاعتبروا یا اولوا الابصار۔

(**ج**) ہاں میرا ایمان ہے ایسے الہامات بھی ہیں جن کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا یہاں بھی وہی متشابہات اور محکمات کا اہتمام ہے۔

(**د**) پیش گوئیوں کی نسبت میرا ایمان ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں بعض ایسی بھی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۵) حکیم نور الدین صاحب قبلہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم فاضل امروہی صاحب مخدوم۔ مرزا خدا بخش صاحب۔ محمد اسماعیل صاحب کو بڑے پایہ کے انسان اور باخدا بزرگ سچے مسلمان اور پاک نمونہ جانتا ہوں اور ان کا کلام اسی حد تک سند ہے۔

---

[1] مرزا صاحب کا تو اس پر ایمان نہیں آپ کا ہو تو غنیمت ہے۔

[2] اگر یہ صحیح ہے تو مرزا صاحب نے توفی کے معنی پوری نعمت دوں گا کئے ہیں۔ اور آپ موت کے معنی کئے جاتے ہیں صحیح معنی کو چھوڑا جاتا ہے۔

(۶) میرے ایمان میں مسیح اور خلیفۃ المسیح میں تخالف ناممکن ہے۔ بفرض محال آپ کی خاطر سے مان بھی لوں تو مسیح مقدم السند ہوگا۔

(۷) ہاں مامور نبی ہو تو نبی ہوتا ہے نبی کا منکر اس کا کافر ہوگا۔ میری سمجھ میں کافر کے معنے ہی انکار کرنیوالے کے ہیں۔

(نوٹ): میرے خیال میں اس مسئلہ پر میں پہلے عریضہ میں اپنے اعتقاد کی کافی روشنی ڈال چکا ہوں۔

(۸) ایک نسخہ یاد ہونے سے کوئی طبیب نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ ہلدی کی ایک گانٹھ رکھنے سے پنساری ہو سکتا ہے۔ ایک چاول گرسنہ کو سیر نہیں کر سکتا۔ اور ایک قطرہ پانی کا پیاسے کی پیاس نہیں بجھا سکتا ہر بشارت اور ہر انذار کا کوئی حق نبی یا رسول ہونے کا نہیں ہے۔

(۹) (**الف**) عین عین ہے اور بروز بروز۔ بروز عین ہو تو بروز کیسا۔

(**ب**) نبی کے منکر کو مسلمان کہتے ہوئے میں ڈرتا ہوں۔

(**ج**) ایلیا کا بروز ایک رنگ میں یحییٰ نبی ہوا علیہ السلام۔

(۱۰) (**الف**) اس کا جواب ذرا مشکل ہے مسلمان کو کافر کہنے میں ڈرتا ہوں مگر وہ آپ کفر سیز ہے تو مجبوری ہے۔ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر کہوں گا۔

(**ب**) مرزا صاحب مسیح ابن مریم ہیں مثیل مسیح ہیں۔ مسیح موعود ہیں۔ مہدی معہود ہیں کرشن اوتار۔ کلکی اوتار۔ بروز محمد ﷺ ہیں۔ اور یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

(**ج**) عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے۔ یسوع میرا واقف نہیں۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔ جواب بواپسی ڈاک عرض ہے۔ السلام علی من اتبع الھدیٰ.

کمترین غلام رسول تمیم احمدی

خط نمبر ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم. اِنَّ فِیْ ذٰلک لعبرۃ لمن یخشی ذلک لمن خشی ربہ ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار

ملشاء تحریر

ان ارید الاالاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب.

میں سچ کہتا ہوں کہ میرا ارادہ سوائے اصلاح باہمی کے اور کچھ نہیں اس کے لئے خداوند کریم کو ہی توفیق اور استطاعت ہے میں اسی پر بھروسہ اور رجوع کرتا ہوں۔

مکرمی و معظمی جناب مولوی غلام رسول صاحب!

بعد ما وجب مسنون آنکہ نوازش نامہ بجواب نیاز نامہ صادر ہوا۔ شکریہ ہے جزاک اللہ حسب ارشاد آپ کے میں بھی اسی طرح آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم بطفیل حضرت رسول کریم ﷺ صراط مستقیم کی تفہیم عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

آپ کا فرمانا کہ نہ میں عالم نہ مولوی نہ ملاں ہوں بحث ان کا حصہ ہے جناب من اگر یہ تحریر آپ کی کسر نفسی پر محمول نہیں تو مجھے افسوس سے کہنا ہوگا کہ آپ کی تحریر کی صداقت میں شبہ ہے کیونکہ آپ کی معیار صداقت[1] کے پہلے ہی صفحہ پر آپ کا نام مولوی غلام رسول صاحب لکھا ہوا موجود ہے پھر آپ کا انکار غیر صحیح اور بے سود ہے اگر آپ کہیں کہ دوسرے

---

[1] معیار صداقت، یہ معیار صداقت نوشتہ مطبوعہ اگست ۱۹۰۹ء بدر پریس قادیان آپکا معرفت خان صاحب منشی محمد بہرام خان صاحب پنشنر انسپکٹر رئیس اوڈیانہ جو میرے مہربان اسلامی اور سلسلہ نقشبندیہ کے بھائی ہیں ملا تھا جس کا ذکر پہلے خط میں جو مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر کو لکھا تھا موجود ہے ان کے فرمانے اور ارشاد کے مطابق خط و کتابت عمل میں آئی انہوں نے اپنی نیک دلی اور محض اصلاح باہمی کی غرض سے فرمایا تھا ہوئی خدا نیک اثر پیدا کرے۔ آمین۔

نے لکھ دیا ہے جو اس کی ناواقفیت ہے۔ مگر ایسا ہونا آپ کی رضا مندی کے سوا ذرا مشکل ہے۔ خیر۔

اب میں جناب کے نوازش نامہ جات اور معیار صداقت کو سامنے رکھ کر عرض کرتا ہوں اور چاہتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ میں بہت ہی اختصار کے ساتھ عرض کروں گا اور حتی الوسع مرزا صاحب کی تحریرات ہی پیش کروں گا۔ یا خلیفۃ المسیح یا دیگر آپ کے مسلمہ عالم کی تحریرات میں نہایت خوش ہوں گا آپ ان پر غور سے توجہ فرمائیں گے اور حسب تحریر آپ کے حتی الامکان میں پرانی بحثوں کی طرف نہیں جاؤں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اس وقت تک تو آپ کا خیال ہے کہ میں حق پر ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں حق پر ہوں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے ایک ہی حق پر ہوگا۔ میں تو اسی حق پر ہوں جس پر تمام مسلمان حضرت رسول اکرم ﷺ سے لے کر اب تک چلے آئے ہیں۔ اور آپ بھی ہمارے میں سے نکل کر ایک جدید عقائد کی طرف راجع ہوئے ہیں۔ میرا حق پر ہونا مسلمہ کافہ اسلام ہے آپ کا حق پر ہونا مشتبہ اور مظنون ہے تاہم ہر شخص کل حزب بما لدیھم فرحون کے مصداق ہے لیجئے۔ میں عرض کرتا ہوں۔

سوال اوّل مندرجہ عریضہ اوّل

کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو پیغمبر یا رسول یا نبی مان کر ان پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں اور ان کے منکر یا مکذب کو مسلمان یا مومن جانتے ہیں یا نہیں؟

جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ:

(۱) حضرت مرزا صاحب قادیانی کو محض کثرت مکالمہ کے رنگ میں نبی بروزی مبشر اور منذر مانتا ہوں۔ مامور یقین کرتا ہوں۔ منکران کا اگر مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں۔

جواب بذریعہ خط ثانی:

میں جناب مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی موعود یقین کرتا ہوں اور اسی رنگ میں جس میں اسے آنا چاہیے تھا۔ میرا ایمان ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ کوئی نبی[1] کوئی دین نیا نہیں آ سکتا مرزا صاحب اس نبوت کے بروز ہیں اور مجدد ہیں ان معنوں میں کثرت مکالمہ الٰہیہ کے رنگ میں مسیح ہیں اور مہدی ہیں۔ ہاں ان کے منکر کے متعلق میرے ایمان کا سوال سو وہ مختصر یوں ہے کہ اگر منکر نے اظہار کفر کی وجہ سے جو مومن کی نسبت کیا جاوے خود کفر نہیں سہیڑا میں اس کو کافر نہیں کہہ سکتا بلکہ اور زیادہ واضح یوں ہو سکتا ہے کہ جو مسیح اور مہدی آپ کے نزدیک آنے والا ہے جو خیال جناب اس کے منکر اور مکذب کا فرمائے ہوئے ہیں۔ پس میرا ایمان اسی پر قیاس فرمائیے۔

تیسرے خط کا دسواں جواب متعلقہ:

اس کا جواب ذرا مشکل ہے۔ مسلمان کو کافر کہنے میں ڈرتا ہوں۔ مگر وہ آپ کفر سہیڑے تو مجبوری ہے۔ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر کہوں گا۔

(**ب**) مرزا صاحب ابن مریم ہیں مثیل مسیح ہیں۔ مسیح موعود ہیں۔ مہدی مسعود ہیں کرشن اوتار ہیں۔ کلکی اوتار ہیں۔ بروز محمد ﷺ ہیں۔ یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

(**ج**) عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے۔ یسوع میرا واقف نہیں۔

اقول باللہ التوفیق: جناب من مجھے آپ معاف فرمائیں گے اگر میں پہلے ہی سے کہہ دوں

---

[1] کوئی نبی الخ یعنی کوئی نبی نیا نہیں آ سکتا جیسے کہ مرزا صاحب مدعی ہیں۔ ہاں آپ کے قول کے مطابق پرانا نبی تو آ سکتا جیسے مسیح علیہ السلام۔ منہ ۱۲۔

کہ آپ نے کتب تصانیف مرزا صاحب کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں فرمایا۔ اگر آپ کی تحریر صحیح مان لوں کہ آپ نے تصانیف مرزا صاحب کو پڑھا ہے تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ آپ نے خوب غور سے بالاستیعاب نہیں پڑھا۔ جیسے کہ ابھی آپ کو معلوم ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی سوال میں کیسے پیچ و پیچ کے ہیں۔ پہلے تو آپ نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب کو میں نبی بروزی اور مبشر اور منذر جانتا ہوں اور اس کے منکر مسلمان کو مسلمان جانتا ہوں۔ پھر دوسرے خط میں لکھ دیا کہ میں مرزا صاحب کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں ان کے منکر کا حال جو آپ خیال فرماتے ہیں میری طرف سے بھی وہی خیال فرمالیجئے۔ یعنی جیسے مسلمان لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام قیامت کو آسمان پر سے نزول فرمائینگے اس کا انکار کرنا کفر ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب بھی وہی مسیح ہیں ان کا انکار بھی کفر ہے لیکن تیسرے خط کے جواب میں آپ نے لکھ دیا کہ میں مسلمان کو کافر کہنے سے ڈرتا ہوں مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر کہوں گا اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ مرزا صاحب کو پورا نبی خیال نہیں فرماتے اور نہ وہی مسیح موعود تصور فرماتے ہیں۔ ورنہ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کا منکر کافر ہے جیسے کہ میں مرزا صاحب اور ان کے علماء مسلمہ کے اقوال دکھلاؤں گا کہ جن میں صاف درج ہے کہ مرزا صاحب نبی اور رسول ہیں ان کا منکر کافر ہے جو کچھ آپ نے مرزا صاحب کو مسیح ابن مریم مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی مسعود، کرشن اوتار، کلکی اوتار، وغیرہ تسلیم کیا ہے اور اس پر ایمان لائے ہیں۔ یا تو مرزا صاحب کی تحریرات کتب یا الہام ہیں جس کی وجہ سے آپ ایسا ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے آپ مرزا صاحب کے ان دعاوی پر ایمان رکھتے ہیں لیکن میں متعجب ہوں کہ جن دعوؤں کو مرزا صاحب خود مشتبہ اور ظنی تصور کر کے انکار کر چکے ہوں اور ان پر ایمان لانے کی تاکید نہ کی ہو تو پھر آپ نے ان کو نظر انداز کیوں کر دیا۔ دو باتیں ہیں یا تو آپ نے ان دستاویزوں کو ملاحظہ نہیں

فرمایا۔ یا یہ کہ دانستہ اغماض کیا ہے۔ میں ان مقامات کو آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں آپ ذرا غور فرمائیں۔

۱۔ آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح ابن مریم ہیں۔ لیکن مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں۔

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص میرے پر یہ الزام لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلفظہ ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۹۳ فرمایئے مرزا صاحب آپ کے حق میں کیا فرمارہے ہیں؟

۲۔ آپ فرماتے ہیں مرزا صاحب مثیل مسیح ہے۔

لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل مسیح ہونا میرے ہی پر ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں یہی احادیث نبویہ سے نکلتا ہے۔

بلفظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۹۹۔

۳۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔

مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں۔

(الف) اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ بلفظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۹۰۔

(ب) یہ عاجز (مرزا صاحب) مجازی اور روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جس کی قرآن مجید اور حدیث میں خبر دی گئی ہے۔ کیونکہ براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جس کی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے ہاں! اس بات سے اس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شاید پیشن گوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ پیدا ہوا۔ بلفظہ ازالہ اوہام طبع

ثانی صفحہ ۱۳۱۔

(ج) اس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ بھی صادق آ سکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا۔ بلفظہ ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۹۸۔

(د) اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہوا ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آویگا بلکہ میں مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال واقبال کے ساتھ بھی آوے او رممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔ بلفظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۹۴۔۲۹۵۔

۴۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مہدی مسعود ہیں۔ لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

(الف) لامهدی الا عیسیٰ ابن مریم یعنی عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے۔ ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۲۸۴۔

(ب) محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ بلفظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۳۵۷۔

(ج) امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں ہے جب مسیح ابن مریم آویگا تو امام مہدی کی کیا ضرورت ہے۔ بلفظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۵۱۸۔

آپ براہ مہربانی غور فرماویں مرزا صاحب جن باتوں کا انکار فرماتے ہیں آپ ان پر اصرار سے اقرار کر رہے ہیں۔

ع ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

۵۔ آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کرشن اوتار۔ کلکی اوتار۔ بروز محمد ﷺ۔ یہ سارے نام

ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں میں کہتا ہوں مرزا صاحب نے کرشن اوتار کا الہام سیالکوٹ والے لیکچر میں کیا۔ کلکی اوتار ہونے کا کوئی دعویٰ دیکھا نہیں گیا۔ بروز محمد ﷺ ہونے کا ایک اشتہار میں ضرور دعویٰ کیا ہے لیکن کسی آیت یا حدیث یا اجماع امت یا کسی قول صوفیائے کرام سے آپ نے اس دعویٰ کی تصدیق پیش نہیں کی۔ نرا الہام مرزا صاحب کا ماننے کے قابل نہیں درانحالیکہ مرزا صاحب کے الہامات میں شیطانی نزول کو بھی دخل ہو جیسے کہ الزامات مرزا صاحب پر مختصراً عرض ہوگا۔

ویدوں اور کرشن اوتار کی بابت مرزا صاحب سرمہ چشم آریہ اور شحنہ حق میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں اس کو طول دینا نہیں چاہتا۔ نیز مہابھارت کو دیکھ سکتے ہیں جو ہندوؤں کی نہایت معتبر تاریخ ہے اس میں کرشن اوتار کے حالات مفصل تحریر ہیں مرزا صاحب اپنے شحنہ حق میں یوں لکھتے ہیں۔ تمہارا پرمیشر ایک دقیق جسم ہے جو دوسری روحوں کی طرح زمین پر گرتا اور ترکاریوں کی طرح کھایا جاتا ہے تب ہی تو کبھی وہ رام چندر بنا۔ کبھی کرشن اور کبھی مچھ اور ایک مرتبہ تو خوک یعنی سور۔ بلفظہ صفحہ ۶۹۔

جس کرشن کی بابت پہلے ان لفظوں میں بطریق وید اور پرمیشر اور کرشن کے لکھا جا چکا ہے اب اسی کے اوتار ہونے کا دعویٰ بذریعہ الہام کیا جاتا ہے۔ جن ویدوں کو پہلے بہت بری طرح کاک بھاشا اور افتراپردازی کا مجموعہ لکھا تھا۔ پیغام صلح میں انہیں ویدوں کو کلام الٰہی مان لیا۔ پیغام صلح جو مرزا صاحب کی آخری تحریر بیان کی جاتی ہے اس میں بھی نہایت شبہ ہے وہ ان کی تحریر نہیں ہے بلکہ خواجہ کمال الدین صاحب کی۔ اس کے وجوہ بھی عرض کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کلکی اوتار کی بابت جہاں تک مجھے علم ہے مرزا صاحب نے کہیں کچھ نہیں لکھا یہ بات خود آپ نے اختراع کرلی ہے بروز محمد ﷺ کی بابت جو آپ نے لکھا ہے اسی واسطے میں نے اپنے عریضہ کے سوال نہم میں لکھا تھا کہ بروز کے کیا معنی ہیں۔ مگر اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں لغت سے نیز قرآن شریف سے

بروز کے معنی پیش کرتا ہوں۔ اس پر غور فرمائیں کہ مرزا صاحب بروز محمد ﷺ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ بروز زبان عرب میں ''ظاہر ہونا'' اور ''باہر نکلنا'' ہے اور فارسی زبان میں بروز ''کپڑے کے سنجاف'' کو کہتے ہیں بہرحال آپ کا اور مرزا صاحب کا لفظ بروز زبان عرب سے مراد ہے تو گویا اس کے یہ معنی ہوئے کہ حضرت محمد ﷺ مرزا صاحب بن کر ظاہر ہو گئے ہیں اور ان کے روح اور جسم دونوں یا صرف روح مرزا صاحب ہیں یہ محض غلط ہے قرآن شریف کی آیات سے اس غلطی کی تائید صریح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ۱۔ وبرزوا لله الواحد القهار۔ سورہ ابراہیم ۲۔ وبرزوا لله جميعا، ۳۔ يوم هم بارزون لايخفى على الله منهم شی، ۴۔ ولما برزوا لجالوت، ۵۔ فاذا برزوا من عندک، ۶۔ قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجهم۔

ان تمام چھ آیات کے معنی میں کلمہ بروز کا استعمال خداوند کریم نے قبروں سے مردوں کے نکلنے یا گھروں کے اندر سے یا کسی اوٹ میں سے باہر اور ظاہر ہو کر نکل آنے میں کیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں جو جسم چھپ گیا ہو یا گھر کے اندر یا کسی اوٹ میں ہو گیا ہو وہی جسم آشکارا ہو کے سامنے آ جائے پس بروز محمدی کے یہ معنی ہوئے کہ خود حضرت رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ اپنے مرقد مقدس اور آرام گاہ پاک سے اٹھ بیٹھیں۔ جس پر ہمارا ایمان ہے کہ یہ واقع نفخ صور کے بعد ہوگا اور مدینہ شریف میں۔

نہایت افسوس ہے کہ مرزا صاحب کو جس اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ) مطبوعہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنے نبی اور رسول ہونے کا بڑے زور سے دعویٰ ہے اسی میں بروز کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۶ میں اس طرح درفشانی فرماتے ہیں جس کی کسی آیت یا حدیث سے تصدیق نہیں۔ وھو ھذا ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آ جائیں۔ بلفظہ۔ یہ مسئلہ تناسخ کی تائید ہے جس کی پہلے تردید

کر چکے ہوئے ہیں البتہ مرزا صاحب نے بروز کے معنی نبی اور اوتار کے کئے ہیں۔ وہ یہ ہے ''انکا پرمیشر انسانی جسم میں اوتار ہو کر آیا کرتا تھا۔ جیسے رام چند۔ کرشن جی۔ بلرام۔ نرسنگھ اوتار وغیرہ'' تو اس سے بھی تناسخ کے مسئلہ کی تصدیق ہوتی ہے حلول خداوند کریم جسم انسانی میں جائز رکھا گیا ہے۔ جو اسلام کے بالکل مخالف ہے۔ یہ اس واسطے مرزا صاحب نے کرشن اوتار ہونے کا الہام سے دعویٰ کیا ہے اور کرشن جی نے اپنی گیتا میں اس حلول اور تناسخ کو اس طرح پر لکھا ہے۔

سری بھگوانو واچ یہ ہے ارجن میرے اور تیرے بہت جنم تیت بھئے ہیں اور ابناشی ہوں ارجھ بھوتاں پرانیاں کا آتما ہوں ارایشر ہوں ار پربھ ہوں میں تو ایسا ہوں جیسا کہا ہے اور اپنے مایا کے اوبے ہو کر جنم لیتا ہوں مایا کا اولبا کیا ہے جیسے کوئی راجہ راج کا بھیکھ اوتار کر کوئی اور بھیکھ کرے۔ الخ بلفظہ پوتھی سری بھگوت گیتا۔ مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور ۱۸۸۹ء صفحہ ۲۰۔

یہی گیتا ہے جس کی نسبت مرزا صاحب کا الہام ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔ بلفظہ دیکھو لیکچر سیالکوٹ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۴۔ اسی گیتا کی عبارت اوپر درج کی گئی ہے۔ جو مسئلہ تناسخ میں کامل ہے الہام کے مطابق اسی گیتا میں مرزا صاحب کی مہما (تعریف) لکھی ہوئی ہے۔ اب آپ اس گیتا کو ہاتھ میں لے کر پڑھیں۔ جس سے صاف واضح ہو جائیگا کہ کرشن جی خود خدا ہیں۔ ہمیشہ جنم کے ذریعہ سے انسانی جسم میں حلول کرتے آئے ہیں۔ ویسے ہی کرشن جی پرمیشر مرزا صاحب میں حلول کر کے آئے تھے۔ مگر افسوس کسی ہندو نے قبول نہ کیا۔ قبول تو کیا بلکہ سخت درجہ کا انکار کر کے نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ مرنے کے بعد پیغام صلح بھی ہندوؤں کے لئے خواجہ کمال الدین صاحب وکیل نے ہندو لوگوں کے روبرو پیش کیا۔ مگر انہوں نے اس کو بلا پڑھنے کے ردی کے ٹوکرے میں ڈال دیا۔

اس کے بعد مرزا صاحب لکھتے ہیں ''اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا در حقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی یا اوتار میں

نہیں پائی جاتی اور وہ اپنے وقت کا اوتار یا نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح منداور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے وقت کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا تھا۔ خدا کا وعدہ[1] تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔" بلفظہ لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کا صفحہ ۳۳۔۳۴ اس کے خلاف دیکھو مرزا صاحب کا شحنۂ حق صفحہ ۶۹۔

نہایت افسوس کی بات ہے کبھی تو کرشن جی اور ویدوں اور پرمیشر کی توہین کرتے ہیں اور پھر وہی کرشن بھی بنتے ہیں۔

میں آپ کے خلیفۃ المسیح کی تحریر جو بروز کے بارے میں ہے پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مرزا جی اس صدی کے مجدد ہیں اور مجدد اپنے زمانہ کا مہدی اور اپنے زمانہ کے شدت مرض میں مبتلا مریضوں کا مسیح ہوا کرتا ہے۔ اور یہ امر بالکل تمثیلی ہے جیسے مرزا جی اپنے الہامی رباعی میں ارقام فرما چکے ہیں۔

رباعی

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتادیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی لقب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

(ازالہ صفحہ ۳۸۴ طبع ثانی)

اس تحریر سے پایا گیا کہ مرزا جی کو صرف تمثیلی طور پر مسیح کہتے ہیں۔ جیسے حکیم کو حاذق اور مسیح بول دیتے ہیں اسی طرح خلیفۃ المسیح میاں نورالدین صاحب نے ایک شخص نیم مرزائی محمد

عثمان کے سوالات کے جوابات میں حکیم فضل الدین کی طرف سے بروز کی اصلیت وحقیقت لکھوا کر بھیجی وہ اس طرح پر ہے۔ وھو ھذا۔

پانچواں آپ کم سے کم کسی طب کی کتاب مطبوعہ کو دیکھو اس کے ٹائیٹل پر لکھا ہوگا سن تصنیف بقراط زمان سقراط دوران۔ افلاطون اوان۔ وغیرہ وغیرہ کیا یہ بھی بہتوں کا بروز ہے یا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ بروز کی اصلیت معلوم نہیں ورنہ آپ کو اس قدر گراں نہ گزرتا بروزی نام ایک شخص کا خطاب یا لقب ہوتا ہے جو اس کے بعض اوصاف کے سبب دیا جاتا ہے مثلاً ایک شخص پہلوان بھی ہے سخی بھی ہے تو اس کو شیر بھی کہیں گے اور حاتم بھی۔ اگر آپ ناموں پر غور کریں تو دو دو تین تین بزرگوں کے نام ایک ایک نام میں پائینگے۔ جیسے آپ کا نام آپ کے والدین نے بطور تفاؤل رکھا اس میں دو نام جمع کئے ہیں یا جیسے مرزا صاحب کا نام بحیثیت تردید مذہب نصاری وکسر صلیب مسیح اور بحیثیت رفع فساد اندرونی مہدی اور بلحاظ ہدایت اہل ہنود کرشن اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے۔ بلفظہ الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۹ کالم ۳۔

یہ اصلیت بروز کی مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ نورالدین حکیم وفضل الدین وغیرہ نے بیان کی ہے باوجود اختلافات مابین زمان ماضی وحال ومستقبل آپ کے غور کے قابل ہے اور ایسے بروزی نبی روزمرہ ہوتے رہتے ہیں اور سیکڑوں موجود ہیں جن کے اقرار اور انکار پر کوئی خوبی یا گرفت نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے تمثیل ہوئے ہیں مثلاً مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ مہاجر مکی جنہوں نے سب سے پہلے تردید نصاریٰ پر قلم اٹھایا اور ہجرت کرنے پر مجبوری ہوئی۔ علاوہ ان کے بہت سے علماء نے اس وقت بھی اس کام کو کیا ہے ان کو کسی نے بروزی نبی یا مبشر یا منذر نہیں مانا۔ رفع فسادات اندرونی کی بھی خوب کی۔ مرزا صاحب کی ہستی سے فسادات کا دروازہ ایسا کھلا کہ ایک روز بھی امن نہ ہوا اور بغاوت بڑھتی گئی۔ مہدی کا لقب بھی ان کے لئے موزوں نہیں۔ اہل ہنود کو ہدایت کرنا

---

[1] خدا کا وعدہ واقع کہاں ہے قرآن شریف یا کسی حدیث قدسی کا حوالہ دیجئے۔ منہ

مرزا صاحب کا بھی اظہر من الشمس ہے صرف کرشن جی مہاراج کا الہام کر کے خاموش ہو رہے۔ حتی کہ ایک ہندو کو بھی مسلمان بنانے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ بلکہ ان کے سامنے عبدالغفور مسلمان کو ہندو آریہ بنا کر اپنی ہدایت رسانی اور مہدی لقب پر مہر لگا دی میں امید کرتا ہوں کہ آپ ذرا تامل اور غور سے اگر توجہ فرمائینگے تو آپ کو حقیقت کھل جائیگی۔ معاف فرمادیں عریضہ مجبوراً طویل ہوتا جاتا ہے۔

۶۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

مولوی صاحب! آپ کی یہ بھی زبردستی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مہدی خلیفۃ اللہ، امام آخر الزمان، کرشن اوتار، کلکی اوتار، سیدنا و مولانا محمد ﷺ مرزا صاحب غلام احمد۔ ایک ہی شخص کے نام کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کوئی بھی ذی عقل اس بات کو نہیں مان سکتا اور سب کے صفات بھی ایک نہیں ہو سکتے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے۔ باقی سب کے والد تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بے نکاح بے اولاد تھے باقی سب نکاح دار با اولاد تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول اکرم ﷺ کا تذکرہ قرآن شریف میں ہے۔ باقی کا کوئی ذکر نہیں۔

راجہ کرشن نے اپنے ماموں کنس کو بے گناہ قتل کیا اور خدائی کا دعویٰ[1] کیا مرزا صاحب پر بھی کسی آریہ کے قتل کا شبہ ہو کر خانہ تلاشی ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہدایت ہے کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی اس کی طرف کر دی جائے۔ آنحضرت ﷺ باوجود سخت درسخت کفار کی اذیت کے زبان سے بھی بُرا نہ فرمایا مرزا صاحب ہیں فوراً غصہ میں آ کر ہزار لعنتیں اور گالیاں نکالتے ہیں۔ اور عدالتوں میں حاضر کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت رسول اکرم

---

[1] خدائی کا دعویٰ الخ۔ دیکھو خوجہ کمال الدین کا کرشن اوتار۔

ﷺ نے کسی کے حق میں بددعا اور لعنت نہیں کی۔ لیکن مرزا صاحب نے تمام مخالفین کو سخت فحش گالیاں دیں اور لعنتوں کے طومار ایک سے لے کر ہزار تک لعنتیں گن گن کر ادا کیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت رسول کریم ﷺ نے دنیا کو ملعون سمجھ کر ترک کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ ایک وقت کے کھانے کے لئے سامان یا رسد جمع نہ کی۔ کوئی مکان عالیشان نہ بنوایا۔ عورتوں کے لئے زیور کا خیال نہ فرمایا۔ مرزا صاحب ہیں کہ دنیا میں ایسے محو کہ سوائے روپیہ جمع کرنے کے کوئی ذکر ہی نہیں۔ مکانات بنوائے گئے۔ ہزارہا روپیہ کا زیور بیوی کے لئے تیار کروایا گیا۔ یہاں تک کہ مرنے سے دو چار دن پیشتر لاہور میں تین ہزار کا زیور تیار ہوا تھا مگر یار لوگوں کے حوالے۔ مریدوں کو چندہ نہ دینے کی سزا یہ کہ نام رجسٹر بیعت سے خارج کیا جاویگا۔

پھر افسوس ہے آپ کہتے ہیں کہ سب کے اوصاف ایک ہی ہیں یا سب کا موصوف ایک شخص مرزا جی ہیں۔ آپ ہی مہربانی کر کے فرما دیجئے ہاں پیغمبران علیہم السلام کے اوصاف اور اخلاق ایک ہو سکتے ہیں لیکن مرزا صاحب کے اوصاف میں سے ایک بھی مطابق نہیں۔ اگر شمار کروں عریضہ طویل ہو جائیگا۔ خود ہی غور اور ملاحظہ فرمائیے کہ جن امور کا آپ اقرار کرتے ہیں۔ مرزا صاحب ان کا سخت انکار کرتے ہیں۔ بلکہ مفتری اور کم فہم کذب وغیرہ الفاظ اقرار کرنیوالے کے حق میں فرماتے ہیں۔ شاید آپ کوئی تاویل کریں مگر منصف مزاج کے خیال میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

۷۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے۔ یسوع میرا واقف نہیں۔

اس جگہ میں پھر یہ بات کہنے پر مجبور ہوا ہوں کہ آپ نے دانستہ انکار کیا ہے کہ یسوع میرا واقف نہیں کیا آپ نے رسالہ انجام آتھم نہیں دیکھا جس میں مرزا صاحب نے

یسوع علیہ السلام کو پانی پی پی کرفحش گالیاں دیں۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ چور شیطان کے پیچھے چلنے والا، شیطان کا ملہم، تین دادیاں، نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان جدی مناسبت سے تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳ سے ۷ تک۔

فرمایئے یہی وہ یسوع علیہ السلام ہیں جن کی بابت مرزا صاحب درفشانی فرماتے ہیں یا کوئی اور پھر آپ فرماتے ہیں کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ افسوس! انہیں باتوں پر آپ فرماتے ہیں کہ مخالفین کی تحریریں اور مخالفت کی کتابیں اور مضامین میرے ادھر لیجانے کا سبب اللہ کریم نے بنائے ہیں لازم یہ تھا کہ مخالفت کی کتب اور مضامین پر غور کیا جاتا۔ نہ کہ ضد میں آ کر الٹی کاروائی کی جاتی۔

فرمایئے اب بھی آپ یسوع علیہ السلام سے واقف ہوئے ہیں یا نہیں؟! اچھا مزید واقفیت کے لئے مرزا صاحب کی الہامی کتابوں کو پیش کرتا ہوں۔

(الف) دھم: بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرے مسیح ابن مریم جنکو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ملاحظہ مرزا جی کی الہامی کتاب توضیح مرام صفحہ ۳۔

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ ملاحظہ مرزا صاحب کی کتاب راز حقیقت کا صفحہ ۱۹۔

فرمایئے مولوی صاحب! یہ کتنا بڑا اندھیر ہے اور دن کے وقت سورج کا انکار ہے۔ باوجود اس کے کہ مرزا صاحب کی الہامی کتابوں میں درج ہے کہ یسوع علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام بلکہ جیزس بھی وہی ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ اسی وجہ

سے میں نے سوال کیا تھا کہ آپ نے مرزا صاحب کی کل تصانیف کا مطالعہ کیا ہوا ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواب میں آپ نے پوسٹ کارڈ میں فرمایا کہ حضرت صاحب کی تقریباً جملہ تصانیف کا مطالعہ کیا ہوا ہے اور خط میں یہ جواب دیا کہ تصانیف و تالیفات کے متعلق گزارش ہے کہ اکثر دیکھ چکا ہوں بعض نہیں بھی پڑھی مخالفت کی بھی اکثر بشمول آپ کی کتاب کے پڑھ چکا ہوں۔ اب فرمایئے! ایسا فرمانا آپ کا صحیح ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس سے بھی معلوم ہو گیا کہ آپ نے میری کتاب کو بھی نہیں پڑھا۔ جیسے اکثر مرزائی صاحبان مخالفین کی کتابوں کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔ میں اس واسطے کہتا ہوں کہ آپ نے میری کتاب کو پڑھ چکنا بھی خلاف واقع تحریر فرمایا ہے کیونکہ اگر آپ نے میری کتاب کو بھی مطالعہ فرمایا ہوتا تو آپ ہرگز نہ کہتے کہ یسوع میرا واقف نہیں کیونکہ میری کتاب تقریباً یسوع علیہ السلام کے نام اور تذکرے سے پر ہے۔ چنانچہ صفحہ ۶۶ سے لے کر ۷۲ تک خاص یسوع علیہ السلام کے نام کی بحث مفصل ہے۔ پھر صفحہ ۱۰۵ پر ذکر ہے۔ پھر مجھے نہایت افسوس ہوگا کہ میں یہ کہوں آپ نے صریح کذب کا عمداً استعمال کیا کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ یہاں قابل غور اور توجہ یہ بات ہے کہ یسوع علیہ السلام وہی ہیں جن کو مرزا صاحب نے فحش گالیاں دی ہیں۔ اور یہ بہانہ کیا ہے کہ قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی باعث سے آپ نے بھی لکھ دیا کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ جن کو مرزا صاحب اپنی الہامی کتابوں میں حضرت مسیح اور عیسیٰ علیہ السلام لکھ چکے ہیں۔ پھر کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے ثبوت بنانے میں ایسی مجبوری ہوئی کہ یوز آس اور جیزس کو یسوع۔ عیسیٰ علیہ السلام لکھ دیا مگر یہ خیال نہ آیا کہ ہم یسوع علیہ السلام کو کیسی گندی گالیاں دے چکے ہیں اور ان کا بھی قرآن میں کوئی ذکر نہیں حالانکہ یوز آسف ایک جداگانہ شخص ہیں جن کی سوانح عمری مطبوعہ حیدرآباد وغیرہ موجود ہیں۔

فرمایئے باوجود ایسے یقینی اور قطعی علم کے یسوع علیہ السلام کو فحش گالیاں یعنی ماں بہن دادیاں نانیاں کی گالیاں دینا بقا ایمان واسلام۔ پیغمبری ونبوت بروز محمد ﷺ وغیرہ آپ کے ایمان کے نزدیک قرآن شریف واحادیث شریف سے ثابت ہے؟ دراصل ایمان الایمان بین الخوف والرجا ہے۔ خداوند کریم ہرایک مسلمان کو نصیب کرے آمین۔ انَّ فِیْ ذلک لعبرۃ لمن یخشی.

ہاں! میں نے عرض کیا تھا کہ مرزا صاحب کے نبی یا رسول ہونے کی بابت پھر عرض کروں گا۔ جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب قادیانی کو محض کثرت مکالمہ کے رنگ میں نبی بروزی، مبشر، منذر مانتا ہوں۔ مامور یقین کرتا ہوں۔ منکر ان کا اگر مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں بروزی نبی کی بابت عرض کر چکا ہوں کہ قرآنی آیات کے حوالہ سے ایسا خیال کرنا ہی غلط ہے۔ یہ کسی جگہ اور کسی حدیث میں نہیں آیا کہ کثرت مکالمہ مزعومہ سے کوئی آدمی نبی بروزی بن جاتا ہے اگر کوئی ایسا ہوا ہے تو آپ پیش کریں ہاں مبشر اور منذر نبی اور رسول ہی ہوتے ہیں لیکن بروزی نہیں اور مبشر منذر کا منکر بلا شک کافر ہے۔

اس میں تو آپ نے اجتماع الضدین کر دیا ہے کہ بروزی نبی بھی ہیں اور مبشر اور منذر بھی ہیں لیکن ان کا منکر کافر نہیں جب آپ مبشر اور منذر مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو پھر مرزا صاحب نبی اور رسول کیوں نہیں صرف بروزی کیوں ہیں۔ قرآن شریف میں جا بجا مبشر اور منذر رسول علیہ السلام ہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جیسے۔ (۱) فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین. سورۃ بقرہ، (۲) رسلا مبشرین ومنذرین. سورۃ النساء، (۳) وما نرسل المرسلین الامبشرین ومنذرین. سورہ کہف، (۴) وما ارسلنک الا مبشرا ونذیرا. سورۃ بنی اسرائیل، ترجمہ (۱) پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبشر اور منذر بنا کر، (۲) رسولان (علیہم السلام) کو مبشرین ومنذرین بنا کر بھیجا، (۳) ہر رسول مبشر اور

منذر ہی ہوتا ہے، (۴) ہم نے آپ کو مبشر اور منذر کر کے ہی بھیجا ہے۔

پس قرآن شریف سے بخوبی ثابت ہوا کہ مبشر اور منذر رسل علیہم السلام ہی ہوتے ہیں۔ سوا ان کے اور کوئی مبشر اور منذر نہیں ہو سکتا۔ اندریں صورت مبشر اور منذر کا منکر فی الواقع کافر ہے لیکن تعجب ہے کہ آپ مبشر اور منذر بھی مانتے اور منکر ان کا پھر بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ آگے چلئے۔ آپ خود مرزا صاحب کو اپنی معیار صداقت میں نبی اور رسول مان چکے ہیں۔ انبیاء سابق علیہم الصلوۃ والسلام کے دعاوے اور ثبوت دعاوی کے نشانات کو ایک طرف اور لوگوں کے انکار اور استہزا کے حالات دوسری طرف سنا کرتے تھے۔ تو ان لوگوں پر تعجب آتا تھا اور دل میں سوسوابال اٹھتا تھا۔ کہ یاالٰہی وہ کس قسم کے مزاجوں اور دماغوں کے انسان تھے۔ جو ایسے ایسے عظیم الشان راست بازوں کے دعاوی کا اور ایسی ایسی آیات بینات سے اعراض کرتے تھے اور جب قرآن کریم میں آیات (۱) یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزء ون، (۲) کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا سحر او مجنون، (۳) ما یاتیھم من نبی الا کانوا بہ یستھزء ون. بلفظہ معیار صداقت آپ کی ص ۲۔

اس تحریر اور آیات بالا کے لکھنے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب رسول ہیں اور نبی ہیں۔ ان پر لوگ استہزا کرتے ہیں اسی طرح پہلے نبی اور رسولوں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اور ان کو ساحر اور مجنون کہتے تھے۔ اور ان کے حکم سے اعراض کرتے تھے۔ اسی طرح سے مرزا صاحب کو بھی کہا گیا۔ پھر دوسری جگہ آپ نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں وبائیں، مصیبتیں، قحط، طاعون، بخار، زلازل، سیلاب، آتش زدگیاں، ریلوے حادثات وغیرہ مرزا صاحب کے انکار کے سبب دنیا میں ہیں کیونکہ وہ نبی اور رسول ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا فی قریہ من نبی الا اخذنا اہلھا بالباساء. الآیۃ ما کنا

معذبین حتی نبعث رسولا۔ وما کان ربک مهلک القری حتی نبعث فی امها رسولاً. صفحہ۵ آپ کی معیار صداقت۔

ان تمام تحریری باتوں سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب نبی اور رسول ہیں۔ جن کے نہ ماننے کی وجہ سے ایسے مصائب نازل ہوئے ہیں۔

تیسری جگہ آپ نے لکھا ہے اور بہتیرے بدقسمت ہوتے ہیں جو مامور کے خلاف وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاء هم الهدیٰ........ ابعث الله بشرا رسولا یہاں آپ کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب رسول ہیں اور بدقسمت لوگ ان پر ایمان نہیں لاتے پس تمام آپ کی معیار صداقت میں مرزا صاحب کو نبی اور رسول بڑے زور شور سے ثابت کیا ہے اور ان پر ایمان لانے کی تاکید اور وعید تحریر فرمائی ہے اور آیات کو جو کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں درج فرمایا ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ میں ان کو بروزی نبی مانتا ہوں اور جو مسلمان ان کا منکر یا مکذب ہے اس کو مسلمان ہی جانتا ہوں اور ساتھ ہی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب رسول اور نبی نہیں۔ بلکہ میں ان کو مسیح موعود جانتا ہوں۔ یہ کیا تماشہ کی بات ہے کہ میرے عریضہ کے جواب میں مرزا صاحب کو نبی بروزی جس کا قرآن شریف اور احادیث شریف میں کوئی ذکر نہیں مانتے ہیں۔ اور اپنے مضمون معیار صداقت میں بڑے زور سے رسول اور نبی تحریر فرماتے ہیں۔ اور ان کے نہ ماننے والوں کے حق میں وہ آیات دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ جو کفار اور منکران انبیاء ورسل علیہم السلام کے حق میں وارد ہوئی ہیں۔ ان اجتماع الضدین کو کوئی ذی عقل تو تسلیم نہیں کر سکتا۔ آپ ہی براہ مہربانی اس کا حل فرمائیے۔

دعویٰ نبوت ورسالت

اب میں مرزا صاحب کے ان چند دستاویزات کو پیش کرتا ہوں جن میں انہوں نے دعویٰ نبوت ورسالت کر کے اپنے منکروں کو کافر قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔

ا۔ ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے۔ انبیا کے مرتبے سے اس کا مرتبہ قریب واقع ہوا ہے۔ بلفظہ الہامی کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶ حاشیہ نمبر۴۔

۲۔ میں محدث ہوں اور محدث بھی نبی ہوتا ہے اس کے الہام میں شیطانی دخل نہیں ہوتا بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوتا ہے اور انکار کرنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے۔ ملتقطاً توضیح مرام صفحہ ۱۸ مرزا صاحب کی الہامی کتاب۔

۳۔ میری نسبت بار بار کہا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ یہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اس کا دشمن جہنمی ہے۔ بلفظہ انجام آتھم صفحہ ۶۲۔

۴۔ جس نے تیری بیعت کی اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے۔ انجام آتھم صفحہ ۷۸۔

۵۔ نبیوں کے چاند (مرزا صاحب)۔ انجام آتھم ۵۸۔۲۰۔

۶۔ جو مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے۔ وہ خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ خدا کو قبول کرتا ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸، ۲۰۔

۷۔ الہام قل یا یها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا (اے مرسل من اللہ)۔ بلفظہ اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۲۔۳۔

۸۔ الہام جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ بلفظہ معیار الاخیار صفحہ ۸۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳۔۱۶۵۔

۹۔ یاد رکھو جیسا کہ مجھے خدا نے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی

مکذب یا مکفر یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلفظہ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸ حاشیہ۔

۱۰۔ فاتقوا اللہ ایھا الفتیان. الخ۔ اے جوانو خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو اور میری اطاعت کرو۔ گناہوں کی موت مت مرو۔ بلفظہ خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵۔۳۶۔

۱۱۔ وانّ الکاری الخ۔ میرا انکار حسرت ہے ان لوگوں پر جنہوں نے مجھ سے کفر کیا۔ اور جنہوں نے حسد چھوڑ دیا اور مجھ پر ایمان لے آئے ان کے لئے برکتیں ہیں۔ بلفظہ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۳۔

۱۲۔ لعنت اللہ علی مَنْ تخلف منا وابی. ترجمہ: (خدا کی لعنت اس شخص پر جو میری مخالف کرتا ہے یا میرا انکار کرتا ہے) بلفظہ مرزا صاحب کی تحریر بنام پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء۔

۱۳۔ اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ بلفظہ اشتہار النداء من وحی اسماء ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔

۱۴۔ مرزا صاحب نے مولوی عبدالکریم کی قبر کی سنگ مزار پر یہ شعر لکھوایا۔

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا   مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

بلفظہ الحکم نمبر ۱۔ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء اور بدر جلد ۲ نمبر ۱۰۔ ۶ مارچ ۱۹۰۶ء۔

۱۵۔ الہام۔ قطع دابر القوم الذین لا یومنون. بلفظہ بدر نمبر ۳ جلد ۲۔ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء۔ جو قوم میرے پر ایمان نہیں لاتی اس کی جڑ کاٹی گئی۔

۱۶۔ بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ مرزا صاحب کا خط مندرجہ ذکر الحکیم نمبر ۴۔ صفحہ ۲۳ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء۔

مریدین مرزا صاحب کی تحریرات تائید دعویٰ نبوت میں

۱۔ اسم او اسم مبارک ابن مریم لے بہند   آں غلام احمد است و میر وائے قادیاں
گر کسے آرد شکے در شان آں کا فراست   جائے او باشد جہنم بیشک و ریب و گمان

بلفظہ الحکم ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۳ کالم ۲۔

۲۔ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں امام برحق ہوں جو مجھ امام برحق کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت (کافر ہو کر) مرے گا۔ بلفظہ الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء۔ خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین کا خط۔

۳۔ آج چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ کا رسول (مرزا صاحب) اس کی طرف سے خلقت کے لئے رحمت اور برکت ہے ہاں جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو نہ مانے گا وہ جہنم میں اوندھا گرے گا۔ بلفظہ الحکم مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶۔۷۔

۴۔
ندا یہ فلک سے آتی ہے سن لو اے لوگو
کہ لاؤ تم اس پر ایمان خدا کا ہی منشور
نہ مانا جس نے اسے اپنا پیشوا و امام
گیا وہ دونوں جہاں سے مرا بکفر کفور۔

حضرت اقدس کا الہام نص صریح ہے اور نص صریح کا منکر کافر ہے۔ بلفظہ الحکم ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵۔

۵۔ آپ مرزا صاحب مسیح موعود مامور من اللہ ہیں۔ انکار کرنے والا خارج از امت ہے۔ بلفظہ نقش الہامات سید امیر علی شاہ ملہم الحکم ۳ مارچ ۱۹۰۰ء صفحہ ۶۔

۶۔ جس مسیح کی نسبت جناب رسول اللہ ﷺ نے پیشن گوئی کی تھی اس کو نبی اللہ فرمایا ہے او رحضرت مرزا صاحب وہی نبی اللہ ہیں نبی کا مکذب کافر ہوتا ہے۔ بلفظہ الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۔

۷۔ ملک مولا بخش صاحب رئیس گورانی کا سوال کہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیے۔ تمہید کے بعد میں اصل مطلب پر آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کافر ہیں یا نہیں۔۔ خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اس کا حشر کیا ہوگا (یعنی کافر دوزخی ہے)۔ بلفظہ اخبار بدر ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۷۔ ۸

لیجئے میاں صاحب! بہت چاہا کہ اختصار کروں۔ لاچار اختصار کرتے کرتے اپنے قلم کو روکتے ہوئے بھی اس قدر لکھا گیا۔ اس کو کافی سے بھی زیادہ سمجھ کر بس کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو رسول نبی برحق لکھتے ہیں اور الہامات بڑے زور سے درج کرتے ہیں اور اپنے منکر، مکذب، متردد وغیرہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا فرماتے ہیں اور اسی طرح تمام مرزائی احمدی بڑے زور سے ہم مسلمانوں کو کافر اور دوزخی اپنی تحریرات میں قرار دیتے ہیں اور حکم خداوند کریم کا جو قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے اس کا انکار صریح کیا گیا ہے۔ اگرچہ آپ نے کچھ مہربانی کرکے (برخلاف مرزا صاحب اور تمام حواریین) ہم کو کافر اور جہنمی نہیں فرمایا لیکن مرزا صاحب و دیگر مرزائیاں نے اپنے الہامات و دستاویزات میں ہم سب مسلمانان عرب و عجم کو جو مرزا صاحب کے ادعا کا انکار کرتے ہیں یا تکذیب کرتے ہیں یا صرف متردد ہیں بڑے زور سے کافر، مرتد، جہنمی، خارج ازامت اسلام سے خارج، لعنتی، جڑ کٹے اور جاہلیت کی موت مرنے والے وغیرہ لکھ دیا ہے امید ہے آپ اس پر غور فرماوینگے۔ یہ وہی باتیں ہیں جنہوں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کو پھر اسلام میں داخل کیا جو بہت بڑا حامی مرزا صاحب کا تھا۔ یہاں پر نہایت تعجب اور

پر تعجب آپ کی توجہ کی قابل یہ بات ہے کہ پہلے تو مرزا صاحب ابن مریم مسیح موعود، مہدی مسعود وغیرہ القابات حاصل کرنے سے سخت زور سے انکار کرکے کہتے تھے کہ میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا روحانی مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ مسیح موعود یا مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جو شخص ایسا کہے وہ مفتری اور کذاب کم فہم شخص ہے۔ یا یہ کہ خود ہی مسیح ابن مریم، مسیح موعود، مہدی مسعود، نبی رسول سب کچھ بن کر اپنے منکروں مکذبوں متردوں کو کافر، لعنتی، جہنمی وغیرہ فرمادیا ان باتوں کی فلاسفی آپ ہی سمجھیں۔ خواہ خلل دماغ تصور فرمائیں یا۔۔۔۔۔ حافظ نباشد کہیں۔ ہاں خالصاً للہ اگر اپنے دل سے تعصب کو دور کرکے غور فرمائینگے تو آپ کو یہ راز منکشف ہوجائیگا۔ خدا کے لئے یہ نہ تحریر فرمائیں کہ مخالف تحریروں نے ہی مجھے ادھر جانے کی تحریک کی تھی میں اپنے سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے خداوند کریم علیم بذات الصدور ہے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

دوسرا سوال: کیا آپ مرزا صاحب کے کل الہامات کو قطعی اور یقینی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو۔

جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ:

حضرت صاحب کے کل الہامات کو منجانب اللہ قطعی اور یقینی جانتا ہوں۔

جواب بذریعہ خط:

دوسرے سوال الہام کے متعلق التماس ہے کہ الفاظ الہام کو منجانب اللہ یقین رکھتا ہوں۔ اس کی مراد شرح تفہیم کو ملہم کا اجتہاد مانتا ہوں۔

اقول باللہ التوفیق: اس سوال کے جواب میں آپ نے ظاہر اور ثابت کیا ہے کہ جو الہامات مرزا صاحب کو ہوئے تھے وہ منجانب اللہ تعالیٰ قطعی اور یقینی تھے اوران پر ایمان لانا

ایسا ہی ہے جیسے قرآن شریف پر لیکن مسلمان لوگ اس کے خلاف ہیں کیونکہ ان کے نزدیک قرآن شریف لاریب کلام الٰہی ہے اور وہ قطعی اور یقینی ہے اور وہ عین الیقین کے درجہ پر ہے جس کی معیار اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں اس طرح فرمائی ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافًا کثیرا۔ (سورۂ نساء)

دوم: جو نشانات یا معجزات اور پیشن گوئیاں رسول اکرم ﷺ کے ذریعہ سے قرآن شریف میں مسلمانوں کو پہنچے ہیں۔ انکا انکار کافر اور ظالم لوگ کرتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما یجحد بایتنا الا الظلمون اسی معیار پر مرزا صاحب کے الہامات کو رکھ کر دیکھنا چاہیے۔ اگر ان میں اختلافات نہیں ہیں اور وہ سچے بھی ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے کچھ ہدایت اور رشد بھی پایا گیا ہے تو خدا کی طرف سے یا خدا کی طرف منسوب ہوسکتے ہیں یا ہوسکیں گے۔ اگر ایسا نہیں تو بس شیطانی نزول سمجھا جائیگا کیونکہ قرآن شریف میں موجود ہے کہ شیطانی نزول بھی ان کے اپنے دوستوں پر ہوا کرتا ہے اور اکثر مفتری اور اثیم لوگوں پر نزول شیطانی ہوتا رہتا ہے۔ اس بارہ میں مرزا صاحب کا اپنا اقرار جو اکمل آف گولیکی نے ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو شائع کیا وہ اس طرح پر ہے۔ وھو ھذا۔

ازاں بعد میں نے عرض کیا کہ ایک نوجوان احمدی یہ الہامات سناتا ہے رویا میں خلقت نے مجھے سجدہ کیا۔ بہشت[1] کی سیر کی اور الہام ہوا انا النذیر المبین۔ فرمایا کہ یہ بڑے ابتلا کا مقام ہے۔ میرا مذہب یہ ہے کہ جب تک درخشاں نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاویں تب تک الہام کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی القا ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں۔

---

[1] مرزائی کہتے ہیں کہ کوئی بہشت نہیں۔ پھر احمدی نے سیر کیسی کی۔ منہ

اب میں مرزا صاحب کے دوچار الہامات کو بطور نمونہ آپ کی غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔

اوّل: سب سے پہلے ۱۸۶۴ء میں مرزا صاحب کو الہام ہوا۔ رویا صادقہ کتاب براہین احمدیہ کی بابت ہوا کہ یہ کتاب حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک میوہ بن گئی اور قاش قاش کیا گیا تو اس میں سے بہت شہد نکلا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ مرفق تک بھر گئے میں نے دریافت پر کہا کہ اس کتاب کا نام قطبی ہے یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۸۔

حاشیہ نمبر ا۔ اس وجہ اور الہام کے یقینی ہونے پر دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دیا کہ جو شخص اس کتاب کا جواب دے یا غلط ثابت کرے تو اس کو یہ انعام دیا جاویگا۔

پھر اس کتاب الہامی براہین احمدیہ کی بابت لکھا کہ تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ اور اسی وجہ سے انعامی اشتہار انگریزی و اردو میں دیا گیا ہے اور یوں لکھا ہے۔

یہ کتاب مرتب ہے ایک اشتہار اور ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر بلفظہ کتاب براہین احمدیہ۔

اس الہام مندرجہ بالا میں جو کتاب دکھلائی گئی اگرچہ اس کا نام قطبی تھا اور برخلاف اس کے براہین احمدیہ رکھ دیا وہ کتاب تین سو جز کی ضخامت اور تین سو مضبوط اور قوی عقلیہ دلائل اور اس میں ایک اشتہار، چار فصل، ایک خاتمہ درج تھے۔

اب آپ براہین احمدیہ الہامی کو اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ اس میں صرف ایک اشتہار، ایک مقدمہ، ایک فصل، ایک باب نامکمل موجود ہیں لیکن تین فصلیں اور ایک خاتمہ ندارد ہیں اور ایک باب تھوڑا سا بلا الہام ہی لکھ دیا ہے نہ تو تین سو مضبوط عقلیہ دلائل ہیں اور نہ تین سو جز کی کتاب ہے۔ بلکہ صرف ۱/۲ ۳۵ جز کی کتاب

ہے۔ فرمایئے! کیا یہ کتاب مطابق الہام کے ہے۔ ہرگز نہیں! پھر آپ ہی غور فرمادیں یہ الہام خدا کی طرف سے تھا۔ میں کہتا ہوں اور ہر شخص غیر متعصب ہی کہے گا کہ خدا کی طرف سے نہیں۔ آگے چلئے۔

دوئم: مرزا صاحب کی الہامی کتاب میں الہام ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی الایه یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشن گوئی ہے۔

اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح (علیہ السلام) کے ذریعہ سے ظہور میں آویگا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاوینگے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جاویگا۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔۴۹۹۔

دوسرا الہام: عسی ربکم ان یرحم علیکم۔ الآیۃ۔ حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کردینگے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہیگا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود کردیگا۔ بلفظہ براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۳، ص ۵۰۵۔

اس کے بعد باوجود ایسی تحدی الہام قطعی اور یقینی کے انہیں الہاموں کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات بیان کرکے خود مسیح بن بیٹھے دیکھو تمام کتب مؤلفہ مرزا صاحب ودیگر تمام مرزائی احمدیان کہ مسیح علیہ السلام مرچکے۔ اب وہ نہیں آئینگے۔ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اب فرمایئے مرزا صاحب کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل گیا ہے۔ دین اسلام وغلبہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر مرزا صاحب نے کردیا ہے کسی کج اور ناراست کا نام ونشان بھی دنیا میں نہیں رہا۔ تمام گمراہان کو نیست ونابود کردیا ہے۔ نہایت جلال اور جلالیت کو مرزا صاحب کام میں لے آئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ حاشا وکلا۔ تناقضات

الہام پر غور فرمایئے کیا خدائی الہامات ایسے ہی ہونے چاہئیں آگے چلئے۔

سوئم: مرزا صاحب کو ۱۸۸۶ء میں الہام ہوا تیرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ لڑکا کیا ہوگا وہ مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء وہ لڑکا مظہر حق ہوگا۔ گویا خود اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کیا ہے۔ بادشاہان اس کے کپڑوں سے برکت پائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن افسوس اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ جب لوگوں نے اعتراض کئے تو فوراً کہہ دیا کہ میں نے کب کہا تھا۔ کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اور اشتہارات دیئے گئے کہ وہ لڑکا پیدا ہوگیا ہے عقیقہ وغیرہ کی رسم بڑی تعلّی اور تحدی سے ادا کی گئی۔ لیکن افسوس کہ وہ لڑکا صرف ۱۶ ماہ کی عمر پر ملک بقا کو روانہ ہوگیا۔ اور اب تک وہ لڑکا نہ پیدا ہوا حتیٰ کہ مرزا صاحب بھی سدھار گئے۔

دوبارہ پھر الہام ہوا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن افسوس خلاف الہام[1] لڑکی پیدا ہوئی۔

سہ بارہ الہام ہوا کہ میرے گھر میں شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر افسوس پھر خلاف اس کے[2] لڑکی ہی پیدا ہوئی۔

چہار بارہ الہام ہوا کہ میرے گھر میں ''عالم کباب'' لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے پیدا ہونے پر تمام دنیا کباب ہوجاویگی۔ مگر افسوس اس کے خلاف پھر لڑکی پیدا ہوئی۔

اس کے بعد پنج بارہ الہام ہوا کہ پانچواں لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر افسوس پھر بھی اس کے خلاف لڑکی ہی پیدا ہوئی۔ دیکھو مواہب الرحمن مرزا صاحب کی کتاب۔

شش بارہ پھر الہام ہوا کہ مبارک احمد فوت شدہ کی جگہ ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ دیکھو اشتہار

---

[1] الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ کالم ۲۔

[2] ۲۳ جون ۱۹۰۳ء کی رات کو اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ۔ مسکوئے معلی میں دختر نیک اختر پیدا ہوئیں۔ بلفظہ الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ کالم اول۔

مرزا صاحب مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء۔

مگر نہایت افسوس کہ مرزا صاحب اس اشتہار کے ۶ ماہ بعد ہی سفر کر گئے۔ اور آئندہ تمام ایسے الہاموں کا خاتمہ کر کے اپنے خدائی الہاموں پر مہر لگا گئے۔ اللہ اللہ تحدی۔

مولوی صاحب اذرا مہربانی فرما کر ان الہامات پر غور فرما کر کہیے کہ خدائی الہامات ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ لیجئے آگے چلئے۔

چھارم: ۱۸۹۰ء میں مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کے ساتھ ان کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہے۔ اس الہامی اشتہار کے دیکھنے سے مرزا احمد بیگ کو رنج ہوا اور اس نے انکار کر کے لڑکی کا نکاح مرزا سلطان محمد کے ساتھ بمقام پٹی ضلع لاہور کر دیا۔ ناراضگی میں طلاق اور عاق کی نوبت پہنچی[1]۔ پھر مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ اڈھائی سال میں مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد سلطان محمد دونوں مر جائیں گے۔ اور پھر بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آوے گی۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جو آسمان پر قرار پا چکی ہیں۔ جو زمین پر بھی ہو کر رہیں گی۔ زمین و آسمان ٹل جائیں مگر یہ الہام نہیں ٹلے گا۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے اس الہام کے پورا ہونے پر بہت تعلّی سے یہ لکھا۔ وھو ھذا۔

یاد رکھو کہ اس پیشن گوئی کی دوسری جز (مرزا سلطان محمد کا مرنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو یہ انسانی افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں ٹلتی نہیں۔ بلفظہ مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴۔

فرمایئے! یہ خدائی الہام ہیں؟ ہرگز نہیں! مرزا صاحب کا نکاح محمدی دختر کلاں

---

[1] یعنی مرزا صاحب نے اپنی بہو اور بیٹے کے ساتھ یہ برتاؤ کیا دیکھو حضرت کے اصل خطوط مندرجہ کلمہ فضل رحمانی مصنفہ ۱۲۔

مرزا احمد بیگ سے ہو گیا۔ یا اب بھی کچھ امید ہے۔ مرزا صاحب کے الہام کے مطابق جو قطعی اور یقینی ہے۔ بد سے بدتر کون ہوا۔ احمق کون اور خبیث مفتری کون ہوا۔ آپ خود ہی غور فرمائیں۔ اور لیجئے آگے چلئے۔

پنجم: مرزا صاحب کا الہام مندرجہ ازالہ اوہام کہ میری عمر اسّی (۸۰) سال کی ہے اس کے بعد الہام ایک صاحب[1] قبر کے فرمانے سے پچانوے (۹۵) سال کی عمر ہوئی۔ لیکن برخلاف[2] ہر دو الہاموں کے مرزا صاحب صرف ستٹھ سال کی عمر میں بلا خبر راہی ہوئے۔ فرمایئے! یہ الہام خدائی ہیں۔ آگے چلئے۔

ششم: مرزا صاحب کا الہام کہ مجھ کو دکھلایا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں ہماری قبر ہوگی۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۲۳۶۔

پھر الہام ہوا کہ ہم مدینے میں مریں گے یا مکہ میں ۳ دیکھو اخبار بدر ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء۔

اس کے بعد تیسری دفعہ الہام ہوا کہ تین جگہ پر مجھ کو میری قبر کا نشان دیا گیا۔ لیکن کسی جگہ کا نام نہیں لکھا۔ دیکھو مرزا صاحب کی الوصیۃ۔

فرمایئے یہ الہامات خدائی ہیں اور ان الہامات کے مطابق مرزا صاحب کی قبر

---

[1] اخبار الحکم ۱۷-۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء کا صفحہ ۱۵ کالم اول۔

[2] مرزا جی کو پچانوے سال کے علاوہ پانچ سال کی عمر اپنی مولوی مروان علی ساکن حیدرآباد دکن نے مرزا جی کو دیدی تھی اس حساب سے سو سال کی عمر ہونی چاہیے۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع ثانی کا صفحہ ۷۴۔

[3] رباعی

آسمانی کیئے منکوحہ کا شوہر کون ہے
مرگیا جو دل میں یہ اندوہ لیکر کون ہے۔
کون احمق اور خبیث مفتری جھوٹا ہے کون
اپنے ہی اقرار سے اب بد سے بدتر کون ہے۔
کب ہوا اسی کا سن اور کب ہوا پچانوے
مرگیا ستٹھ ہی میں جو بے خبر پھر کون ہے
نہ تو مکے میں مرا اور نہ مدینے میں گرا
جو مرا لاہور میں کذاب منکر کون ہے

کہاں ہوئی۔ آپ کا اختیار ہے کہ ان الہامات کو خدا کی طرف سے سمجھیں۔ آگے چلئے۔

ہفتم: مرزا صاحب کی ایک بڑی تعلّی اور تحدی الہام کے ذریعہ سے یوں ہے اس قدر دعا کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رورو کر سجدہ میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور اکثر گریہ وزاری سے بینائی کم ہوجاوے اور آخر دماغ خالی ہوکر مرگی پڑنے لگے۔ یا مالیخولیا ہوجاوے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائینگی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کریگا۔ وہ بددعا اسی پر پڑیگی۔ بلفظہ اخبار بدر نمبر ۱۰، جلد ۲، صفحہ ۵، کالم ۳، ۹ مارچ ۱۹۰۶ء۔

مولوی صاحب! خدا کے لئے غور فرمایئے۔ مرزا صاحب کی دعائیں کہاں ہیں اپنی عمر کے الہام کیا ہوئے۔ اس سے یہ بھی صاف ظاہر ہوگیا کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں آئے تھے۔ آگے آیئے۔

ہشتم: مرزا صاحب کا الہام ہے کہ میں نے کشفی طور پر ایک لاکھ فوج کی درخواست کی مجھے ایک لاکھ فوج دی جاوے۔ حکم ہوا کہ ایک لاکھ فوج نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیئے جائینگے۔ دیکھو ازالہ اوہام کا حاشیہ صفحہ ۹۷۔ ۹۸ طبع اول۔ اب اس الہام کے برخلاف مرزا صاحب مرزائیوں نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت چار لاکھ ہے۔ دیکھو پیغام صلح آخری تحریر مرزا صاحب وخواجہ کمال الدین پلیڈر۔ جب پانچ ہزار سپاہی الہام کے رو سے منظور ہوا۔ تو اب چار لاکھ کیسے۔ پہلے درخواست ہی ایک لاکھ کی تھی۔ جواب الہام کے خلاف چار لاکھ کی جمعیت بیان کی جاتی ہے آپ یا تو الہام کو سچا کہیں یا دوسری تحریرات کو۔ آگے چلئے۔

نہم: مرزا صاحب کا آخری الہام جو نہایت ضروری اور تاکیدی جو بذریعہ اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء اپنے انتقال سے چھ ماہ پیشتر بڑے زور سے اپنے مخالفین ڈاکٹر عبدالحکیم خان ومولوی ثناءاللہ وغیرہ کے برخلاف شائع کیا ہے اور جس میں اپنی جماعت کو

نہایت تاکید کی ہے کہ اس اشتہار کو میری جماعت اپنی نظرگاہ میں چسپاں کرے اور تمام اپنے بچوں اور عورتوں کو اس سے آگاہ کرے کہ وہ جانی دشمن جڑ سے کاٹے جائینگے اور ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ وہ الہام اس طرح پر ہے۔

(الف) خدا نے کہا کہ میں تیری عمر بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ ان سب کو جھوٹا کروں گا تیری عمر بڑھا دوں گا۔ اور دشمن جو تیری موت چاہتا ہے وہ خود تیری آنکھوں کے روبرو کے اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔

(ب) اسی اشتہار میں الہام ہے کہ مبارک احمد میرا لڑکا جو فوت ہوگیا ہے اس کی جگہ ایک دوسرا لڑکا نعم البدل دیا جائیگا تاکہ دشمن یہ نہ کہے کہ مبارک احمد فوت ہوگیا اور یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ وہ زندہ ہے۔

(ج) پھر اسی اشتہار میں تیسرا الہام یہ ہے کہ اس ملک میں ایک سخت طاعون آنے والی ہے اور دوسرے ممالک میں بھی۔ جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانوں کی طرح کردیگی۔ اس سال میں یا آئندہ سال۔

اب آپ غور فرمائیں کہ یہ الہامات مندرجہ اشتہار تبصرہ جو سخت تاکیدی ہیں یا تھے سچ ہوئے یا غلط۔ مرزا صاحب کے دشمن مرے یا خود مرزا صاحب۔ مرزا صاحب کی عمر خدا نے بڑھا دی یا گھٹا دی۔ اصحاب فیل کی طرح کون نابود ہوگیا۔ مبارک احمد کی جگہ کونسا لڑکا

ل اس سے پہلے کے دو الہام حسب ذیل ہیں:

ا۔ الہام ہوا رب زدنی عمری وفی عمر زوجی زیادۃ خارق العادۃ بلفظہ الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء ص ۳ کالم ۲/۱، ۲۔ انا نُریک بَعض الذی نعدھم نزید عمرک ترجمہ ہم تجھے بعض وہ امور دکھلا دینگے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کر دینگے بلفظہ اخبار بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ کالم ۱۔

پیدا ہوا (نوبت نہ آئی) آئندہ بھی کوئی امید نہ رہی۔ اس ملک یا دیگر ممالک میں کونسی طاعون ایسی پڑی جس کی نظیر پہلے بھی نہیں دیکھی گئی۔ بلکہ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد بہت ہی کم ہوگئی اور وہ آتش اور کیڑا ہی نہیں رہا۔ وہ سال بھی گزر گیا یعنی ۱۹۰۷ء اور دو سال اور بھی گزر گئے ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء مگر طاعون ندارد یہ ہیں خدا کے الہامات اور امداد غیبی۔ لیجئے آگے چلیے۔

دھم: بہت سے الہامات مرزا صاحب کے زبان انگریزی۔ عبرانی وغیرہ میں ہیں جن کو مرزا صاحب خود نہیں جانتے۔ یہ بات حکم خداوندی قرآن شریف وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه کے برخلاف ہے۔ کرشن جی مہاراج کے اوتار مرزا صاحب بذریعہ الہام بنے ہیں۔ لیکن زبان سنسکرت میں آج تک کوئی الہام نہیں ہوا۔ اس کا باعث بھی آپ فرمادینگے اچھا آگے چلیے۔

یازدھم: مرزا صاحب کا الہام براہین احمدیہ میں ربنا عاج یعنی ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے) بلفظہ صفحہ ۵۵۵ و ۵۵۶۔

فرمایئے! یہ عین الہام ہے اور تمام کلام الٰہی کے مخالف۔ یعنی قرآن شریف میں الحمد لله رب العالمين. ربنا الله. الله ربنا وربكم ان الله ربى وربكم. ان الله هو ربى وربكم۔ غرضیکہ تمام قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کو رب فرمایا۔ اور اللہ ہی تبارک وتعالیٰ سب کا رب ہے لیکن مرزا صاحب کا الہام صریح ہے کہ ہمارا رب عاجی ہے پھر اس پر تعجب یہ ہے کہ اس رب عاجی کے معنی بھی معلوم نہیں ہوئے مرزا صاحب کا انتقال بھی ہوگیا۔ مگر اپنے رب کا پتہ نہیں لگا۔ اتنا بڑا اہم الہام وہ بھی خلاف قرآن شریف اور مشتبہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نہیں تھے۔

ے ایک الہام ایلی آوس بھی بقول خود مشتبہ رہا اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ براہین جلد ۴ صفحہ ۴۸۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔

بلکہ ان کے رب عاجی کی طرف سے جس کی بحث بسط کے ساتھ میری کتاب میں درج ہے۔ اندریں حالات ہم مسلمانوں کے اعتقاد میں مرزا صاحب کا ایک الہام بھی صحیح نہیں ہوا۔ آگے آیئے۔

دوازدھم: مرزا صاحب کا الہام کہ مولوی محمد حسین بٹالوی میرے پر ایمان لے آوینگے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۵۱۔ مگر مولوی صاحب ویسے کے ویسے ہیں آگے چلیے۔

سیزدھم: مرزا صاحب کا الہام مولوی محمد حسین کی نسبت الكلب يموت على الكلب کہ کلب کے اعداد ۵۲ ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مولوی صاحب ۵۲ سال کی عمر پاکر فوت ہوجاوینگے۔ حالانکہ وہ اس وقت تک تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں زندہ موجود ہیں۔ فرمایئے یہ الہام خدا کی طرف سے ہے۔ لیجئے آگے چلیے۔

چھاردھم: مرزا صاحب کا الہام لک خطاب العزة. تم کو عزت کا خطاب دیا جاویگا۔ یہ الہام اس وقت ہوا تھا جب کہ مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ لکھ کر بحضور ملکہ وکٹوریہ شہنشاہ ہند بھیجا تھا۔ اور یہ خیال تھا کہ وہاں سے کوئی خطاب ملے گا۔ مگر افسوس کوئی خطاب نہ ملا۔ نہ مسیحائی نہ کرشنی۔ آگے چلیے۔

پانزدھم: مرزا صاحب کا الہام شاتان تذبحان۔ دو بکریاں ذبح کی جاوینگی۔ پہلے کہا کہ یہ الہام مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی نسبت ہے۔ یہ ہر دو شریر بکریاں ذبح کی جاوینگی۔ لیکن جب یہ الہام ان پر صادق نہ آیا۔ تو عبدالرحمٰن اور عبداللطیف دو کابلیوں پر کہ دو غریب بکریاں کابل میں ذبح ہوئیں اس لئے کہ انہوں نے مرزائی اعتقاد کو تسلیم کرلیا تھا۔ دیکھو مرزا صاحب کی ضمیمہ انجام آتھم اور تذکرۃ الشہادتین۔ فرمایئے یہ خدائی الہام ہیں۔ اچھا آگے چلیے۔

شانزدھم: ایک اور الہام مرزا صاحب کا جو واقع کے بالکل خلاف ہے مرزا صاحب

ازالہ اوہام میں بطور لطیفہ کے لکھتے ہیں۔ لطیفہ۔ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے۔ تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ دیکھو یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونیوالا تھا پہلے یہی تاریخ ہم نے مقرر کر رکھی۔ اور وہ یہ نام ہے۔

غلام احمد قادیانی اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا[1] ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ بلفظہ ازالہ صفحہ ۱۸۶ طبع اول وصفحہ ۹۰ طبع ثانی۔

مولوی صاحب ذرا خیال فرمایئے کہ یہ الہام کیسی تحدی کا ہے۔ کہ تمام دنیا میں کوئی غلام احمد قادیانی نہیں اور یہ الہام میرے مسیح ہونے پر دلیل ہے کہ مرزا صاحب نے تمام دنیا کو دیکھ لیا تھا نہیں بلکہ الہام کو قطعی اور یقینی جان کر اور اعداد کے پورا ہونے پر یہ الہام شائع کر دیا۔ آپ نے میرے کتاب کلمہ فضل رحمانی کو نہیں دیکھا۔ اس میں میں نے اس بحث کو لکھ کر بتلایا ہے کہ یہ کوئی دلیل نہیں کہ تیرہ سو کسی کے نام کے اعداد پورا ہونے سے مسیح موعود بن جاوے۔ تاہم میں نے اس میں لکھا تھا کہ ایک قادیان گاؤں لودیانہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے وہاں بھی ایک شخص غلام احمد گوجر موجود ہے وہ بھی غلام احمد قادیانی ہے اس صورت میں یہ غلط ہے کہ تمام دنیا میں بجز مرزا صاحب کے کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔ لیکن علاوہ اس کے خاص ضلع گورداسپور میں ہی دو گاؤں قادیان اور بھی علاوہ گاؤں قادیان

---

[1] دل میں ڈالا گیا ہے یعنی الہام ہوا ہے۔

زاد بوم مرزا صاحب کے آباد ہیں۔ ایک تھانہ گورداسپور میں متصل قصبہ دورانگلہ اور دوسرا قادیان تھانہ ڈیرہ نانک میں۔ دریافت سے پایا گیا۔ کہ ایک شخص غلام احمد ذات قریشی جو زیادہ مستحق امامت ہے قادیان متصل دورانگلہ تھانہ گورداسپور میں اس وقت بھی موجود ہے۔ اور مرزا صاحب کا ہم عمر۔ نہایت افسوس کی بات ہے مرزا صاحب نے اپنے الہامی دعویٰ پر تحدی کے ساتھ لکھ دیا کہ تمام دنیا میں بجز مرزا صاحب کے کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے کوئی شبہ نہیں کہ جو کسی گاؤں میں رہتا ہوگا وہ ضرور غلام احمد قادیانی ہی ہوگا۔ فرمایئے یہ الہام خدا کی طرف سے ہے۔ جو واقعات سے بھی غلط ہے۔ ہرگز نہیں۔

خاکسار راقم: مرزا صاحب کے الہام پر غور کرتا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ جب آیت ذیل ھل انبئکم علی من تنزل الشیطین ۞ تنزل علی کل افاک اثیم ۞ یلقون السمع واکثر ھُمْ کٰذبون۔ (۱۹/۱۵) پر پہنچا اور القا الٰہی سے غور کرنا شروع کی۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ آیات مرزا صاحب کے متعلق ہیں۔ تب میں نے مرزا صاحب کی براہین احمدیہ کو نکال کر دیکھا۔ تو ان آیات کو اس کے صفحہ ۲۲۲ و ۲۴۰ میں لکھا ہوا پایا۔ ان آیات کا ترجمہ میں اپنی طرف سے نہیں کرتا ہوں بلکہ مرزا صاحب کا ہی ترجمہ کیا ہوا آپ کے مزید اطمینان کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ جو انہوں نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۲۲ میں کیا ہے۔ وھو ھذا۔ کیا میں تم کو یہ خبر دوں کہ جنات (شیاطین) کن لوگوں پر اترا کرتے ہیں۔ جنات (شیاطین) انہیں پر اترا کرتے ہیں جو دروغ گو اور معصیت کار اور اکثر ان کی پیشن گوئیاں جھوٹی ہوتی ہیں۔ بلفظہ پھر اسی وقت جبکہ میں غور

---

[1] خدا عالم الغیب کے علم میں تھا کہ ایک زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی ضلع گورداسپور میں پیدا ہوگا اور دعویٰ نبوت و رسالت و کرشن و مسیح کا کرے گا جبکہ حضرت خاتم النبیین والمرسلین دنیا پر تشریف لا چکے ہوں گے۔ اس پر شیطانی نزول و الہام ہوں گے وہ اپنے نام مسمی ”غلام احمد قادیانی“ کے اعداد تیرہ سو پورے (بقیہ اگلے صفحے پر)

کر رہا تھا۔ یہ القا ہوا کہ آیت شریف مندرجہ بالا تنزل علی كل افاك اثيم کے اعداد نکال کر یہ اعداد مطابق دعویٰ مرزا صاحب کے ملیں گے۔ اس پر مجھے خوشی ہوئی اور قلم لے کر اعداد جمل آیت شریف کے اعداد پورے تیرہ سو ۱۳۰۰ بر آمد ہوئے۔ اس وقت اپنی طبیعت کی خوشی کا اندازہ میں نہیں کر سکتا تھا پس میری زبان سے الحمد لله على احسانه الحمدلله على احسانه بڑے زور سے نکل رہا تھا۔ تب میں نے فوراً اپنی یادداشت میں لکھ لیا۔ مجھے کیا خبر تھی کہ اس آیت شریف میں مرزا صاحب کے دعویٰ کے مطابق تیرہ سو (۱۳۰۰) کے اعداد پورے ہوں گے۔

اب میں ان آیات کا ترجمہ لفظی کر کے ظاہر کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کے الہامات خدا کی طرف سے نہیں تھے۔ ترجمہ: آیات بالا میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے (رسول اکرم ﷺ اور ان کی امت مخاطب ہے) کیا میں تم کو یہ بات جتلا دوں کہ کن لوگوں پر شیاطین اترا کرتے ہیں؟ پھر خود ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شیاطین کا نزول بڑے جھوٹے مفتریوں اور گنہگاروں پر ہوتا ہے۔ شیاطین (آسمان پر سے کچھ کچھ لا کر) ان کے کانوں میں ڈالا کرتے ہیں جن میں سے ان کی پیشن گوئیاں یا الہام اکثر جھوٹے ہوا کرتے ہیں۔

مولوی صاحب! مجھے معاف فرمایئے کہ یہ آیات مرزا صاحب پر بعینہ منطبق ہوتی ہیں اس لئے کہ خاص ان کی الہامی کتاب میں براہین احمدیہ میں بھی درج ہے۔ مگر یہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ) کر کے یہ دعویٰ کر چکا کہ وہی مسیح موعود ہے اور تمام دنیا میں کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے اس کو شیطانی الہام ہوں گے تب ایک شخص ملازم پولیس اس کا ہم وطن بھی ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جتلا دیگا کہ انیسویں پارے کی آیات ذیل هل انبئكم الايه کو پڑھ کر جن میں شیطانی نزول کا ذکر ہے اور آیت تنزل على كل افاك اثيم میں غلام احمد قادیانی کے پورے تیرہ سو عداد موجود ہیں اور پہلی آیت میں تمہارے نام "فضل احمد حازم ملازم پولیس" کے بارہ سو پینتالیس عدد نکلیں گے۔ سو الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ منہ

پتہ ان کو نہ ہوا کہ یہ آیات کس پر صادق آئینگی۔ بہر حال ان کا الہام خدا کی قدرت انہیں پر عائد ہوا۔ اسی لئے ان کے الہامات سے ایک بھی صحیح نہیں ہوا۔ اور پھر الہام کو غلام احمد قادیانی جس کے پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) عدد ہوتے ہیں میرے مسیح موعود ہونے کی الہامی دلیل ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت تک کوئی غلام احمد قادیانی تمام دنیا میں موجود نہیں ہے۔ پھر آیت شریف تنزل على كل افاك اثيم (شیطانی الہام بڑے جھوٹے مفتری گنہگار پر ہوا کرتا ہے) کے یہی پورے تیرہ سو عدد ہونے سے واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب کے مسلمہ اور مقبول اعداد جمل سے مرزا صاحب کے الہامات کا شیطانی نزول ہونے پر مہر لگا دی۔ براہ مہربانی غور فرماویں۔ اور بہت سے الہامات اسی قسم کے ہیں۔ طوالت منظور نہیں۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ جب انہیں کے ضلع میں علاوہ اپنے گاؤں کے دو گاؤں قادیان اور بھی آباد ہیں۔ مرزا صاحب نے دریافت بھی نہ کر لیا۔ جس سے یہ الہام واقعات سے آفتاب کی طرح غلط ثابت ہو گیا۔ اسی طرح مرزا صاحب خلاف واقع باتیں بھی لکھ دیا کرتے ہیں جیسے اپنی کتاب راز حقیقت میں جہاں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فرضی اور تاویلی قبر بیان کرتے ہیں اور اس کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔

پھر موقع پر پہنچنے سے ایک دلیل معلوم ہوئی جیسا کہ نقشہ منسلکہ میں ظاہر ہے اس نبی کی مزار جنوباً شمالاً واقع ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ شمال کی طرف سر ہے اور جنوب کی طرف پیر ہیں۔ اور یہ طرز دفن مسلمانوں اور اہل کتاب سے خاص ہے۔ بلفظہ صفحہ ۱۷۔

اس جگہ مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہونے کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ ان کا مزار جنوباً شمالاً ہے جس طرح مسلمان لوگ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اسی طرح اہل کتاب بھی اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں یعنی سر شمال کو اور پیر جنوب کو حالانکہ یہ بات محض غلط اور واقعات کے خلاف ہے کیونکہ اہل کتاب مسلمانوں کی طرح ہرگز دفن نہیں

کرتے۔ وہ اپنے مردوں کا سر غرب کو اور پیر شرق کو کرتے ہیں۔ بارہا بچشم خود دیکھا ہے اور اکثر اہل کتاب کو اپنے روبرو دفن کیا ہے اہل کتاب کی قبرستان اکثر پنجاب میں اس وقت موجود ہیں۔ دیکھ سکتے ہیں بلکہ قادیان کے قریب بٹالہ میں اور گورداسپور میں قبرستان عیسائیاں موجود ہیں مرزا صاحب اگر وہاں آتے جاتے ہی دیکھ لیتے یا کسی عیسائی سے پوچھ ہی لیتے تو خلاف واقعہ تحریر نہ کرتے۔ افسوس۔

دوم: سب سے آخر تصنیف مرزا صاحب کی دو یوم قبل از انتقال ''پیغام صلح'' جس کو خواجہ کمال الدین صاحب نے بعد میں جمع کر کے متفرق نوٹ ہا کو کتاب کی شکل میں طبع کرایا۔ اس میں اس طرح پر لکھتے ہیں۔ وھو ھذا۔

بابا نانک صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر دعویٰ الہام کا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی جنم ساکھی میں لکھتے ہیں۔ بلفظہ پیغام صلح ص ۱۱ طبع اول۔

لیجئے یہ بالکل غلط بابا نانک صاحب نے نہ تو کبھی گرنتھ صاحب کو لکھا اور نہ کسی جنم ساکھی کو لکھا کیونکہ بابا نانک صاحب سمت ۱۵۹۶ بکرمی میں فوت ہو گئے۔ ان کے بعد پانچویں بادشاہی گوردارجن داس صاحب جب سمت ۱۶۳۸ بکرمی میں گدی پر بیٹھے اس کے بہت عرصے بعد سمت ۱۶۵۰ بکرمی آدگرنتھ کو انہوں نے لکھا۔ گویا پچاس یا پچپن سال کے بعد گرنتھ صاحب لکھا گیا اور جنم ساکھیاں تو اور بہت عرصہ بعد لکھی گئیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ مرزا صاحب نے بالکل خلاف واقعہ خلاف تاریخ لکھ دیا کہ بابا نانک صاحب نے گرنتھ اور جنم ساکھی میں لکھا۔ میرا خیال ہے شاید خواجہ کمال الدین صاحب نے ایسا لکھا ہوگا۔ کیونکہ پیغام صلح مرزا صاحب کے انتقال کے ایک ماہ بعد لکھا گیا۔ اس کی بھی کوئی تصدیق نہیں کہ پیغام صلح مرزا صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ مگر افسوس خواجہ صاحب نے بھی اس پر

غور نہ کیا۔ وزیرے چنیں شہریارے چناں

مولوی صاحب! اگر میں ایسے ایسے اختلافات اور الہامات اور پیشن گوئیاں مرزا صاحب کی جمع کروں تو ایک کتاب جداگانہ چاہیے۔ آپ ایسے ہی الہامات کو قطعی اور یقینی منجانب اللہ مثل قرآن شریف جانتے ہیں اگر یہی صورت ہے۔ تو اللہ حافظ۔ میں نے آپ کے غور کے لئے چند الہامات لکھ دیئے ہیں امید ہے کہ آپ توجہ فرمائینگے۔ اور ایسے الہامات کو منجانب اللہ قطعی، یقینی، مثل قرآن شریف فرمانے کی جرأت نہ فرمادینگے۔ اب میں وہ چند الہامات بھی لکھ دیتا ہوں جو مرزا صاحب کو قرآن شریف اور احادیث شریف کے مخالف ہوئے ہیں۔

اوّل: تمام قرآن شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہان کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے قبر میں بھی یہی سوال ہوگا۔ من ربک. خدا کے فضل سے مسلمان جواب دیگا کہ اللہ ربی. لیکن مرزا صاحب کا الہام ہے کہ ربنا عاج۔

دوم: الف۔ قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ مگر مرزا صاحب کا الہام۔ قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (ب) حدیث شریف لا نبی بعدی. مرزا صاحب فرماتے ہیں میں نبی ہوں۔ رسول ہوں میرا منکر کافر ہے۔

سوم: قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو فسبح بحمد ربک واستغفر. مگر مرزا صاحب کا الہام ہے کہ خدا میری حمد کرتا ہے بحمدک اللہ من عرشہ. بحمدک اللہ ویمشی الیک. خدا تیری عرش پر سے تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ (انجام آتھم صفحہ ۵۵) تیرا ظہور خدا کا ظہور ہے۔

دوسرا الہام: اعمل ما شئت قد غفرت لک جو چاہے کر تجھے بخشدیا ہوا ہے۔ براہین احمدیہ ضمن ۵۶ اور الہام انت منی وانا منک. مرزا صاحب کا فرماتا ہے تو

مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں۔

چھارم: قرآن شریف میں اوفوا بالعقود اے لوگو اپنے وعدے پورے کرو۔ مگر مرزا صاحب کا الہام ہے کہ اب ہم اپنے وعدہ کے مطابق براہین احمدیہ کو پورا کرنیکے پابند نہیں ہیں۔ مباہلہ کے لئے وعدے کے میدان مباہلہ حاضر نہ ہوئے منارہ کا چندہ وصول کرکے بھی ناکام۔ نصیبین کا چندہ بھی ہضم وعدہ پورا نہ کیا۔ سراج منیر کا وعدہ۔ اربعین کا وعدہ وغیرہ سینکڑوں وعدے گاؤخوردہ ہوگئے۔

پنجم: قرآن شریف میں کفار کے ساتھ مباہلہ کا ذکر تھا۔ پہلے ازالہ اوہام میں اسی پر عملدرآمد تھا۔ لیکن بعد اس کے مسلمانوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا الہام بڑے زور وشور اور تحدی اور لعنتوں کے ساتھ ہوا۔

مولوی صاحب! قرآن شریف کے ایک امر کی بھی مخالفت کرنا کفر اور ارتداد ہے۔ چہ جائیکہ کثرت سے ہوں جن کا جمع کرنا موجب طوالت ہے۔ آپ کے غور کے لئے یہی بس ہے۔

تاہم پانچ تک عرض کیا گیا ہے بشرطیکہ آپ کی طبیعت میں خداوند کریم نیک اور رشد کی صورت پیدا کرے۔ میرا کام صرف اس بات کو دکھلانا ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات خلاف قرآن کریم کے ہیں۔

تیسرے خط کے سوالات اور جوابات درج کئے جاتے ہیں
اول سوال پھر جواب پھر اپنی طرف سے جواب الجواب

سوال اول: (**الف**) آپ کل تصانیف وتالیفات واشتہارات مرزا صاحب کو الہامی مانتے ہیں یا ان میں سے بعض اگر بعض کو الہامی مانتے ہیں تو ان کے نام تحریر فرمائیں۔

(**ب**) اور ان کتابوں یا اشتہاروں اور لیکچروں کو جن کو آپ الہامی مانتے ہیں ان کا درجہ قرآن

شریف کے برابر یا اگر کم وبیش ہے تو کیوں؟

جواب: تصانیف وتالیفات واشتہارات وغیرہ میں سے جس عبارت کو مرزا صاحب نے الہام کہا ہے اسے الہام مانتا ہوں باقی کو ان کی اپنی تصنیف یا جو کچھ فی نفسہ ہو۔

(**ب**) الہام کا درجہ بلحاظ نفس الہام ہونے الہام کے رنگ میں قرآن شریف کے برابر مانتا ہوں ہاں دوسری صورت میں قرآن شریف قائم بالذات کتاب ہے اور قائم العمل شریعت اور مرزا صاحب کے الہامات مبشرات اور منذرات ہیں اس کتاب پاک کی تصدیق کے۔

اقول باللہ التوفیق: (**الف**) سوال یہ تھا کہ جن جن تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی مانتے ہیں ان کے نام تحریر فرمادیں۔ مگر آپ نے اس سوال کا جواب ہی نہ دیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ آپ کو علم نہیں کہ کون کونسی کتاب مرزا صاحب کی الہامی ہے اور کون کون غیر الہامی۔ اور یہ بھی آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جس عبارت کو الہام کہا ہے اس کو الہامی مانتا ہوں اور باقی کو ان کی اپنی تصنیف۔

لیکن کیا آپ کو مرزا صاحب کے الہامات (۱) وان روح اللہ ینطق فی نفسی۔ خدا کی روح میرے میں باتیں کرتی ہے۔ انجام آتھم صفحہ ۱۷۶ (۲) وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی براہین احمدیہ واربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶ معلوم نہیں ہیں ان الہامات کے رو سے کل کلام مرزا صاحب کی وحی کے ذریعہ سے ہے اور الہامی۔ کیونکہ مرزا صاحب وحی کے بغیر کچھ نہیں کہتے۔ پھر آپ کا گول مول جواب دینا صحیح نہیں۔

(**ب**) الہام کا درجہ آپ قرآن شریف کے برابر مانتے ہیں۔ جو مرزا صاحب کو الہامات ہوئے وہ بعینہ قرآن شریف کے برابر ہیں۔ گویا قرآنی وحی جس کے ذریعہ سے قرآن شریف کا نزول ہوا۔ مرزا صاحب کے الہام کے برابر ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب اپنی براہین احمدیہ میں اس طرح لکھتے ہیں۔ اور گو وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے لیکن

یہ الہام کہ جو آنحضرت ﷺ کے با اخلاص خادموں کو ہوتا ہے۔ یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا۔ ملفظ ۲۱۵۔ حاشیہ نمبر ۱۱۔ فرمایئے مرزا صاحب تو فرماتے ہیں کہ وحی رسالت منقطع ہے صرف الہام باقی ہے۔ جب وحی رسالت جس کے ذریعہ سے قرآن شریف کا نزول ہوا تھا وہ منقطع ہوگئی اور صرف الہام رہ گیا تو پھر مرزا صاحب کا الہام قرآن شریف کی وحی کی طرح کیونکر ہوا۔ آپ غور فرمائیں۔

دوسری صورت میں آپ قرآن شریف کو قائم بالذات اور قائم العمل شریعت مانتے ہیں اور مرزا صاحب کے الہامات مبشرات و منذرات ہیں اس کتاب پاک کی تصدیق کے تو گویا مرزا صاحب کے الہامات قائم بالذات نہیں ہیں۔ پھر بھی قرآن شریف کے برابر نہ ہوئے۔ یہ تو میں اوپر دکھلا چکا ہوں کہ مرزا صاحب کے الہامات قرآن کریم کی نعوذ باللہ منہا تکذیب میں وارد ہیں نہ کہ تصدیق میں۔ جیسے کہ رسالت اور نبوت کا دعویٰ نمبر اول سے پنجم تک بطور نمونہ عرض کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ آپ توجہ فرماویں گے۔

سوال دوم: جن کتب تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی نہیں مانتے انکا رتبہ احادیث رسول اکرم ﷺ کے برابر ہے یا کچھ کم وبیش اگر کم وبیش ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔

جواب: احادیث اور تصانیف مرزا کی باہمی نسبت میرے ایمان میں وہی ہے جو احمد اور غلام احمد کے درمیان ہے توجیہ خود عیاں ہے۔

اقول باللہ التوفیق: جب مرزا صاحب کا الہام[1] وماینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحی ہے تو پھر آپ کے ایمان میں احمد اور غلام احمد کا تفاوت کیوں ہے غلام اور آقا کی کلام میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پھر رسالت اور نبوت بلکہ خدائی کا دعویٰ کیسے ہے۔

---

[1] مرزا صاحب کا الہام۔ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۳۔ انت منی وانا منک۔ الہام ہے۔

سوال سوم: جو آیات قرآن شریف کی مرزا صاحب کو الہامات میں نازل ہوئی ہیں ان کے معنی اور مراد وہی ہے جو قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں یا ان کے مخالف یا موافق جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں۔

جواب: یہ ایک لمبی بات ہے۔ مختصر یہ کہ قرآن مجید انسان کی بولی میں نازل ہوا ہے بولیوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن مجید کسی خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں۔ میرے ایمان میں اسی واسطے شان نزول اس کے متن میں محفوظ نہیں رہا۔ میرے نزدیک یہ کلمہ طیبہ تؤتی اکلھا کل حین ہے۔ میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید ایسا سمجھا ہے جو سمجھنے کا حق ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا جو معنی قرآن شریف کے اس نے کئے ہیں۔ وہ صحیح ہیں۔ اور جن آیات قرآنی کا اس پر نزول اور ورود ہوا ہے ان کے معنی وہی صحیح ہیں جو مہبط بیان کرتا ہے۔

اقول باللہ التوفیق: یہ صحیح ہے کہ خداوند تعالیٰ بولیوں کا خالق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ یہ خوب کہا کہ قرآن مجید خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں۔ اگر یہی صورت ہے تو پھر حضرت رسول اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی بھی کوئی پابندی نہیں۔ آنحضرت ﷺ پر اب ایمان لانے کی بھی پابندی نہیں۔ یہ اس وقت اور حال پر تھی۔ جب حضرت ﷺ دنیا میں بقید حیات موجود تھے حج اور عمرہ کی بھی کوئی خاص وقت اور حال کی پابندی نہیں جب چاہا کر لیا یا نہ کر لیا۔ اور سینکڑوں پابندیاں قرآن مجید کی دور ہوگئیں۔ اور آپ کے ایمان کے مطابق شان نزول قرآنی بھی کوئی چیز نہیں۔ مہربانی کر کے اس کی دلیل میں کوئی سند پیش کریں۔ جس نے آپ کو ایسا لکھنے کی جرأت دی۔ اور یہ کلمہ طیبہ جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے مراد ایمانداروں کے اعمال صالح ہیں کہ جس کا پھل یا میوہ قیامت تک کھانے میں آتا ہے۔ یہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لا کر پھر

تؤتی اکلها الآیه پر عمل کرے نہ یہ کہ ہر وقت قرآن شریف میں تاویلات رکیکہ کر کے اپنے مطلب کو خلاف تمام جمہور اسلام اہلسنت و جماعت پیش کرے۔ آپ غور فرمائیں ایسی باتیں کوئی مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ میرا ایمان ہے جو مرزا صاحب نے قرآن مجید کو سمجھا ہے وہی حق ہے۔ کیونکہ ان کو خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہے ۔ جو معنی قرآن مجید کے مرزا صاحب نے کئے ہیں وہی صحیح ہیں۔ لیکن اس کیلئے کوئی دلیل قرآن و حدیث سے بیان نہیں کی یہ میں کہتا ہوں کہ کوئی ترجمہ کل قرآن شریف کا مرزا صاحب نے نہیں کیا اور نہ کوئی تفسیر لکھی ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں۔ ہاں بعض آیات حیات و ممات حضرت مسیح علیہ السلام کا مطلب اپنے ادعا کے مطابق ترجمہ یا تفسیر کی ہیں۔ وہ بھی آپس میں متضاد۔ یہ دعویٰ اس وقت ہوتا کہ مرزا صاحب نے کوئی ترجمہ قرآن شریف کا مکمل کیا ہوتا۔ یا کوئی تفسیر قرآن کی لکھی ہوتی تب دوسرے تراجم اور تفاسیر اسلامی کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا۔

اب میں مرزا صاحب کی قرآن فہمی جس کو ان کے خدا نے سمجھایا ہے دو چار مقام بطور نمونہ کے نکال کر دکھلاتا ہوں آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے۔

اول: مرزا صاحب اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں آیت شریف یعیسے انی متوفیک ورافعک الیّ کا ترجمہ اس طرح پر کرتے ہیں میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹۔ اسی طرح مرزا صاحب کے فاضل بزرگ اور اب خود خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب اس آیت کے معنی اس طرح پر کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسے میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنیوالا ہوں اپنی طرف۔ بلفظہ تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۸۔[ل]

[ل] پہلے آپ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل تھے کہتے ہیں حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔ براہین صفحہ ۳۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲۳۔

لیجئے اس وقت جبکہ مرزا صاحب کو اسلام سے تعلق تھا اور الہام کے ذریعہ سے قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ فرمایا۔ اور خلیفۃ المسیح نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا۔ اور مرزا صاحب کی الہامی کتاب کی تکذیب کی۔ تصدیق اہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق کی پھر اس کے بعد دونوں صاحب پلٹ گئے۔ اور تمام کتب اور تحریرات میں یہ ترجمہ کر دیا اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

اب فرمایئے کون سے معنی اور ترجمہ صحیح سمجھا جائے۔ آیا الہامی کتاب میں کا ترجمہ یا جو اپنی رائے سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ یا اس الہام کے مطابق کہ مجھ کو خدا نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ مر چکے دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے۔ اس صورت میں الہام ہی دو متضاد ہو گئے۔ براہین احمدیہ الہامی کتاب کی مخالفت بھی ساتھ ہی ہے اور قرآن فہمی بھی مرزا صاحب کی ہویدا ہے۔

دوم: الہام هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹ و ۴۹۸۔ مرزا صاحب نے اس آیت شریف کی تفسیر یوں کی ہے۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشن گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آویگا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاوینگے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جاویگا۔ بلفظہ الہامی کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ پھر اس کے بعد ازالہ اوہام انجام آتھم وغیرہ ہا و دیگر تصانیف الہامی اور غیر الہامی میں مرزا صاحب نے اس آیت شریفہ بالا کو اپنے حق میں منضبط فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے اور اب دوبارہ تشریف نہیں لاوینگے اس آیت شریف کا مورد میں ہوں۔ ایک ہی آیت دو الہاموں میں متضاد فرما دی اور قرآن فہمی بھی ظاہر کر دی۔ حالانکہ آیت شریفہ بالا

بموجب عقیدہ اسلام حضرت رسول اکرم ﷺ پر قرآن کریم میں نازل ہوئی اور تمام ادیان پر غالب ہوئے اور انہیں پر پیشن گوئی پوری ہوئی۔ اب اپنے ایمان کو حاضر کر کے غور فرمائیں۔

سوم: قرآن شریف میں سبحن الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من ایتنا انه هو السمیع البصیر. (سورہ بنی اسرائیل)۔ ترجمہ: پاک ذات ہے (اللہ تعالیٰ) جو لے گیا اپنے بندے (محمد ﷺ) کو راتوں رات ادب والی مسجد (مکہ شریف) سے پرلی مسجد (مسجد اقصے بیت المقدس) تک جس میں ہم نے برکتیں اور خوبیاں رکھی ہیں تا کہ دکھلاویں اس کو اپنی قدرت کے نمونے وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا۔ اس آیت شریف پر اہلسنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کو جسمانی معراج شریف ہوا۔ مکہ شریف سے بیت المقدس جو ملک شام میں ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت کو لے گئے اور وہاں سے ساتوں آسمانوں اور عرش معلے اور بہشت اور دوزخ جہاں جہاں خداوند کریم کا حکم ہوا سیر فرمائی۔ لیکن مرزا صاحب کو اس کا انکار ہے۔ گویا اس آیت شریف کا بھی انکار قرآن فہمی کی وجہ سے ہوا۔

چہارم: قرآن شریف کی فہمید مرزا صاحب کو یہ ہوئی قرآن میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ نعوذ باللہ دیکھو ازالہ اوہام کے صفحات ۲۵۔۲۶۔۲۷ طبع اول۔

پنجم: مرزا صاحب کی قرآن فہمی اور قرآن دانی یہ کہ قرآن شریف میں یہ الہام درج ہے انا انزلناه قریبا من القادیان. دیکھو براہین احمدیہ مرزا جی کی الہامی کتاب کا صفحہ ۴۹۸ اور مفصل حال ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۶۔۷۷ طبع اول۔ تعجب اس پر یہ ہے کہ جب اس الہام کو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں لکھا اس وقت کوئی کشفی حالت میں مرزا غلام

قادیانی کو قرآن شریف پڑھتے دیکھنا بیان نہ فرمایا اور نہ یہ ذکر کیا کہ قرآن شریف میں یہ آیت لکھی ہوئی موجود تھی۔ لیکن ازالہ اوہام کو لکھتے ہوئے یہ سارا قصہ درج فرما دیا۔ کہ قرآن شریف میں مکہ، مدینہ، قادیان تینوں شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا موجود ہے۔

اب فرمایئے قرآن فہمی اور قرآن دانی مرزا صاحب کی ہے یا قرآن شریف پر زیادتی اور تحریف ہے۔ یہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن شریف میں کمی اور بیشی کا اعتقاد رکھنا انا له لحفظون الایه آیت قرآنی کے خلاف کفر ہے اس بارہ میں مرزا صاحب کا ہی پہلا اعتقاد آپ کے اطمینان کے لئے لکھ دیتا ہوں وھو ھذا۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود، احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

اب آپ ہی اس پر غور فرمائیں کہ قرآن فہمی اور قرآن دانی یہی ہے مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن شریف کو ایسا سمجھا ہے جو سمجھنے کا حق نہیں تھا اور نہ یہ فہمید قرآنی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

سوال چہارم: **(الف)** اگر مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض واقع ہو تو اذا تعارضا تساقطا ہو جائیگا یا نہیں اور ان میں سے کس الہام کو صحیح سمجھا جاویگا۔ اول کو یا آخر کو اور اس کی وجہ۔

(ب) یا مرزا صاحب کے الہامات میں آپ تعارض کا وقوع تسلیم نہیں کرتے۔

(ج) کیا مرزا صاحب کے ایسے الہامات بھی ہیں جن کے معنی یا مطلب اب تک معلوم نہ ہوئے ہوں۔

(د) جو الہامات مرزا صاحب کو بطور پیشن گوئی ہوئے وہ پورے ہو گئے ہیں یا نہیں اگر نہیں ہوئے تو آئندہ ہوں گے یا نہیں۔

جواب (الف) میرا ایمان ہے کہ سچے الہام میں تعارض نہیں ہوتا۔ الٰہی الہام میں تعارض کا نظر آنا میرے نزدیک آنکھوں کا قصور ہوتا ہے قرآن مجید جیسے اتم اکمل بمیثل اور زندہ کتاب میں تعارض دیکھنے والی آنکھیں کیا دنیا میں کم ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار.

(ب) اوپر عرض ہو چکا ہے۔

(ج) ہاں میرا ایمان ہے کہ ایسے الہامات بھی ہیں جن کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا یہاں بھی وہی متشابہات اور محکمات کا مقدمہ ہے۔

(د) پیشن گوئیاں کے متعلق میرا ایمان ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں۔ بعض ایسی بھی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اقول باللہ التوفیق: **(الف)** بے شک سچے الہامات میں تعارض نہیں ہونا چاہیے۔ مگر سوال تو یہ تھا کہ مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض ہیں یا نہیں اس کا جواب آپ نے نہیں دیا۔

جو تعارضات مختصراً میں اوپر دکھلا چکا ہوں فی الواقع سچے نہیں ہیں۔ یہاں کسی کی آنکھوں کا قصور نہیں بلکہ ملہم یا ملہم کا قصور ہے **(الف)** مثلاً مرزا صاحب کا الہام تھا کہ میری عمر اسی (۸۰) سال کی ہے پھر الہام ہوا کہ اسی (۸۰) سال یا اس سے کم و بیش پھر الہام ہوا کہ اب میری عمر پچانوے سال کی ہو گئی ہے پھر الہام ہوا کہ میری اجل قریب آ گئی ہے۔ پھر الہام خدائی ہوا کہ تیری عمر بڑھا دوں گا۔ اور تیرے دشمن تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود ہو جائینگے۔

(ب) پہلے الہام ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاوینگے۔ پھر الہام ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اب دنیا میں تشریف نہیں لاویں گے۔

علیٰ ہذا القیاس بہت سے تعارضات ہیں آپ غور فرمائیں اس میں کسی کی نظر کا قصور ہے یا کہ واقعی ملہم یا ملہم کا۔ قرآن شریف میں تعارضات مرزائی احمدی صاحبان کو نظر آتے ہوں گے جو اس بات کے بھی قائل ہیں کہ قرآن میں نعوذ باللہ گندی گالیاں بھری ہیں۔

(ب) سوال یہ تھا کہ آپ مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض کا وقوع تسلیم نہیں کرتے۔ مگر اس کا جواب صرف یہ دیا کہ اوپر عرض کر چکا ہے خیر صحیح اور صاف جواب مطابق سوال کے نہ دینا آپ کے اختیار میں ہے۔

(ج) ہاں یہ آپ کا ایمان ہے کہ بعض الہامات کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا۔ آپ فرما سکتے ہیں کہ الہام اول ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے۔ اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے اس کا مطلب کب کھلے گا اور کیا معنی کھلیں گے ملہم صاحب تو فوت ہو گئے۔ ۲۵۔ ۳۰ سال تک مطلب اور معنی معلوم نہ ہوئے اب تو کوئی صورت اس الہام کے مطلب اور معنی معلوم ہونے کی نہیں رہی الہام بھی ایسا کہ خاص خداوند تعالیٰ کی نسبت وہ بھی مشتبہ رہا۔ دیکھو براہین احمدیہ الہام کتاب کا صفحہ ۵۵۶۔

دوسرا الہام ہوشعنا...... یہ دو فقرے شاید عبرانی ہیں ان کے معنی اب تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر انگریزی الہام ہوا اس کے معنی بھی معلوم نہیں۔ بلفظہ الہامی کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶ حاشیہ نمبر ۴۔

فرمایئے! ان الہاموں کے معنی اور مطلب کب کھلیں گے۔ جبکہ مرزا صاحب ہی نہیں رہے۔ سنت اللہ یہ نہیں ہے کہ ملہم پر الہاموں کے معنی اور مطلب نہ کھلے ہوں اس پر آپ نے متشابہات اور محکمات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اس کی بحث آپ تفاسیر معتبرات میں

زیر آیت شریف هوالذی انزل علیک الکتب منه ایٰت محکمٰت هن ام الکتٰب واُخرُ متاشبهٰت الآیۃ میں دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی جن آیات کے معنوں میں کسی طرح کا کوئی شبہ نہ ہو وہ محکمات میں سے ہے۔ مثلاً الله ربی وربکم اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا الہام ربنا عاج۔ ہمارا رب عاجی ہے اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے یہ الہام متشابہ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح پہلے الہام ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقرب قیامت کو دوبارہ دنیا پر تشریف لاکر دین اسلام کو تمام آفاق اور اقطار میں پھیلا دینگے محکمات سے ہے۔ پھر یہ الہام کہ عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ہیں۔ اب دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لاوینگے۔ یہ الہام بھی محکمات میں سے ہے۔ الہامات وحی متشابہات یہ ہیں۔ مثلاً خداوند کریم کے ہاتھ پاؤں صورت شکل الرحمن علی العرش استوی. یا حروف مقطعات ہیں۔ مرزا صاحب کے الہامات محکمات سے ہی ہیں۔ خواہ خود ان کو انکا پتہ ملے یا مطلب اور معنی معلوم ہوں یا نہ ہوں۔ پس آپ کا یہ ایمان کہ بعض الہاموں کا مطلب پھر کسی وقت کھلے گا۔ ہرگز صحیح نہیں۔ براہ مہربانی غور فرمائیں فاعتبروا یا اولی الابصار.

(ب) پیشن گوئیوں کی نسبت آپ کا ایمان یہ ہے کہ اکثر پوری ہوچکی ہیں اور بعض جو پوری نہیں ہوئیں وہ آئندہ پوری ہوں گی۔ لیکن میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب کی ایک بھی پیشن گوئی پوری نہیں ہوئی اور آئندہ کوئی پیشن گوئی پوری نہ ہوگی۔ خواہ تفصیل وار فیصلہ کرلیں۔ یا بطور نمونہ مشتے از خروارہ دیکھ لیں جو پیشن گوئی مرزا صاحب نے کی یا تو وہ برعکس ظاہر ہوئی یا محض غلط ثابت ہوئی۔ مثلاً

(الف) پہلی پیشین گوئی: سب سے پہلے فرزند ارجمند کے پیدا ہونے کی پیشن گوئی ۱۸۸۶ء میں کی اس فرزند الہامی کی تعریف یہ کی کہ مظهر الحق والعلی کان الله نزل من السماء یعنی وہ لڑکا مظہر حق اور عالی رتبہ ہوگا۔ گویا خود خدا آسمان سے نازل ہوا ہے

اس کے کپڑوں سے بادشاہان برکت پاوینگے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے برعکس لڑکی پیدا ہوئی۔ لیکن اب تک وہ لڑکا الہامی پیدا نہیں ہوا۔ مرزا صاحب بھی چل بسے اور اب آئندہ یہ پیشن گوئی پوری نہیں ہوسکتی اور نہ ہوگی۔

دوسری پیشین گوئی: محمدی بیگم کے ساتھ بڑی تحدی کے ساتھ اپنا نکاح کا الہام سے ہونا ظاہر کیا۔ حتیٰ کہ آسمان پر اس کے ساتھ نکاح ہوچکا ہوا ہے۔ جب والدین محمدی بیگم نے نکاح کے دینے سے انکار کیا۔ تو بہت سے خطوط تہذیب کے خلاف ان کو لکھے (یہ خطوط میری کتاب میں چھپے ہوئے ہیں) اور نوبت طلاق وعاق کی پہنچی۔ جب انہوں نے نکاح دوسری جگہ کردیا۔ تو پھر الہام ہوا کہ محمدی بیگم کا باپ اور اس کا خاوند اڑھائی سال کے اندر مرجائینگے۔ اور وہ بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آویگی۔ لیکن افسوس ۱۸۸۸ء کا الہام اب تک ظہور میں نہ آیا اور جب کسی نے اعتراض کرکے الہاموں کو غلط ثابت کیا تو مرزا صاحب اور دیگر مرزائیوں نے کہہ دیا کہ الہام کی ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے۔ دوسری بھی ٹوٹ جاویگی یعنی مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم تو مرچکا ہے اب اس کا خاوند سلطان محمد بھی مرجاویگا۔ مسلمانوں یہودیوں کا یہ اعتراض قبل از وقت ہے۔ جب تک محمدی بیگم نہ مرجائے یا میں نہ مرجاؤں تب تک یہ اعتراض عائد نہیں ہوسکتا۔ فرمایئے ایسی تاویل کا کیا علاج۔ مرزا صاحب تو اپنے مقدر کی جگہ پہنچ گئے۔ اب اعتراض ہو تو کس طرح اور کس پر مرزائی احمدی صاحبان ایسے ہیں کہ وہ یہی کہے جاتے ہیں کہ جو پیشن گوئیاں پوری نہیں ہوئیں وہ آئندہ کو پوری ہوں گی براہ مہربانی ذرا غور فرمایئے کہ یہ پیشن گوئی آئندہ کس طرح پوری ہوگی۔

تیسری پیشن گوئی: مرزا صاحب کا الہام ترد الیک انوار الشباب سیاتی علیک زمن الشباب الخ۔ تیرے پر جوانی کا زمانہ لایا جائیگا اور تیری بیوی کو بھی جوان بنایا جائیگا۔ اخبار بدر ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء فرمایئے پیشن گوئی کب پوری ہوگی؟ اللہ تعالیٰ اپنے

وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ دیکھو قرآن شریف!

چوتھی پیشن گوئی: ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب و دیگر مخالفین تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور ہلاک ہو جائینگے۔ فرمایئے یہ پیشن گوئی کب پوری ہوگی۔

پانچویں پیشن گوئی: الہام۔ تیری عمر بڑھا دوں گا۔

چھٹی پیشن گوئی: الہام۔ مولوی محمد حسین توبہ کر کے میری طرف رجوع کریگا۔

ساتویں پیشن گوئی: الہام۔ غلام حلیم لڑکا بمنزلہ مبارک احمد فوت شدہ کے پیدا ہوگا۔

آٹھویں پیشن گوئی: الہام۔ یحییٰ لڑکے کی بشارت جو زندہ رہیگا۔

نویں پیشن گوئی: الہام۔ شوخ اور شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

دسویں پیشن گوئی: الہام۔ عالم کباب لڑکا پیدا ہوگا اس وقت تمام عالم کباب ہو جائیگا۔

گیارھویں پیشن گوئی: الہام۔ خواتین سے تیرا نکاح ہوگا ان سے تیری نسل بہت ہوگی۔

بارھویں پیشن گوئی: الہام۔ تیرے مخالف رسوا ہوں گے۔ تیری تمام دعائیں قبول ہوں گی۔

تیرھویں پیشن گوئی: الہام۔ اس سال ۱۹۰۷ء یا اگلے سال ۱۹۰۸ء طاعون بہت پڑیگا۔

چودھویں پیشن گوئی: الہام۔ ملاں محمد بخش، محمد حسین تبتی، مولوی محمد حسین ذلیل ہو کر مرینگے تین سال میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء تک۔

پندرھویں پیشن گوئی: الہام۔ پانچویں فرزند کے پیدا ہونے کی مندرجہ مواہب

یہ تمام پیشن گوئیاں ایسی ہیں جو خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور وعدہ ہرگز نہیں ٹلتا اگر ایسا ہو تو پھر خدا اور اس کے الہاموں پر سے بالکل اعتبار اٹھ جائے ایسا گمان بھی دل میں نہ لانا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام۔ سورہ ابراہیم۔ ترجمہ: پس ہرگز مت گمان کر اللہ کو کے خلاف کرنیوالا ہے اپنے وعدہ کو اپنے پیغمبروں سے تحقیق غالب ہے اللہ بدلا لینے والا۔ تمام قرآن کریم میں وعدہ اللہ حق سے پر ہے۔

الرحمٰن اور سینکڑوں ایسی پیشن گوئیاں ہیں جن کے پورے ہونے کی کوئی امید نہیں آپ غور فرما کر ایمان سے کہیے یہ پیشن گوئیاں کب پوری ہوں گی۔ لڑکوں کا پیدا ہونا تو قطعی جاتا رہا خواتین سے نکاح بھی موقوف ہوگیا۔ عمر بجائے بڑھنے کے گھٹ گئی۔ جوانی کی خواہش جاتی رہی۔ اپنی بیوی کی بھی جوانی ندارد۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب وغیرہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور مرزا جی خود اپنی پیشن گوئی کے مصداق میں نیچے آ گئے۔

سوال پنجم: تصانیف و تالیفات و اشتہارات و لکچر وغیرہ جو مریدین مرزا صاحب کے ہیں مثلاً حکیم نورالدین صاحب، مولوی عبدالکریم، مولوی محمد احسن امروہی، مرزا خدا بخش، محمد اسماعیل وغیرہم صاحبان کے ہیں وہ بھی قابل سند ہیں یا نہیں وہ تصانیف مرزا صاحب کے ملاحظہ میں آ چکی ہوں اور مرزا صاحب نے پسند فرما لیا ہو۔

جواب: حکیم نورالدین صاحب قبلہ، مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم، فاضل امروہی صاحب مخدوم، مرزا خدا بخش صاحب اور محمد اسماعیل صاحب کو بڑے پایہ کے انسان اور با خدا بزرگ سچے مسلمان اور پاک نمونہ جانتا ہوں اور ان کا کلام اسی حد تک قابل سند ہے۔

اقول باللہ التوفیق: حکیم نورالدین صاحب نے مرزا صاحب کو محض تمثیلی طور پر مسیح کہا ہے جیسے حکیموں کو سقراط اور بقراط وغیرہ لقبوں سے لکھ دیتے ہیں مسیح موعود اور مسیح ابن مریم نہیں مانا۔ جو مرزا صاحب کا دعویٰ ہے مرزا صاحب نے حضرت مسیح ابن مریم کو کئی جگہ بے باپ ہونا مانا ہے اور کئی جگہ یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے جیسے ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ بلفظہ صفحہ ۳۰۴ طبع اول ازالہ اوھام۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھی بلفظہ مرزا صاحب کی کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۱۶۔

لیجئے یہاں مرزا صاحب کے فرمانے کے مطابق یسوع بھی ہیں اور مسیح بھی ہیں جن کی بابت فرمایا ہے کہ ”یسوع میرا واقف نہیں“۔ آپ کسی آیت اور حدیث شریف سے ثابت کرینگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ یوسف نجار ان کے باپ تھے۔ ہرگز نہیں۔

حکیم نورالدین صاحب بھی پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ پیدا ہونا مانتے رہے اب ان کا ایمان بھی اس بات پر قائم نہیں رہا وہ اپنے رسالہ نوردین میں لکھتے ہیں نہ قرآن شریف نہ حدیث میں نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہ صوفیاء کرام کے اقوال میں یہ حکم ہے کہ مسیح کو بے باپ مان کر ایمان لاؤ پھر لکھتے ہیں کہ میں خود مدت تک بااینکہ اسلام میرا ایمان اور میری جان ہے اس بات کو مانتا رہا ہوں (یعنی مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے) گو اب میں اس بات کا قائل نہیں رہا۔ بلفظہ ملتقطاً صفحہ ۱۵۸۔۱۵۹ رسالہ نوردین مصنفہ حکیم نورالدین حال خلیفۃ المسیح۔

لو مولوی صاحب! مرزا صاحب اور حکیم صاحب کا اسلام کہ قرآن شریف میں یہ کہیں حکم نہیں کہ مسیح علیہ السلام کو بے باپ پیدا ہوا، تو کیونکہ قرآن شریف میں حضرت مسیح کو ابن مریم لکھا ہے نہ ابن یوسف نجار۔ حضرت مریم کا جبرائیل فرشتہ کو جواب دینا کہ مجھ کو لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ کسی بشر نے کسی طرح مجھے چھوا تک نہیں۔ اور پھر فرشتے کے دم کرنے سے حضرت مریم علیہ السلام حاملہ ہوگئیں۔ اور اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک یا دو ساعت کے اندر پیدا ہوگئے کیا ان آیات پر ایمان لانا مسلمانوں کا کام نہیں ہے یا یہ کہ جس بات پر حکم ہی ہو کہ اس پر ایمان لاؤ تب اس پر ایمان لانا چاہیے باقی پر نہیں۔ کیا سب سے پہلے الٓمٓ ذالک الکتب لا ریب فیه کے مطابق کل قرآن شریف من اوله والآخر پر ایمان لانا حکیم صاحب کے لئے ضروری نہیں ہر آیت شریف الذی فرض علیک

القران اور آیت شریف یاایها الذین امنوا امنو بالله ورسوله والکتب الذی نزل علی رسوله یعنی اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب (قرآن شریف) پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رسول اکرم ﷺ پر نازل کیا۔ کیا حکیم صاحب کو ان آیات پر ایمان لانے کا حکم نہیں؟ مگر زبردستی کسی کی طبیعت میں ہو تو وہ کیا سمجھتا ہے کیا عجب منطق ہے۔ پھر حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں بھی کہیں حکم نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بے باپ پیدا ہونے پر ایمان لاؤ۔ یہ بھی عمداً اغماض حکیم صاحب کا ہے یا بے علمی کا موجب۔ دیکھو حضرت رسول اکرم ﷺ اس طرح پر فرماتے ہیں۔ حدیث شریف عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله ﷺ من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وَاَنَّ مُحَمداً عبده ورسوله وان عیسی عبد الله ورسوله وابن امَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ القاها الی مریم وروحٌ منه والجنة والنار حق ادخله الله الجنة علی ما كان من العمل۔ متفق علیه. ترجمہ۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے کہا فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اللہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دے کہ حضرت محمد ﷺ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس بات کی بھی گواہی دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور اپنی لونڈی (مریم علیہ السلام) کے بیٹے ہیں کلمہ کن سے (بے باپ) پیدا ہوئے جو مریم کی طرف ڈالا گیا تھا خدا کی طرف سے روح ہے۔ (زندہ کرتے تھے مردوں کو) اور اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ داخل کریگا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جو ایسا ایمان لاکر شہادت دیگا بہشت میں خواہ عمل اچھا کرتا ہو یا بُرا۔ یہ حدیث شریف صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے۔ اب آپ غور فرمائیں کہ یہ حکیم صاحب کی کیسی زبردستی اور دین اسلام سے

لا پرواہی ہے۔ فرماتے ہیں کہ کسی حدیث میں مسیح علیہ السلام کو بے باپ ماننے اور ایمان لانے کے لئے حکم نہیں ہے اس سے قرآن شریف اور حدیث شریف دونوں کا انکار کر دیا۔ لیکن پہلے ایمان ان کا اس پر تھا۔ لیکن اب ان کا ایمان مسیح علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے پر نہیں رہا۔ اللہ غنی!!! دعویٰ فضیلت اور خلیفۃ المسیح احمدیان مرزائیان۔ اللہ حافظ یہ اعتقاد بعینہٖ اس آیت قولھم علی مریم بھتانا عظیما کے ہے۔

ہاں! یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا قرآن شریف نص صریح اور حدیث صحیح اور اجماع امت سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہے اس بارہ میں مرزا صاحب کی ہی اپنی تحریر آپ کے اطمینان کے لئے پیش کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔ جو شخص ذرا برابر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ بلفظہ انجام آتھم صفحہ ۱۴۴ ترجمہ۔

سوال ششم: اگر تصانیف مرزا صاحب وحکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح (بقول مرزائیاں) میں تخالف ہو تو کس کی تحریر قابل سند سمجھی جائیگی۔

جواب: میرے ایمان میں مسیح اور خلیفۃ المسیح میں تخالف ناممکن بفرض محال آپ کی خاطر مان بھی لوں تو مسیح مقدم السند ہوگا۔

اقول باللہ التوفیق: آپ کے جواب کی طرز یہ ظاہر کر رہی ہے کہ مسیح اور خلیفۃ المسیح دونوں معمولی آدمی ہیں جن کے نام پر کوئی کلمہ تعظیمی آپ کے ایمان اور اعتقاد کے مطابق نہیں ہونا چاہیے۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم علیہا السلام کا نام لوں تو ضرور ہے کہ علیہ السلام کہوں انہیں باتوں سے میں اخذ کرتا ہوں کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود تصور نہیں فرماتے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کا خود دعویٰ ہے اور تمام مرزائی احمدی مانتے ہیں آپ نے

کہیں بھی کوئی کلمہ تعظیمی سواء لفظ صاحب کے اور کچھ نہیں لکھا۔ مرزا صاحب کے دعاوی نبوت ورسالت والوہیت میں لکھ چکا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کو تمثیلی اور فرضی طور پر حکیموں کے سقراط بقراط کے بعضوں کی طرح مسیح الزمان مانتے ہیں ایسے کئی ایک نام اس وقت مسیح الزمان موجود ہیں۔ علاوہ ازیں حکیم صاحب لکھتے ہیں۔

ختم نبوت نے الہام اور مکالمہ اور مخاطبہ سے مخلوق کو محروم[1] نہیں کیا اسلامیوں میں ہمیشہ اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس فیض ربانی سے فیضیاب ہوئے دیکھو حالات شیخ عبدالقادر جیلانی و شیخ محی الدین ابن عربی، شیخ معین الدین چشتی، بابا شیخ فرید شکر گنج، شہاب الدین سہروردی، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ دہلوی، عبداللہ غزنوی وغیرہ وغیرہ اولیاء اور ہمارے اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بلفظہ تصدیق براہین احمدیہ تصنیف حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح۔

دیکھئے آپ کے خلیفۃ المسیح اپنی کتاب میں ان بزرگان مندرجہ بالا کے نام لکھ کر مرزا صاحب کو ان کے مساوات میں شمار کر رہے ہیں لیکن مرزا صاحب خود و دیگر مرزائی صاحبان پیغمبری اور نبوت ورسالت میں واقعی ایمان لاکر علیہ الصلوات والسلام وغیرہ کلمات تعظیمی سے لکھ رہے ہیں لیکن خود خلیفہ صاحب نے کوئی کلمہ تعظیمی حضرات اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسماء مبارکہ پر نہیں لکھا۔ بلکہ صرف ان کے معمولی طور پر ان کے نام لکھ کر وغیرہ وغیرہ لکھ دیا۔ اس سے حکیم صاحب کی دینی واقفیت بھی عیاں ہے خیر اس تحریر سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ حکیم صاحب ان بزرگان علیہم الرحمۃ کو جن کے نام لکھے ہیں اولیاء کرام میں شمار کرتے ہیں اور ویسا ہی مرزا صاحب کو بھی مانتے ہیں اور خداوند کریم کا مکالمہ اور مخاطبہ ان سے قبول کرتے ہیں اس پر میں بہت خوش ہوں گا کہ آپ ان بزرگان مقبولہ و

---

[1] محروم نہیں الخ اس میں کوئی شک نہیں کہ وحی الٰہی یا وحی رسالت ہمیشہ کے لئے بند ہو چکی۔ ۱۲ منہ

مسلمہ آپ کے خلیفۃ المسیح کے ان کے اقوال وافعال سے مقابلہ کر کے مرزا صاحب کے دعویٰ کی تصدیق فرمائیے ورنہ میں تیار ہوں کہ ان بزرگان اولیاء عظام کے اقوال اور افعال سے مرزا صاحب کے تمام دعووں کی تکذیب دکھلاؤں جو آپ پسند فرمائیں۔

سوال ہفتم: مامور بھی نبی ہوتا ہے یا نہیں اور مامور کا کیا کام ہے مامور کا منکر اور مکذب مسلمان ہوتا ہے یا کافر؟

جواب: ہاں مامور نبی ہوتو نبی ہوتا ہے۔ نبی کا منکر اس کا کافر ہوگا۔ میری سمجھ میں کافر کے معنی ہی انکار کرنے والے کے ہیں۔

اقول باللہ التوفیق: یہ جواب آپ کا خوب ہے کہ اگر مامور نبی ہوتو نبی ہوتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ مامور اگر نبی نہ ہوتو نبی نہیں ہوتا یعنی مامور نبی بھی ہوتا ہے اور مامور نبی نہیں بھی ہوتا۔ سوال کا صاف جواب آپ نے نہیں دیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ نبی کا منکر اس کا کافر ہوگا۔ یعنی جو شخص کسی نبی کا منکر ہوگا وہ اس نبی کا کافر ہوگا خدائی یا شرعی کافر نہیں جس کسی کا منکر ہوا اسی کا وہ کافر ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص آپ کا منکر ہے تو آپ کا ہی کافر ہے شرعی کافر نہیں۔ یہ بھی آپ کی نئی منطق ہے۔

دوسرا حصہ[1] سوال کا یہ تھا کہ مامور کا کیا کام ہے یعنی دنیا میں اس کے متعلق کیا کام ہوتا ہے جس کے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے لیکن افسوس آپ نے اس کا جواب ہی نہیں دیا اور عمداً آپ نے اس کا اغماض کیا نبی علیہ السلام کا منکر ضرور کافر شرعی ہے یہ آپ کا خیال کہ ہر منکر کو کافر سمجھ لیا جائے صحیح نہیں بلکہ شرعی کافر وہی ہے جو الوہیت اور ختم رسالت یا رسالت اور نبوت عامہ یا ضروریات ارکان اسلام کا منکر ہو کافر ہے۔

اس سوال کا مطلب یہی تھا کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے کی کیا ضرورت تھی اور ان کا کیا کام ہونا چاہیے تھا اسلام کو ان سے کیا فائدہ مترتب تھا اور جو کام ان کے سپرد تھا اس کو انہوں نے پورا کیا یا نہیں کیونکہ مسلمانوں کے عقائد میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کی غرض کتب احادیث اور سیر اور تفاسیر میں مفصل درج ہے جس کا ذکر مرزا صاحب کی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ وغیرہ میں درج ہے پھر ایک جگہ پر مرزا صاحب مسیح موعود کے تین کام اس طرح پر درج فرماتے ہیں انہیں پر غور فرمائیے وھو ھذا۔

اول: مسیح کے دم سے کافر مرینگے یعنی دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کے رو سے وہ ہلاک ہو جائینگے۔

دوم: دوسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھے۔

سوم: تیسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ ایمانی نور کو دنیا کی تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشے اور منافقوں کو مخلصوں سے الگ کر دیوے۔ سو یہ تینوں کام اس عاجز کے سپرد کئے ہیں۔ بلفظہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۰ طبع ثانی۔

(نوٹ: یہ تینوں کام کسی آیت یا حدیث یا اسلامی کتاب سے ثابت نہیں ہیں۔)

اول: اب آپ غور فرمائیں کہ امر اول پر کوئی قومیں یا کافر مرزا صاحب کی دلائل بینہ سے

---

[1] دوسرا حصہ: مرزا جی ایک جگہ یوں لکھتے ہیں۔ طالب حق کے لئے ایک یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔ والسلام غلام احمد اخبار البدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء رسالہ نمبر ۸، انجمن تائید اسلام، لاہور۔

ہلاک ہوئے ہیں یا کوئی احمدی مرزائی ہوا ہے مرزا صاحب اگر یہ کہتے کہ کافر لوگ میرے دم سے مسلمان ہوں گے لیکن بجائے اس کے ہلاک ہوں گے لکھ دیا۔

دوم: دوسرا کام مرزا صاحب کی تعلیم جو غلطیوں سے اسلام کو پاک کریگی برعکس اس کے یہ ہوا کہ مرزا صاحب کی تعلیم نے مسلمانوں کو سخت غلطیوں میں ڈال دیا۔

سوم: تیسرا کام مرزا صاحب کا بہت اچھی طرح سے پورا ہوا ایمانی نور دنیا کی تمام قوموں یہود، نصرانی، زردشتی، مجوسی، آتش پرست، ہندو، آریہ، سنیاسی، برہمو، بودھ، سکھ جینی وغیرہ کے دلوں میں خوب ڈال دیا۔ اگر یہی نور ہے جس کا ظہور ہے تو بس خیر صلا۔ ان دنیا کی قوموں میں سے ایک شخص کو بھی آپ پیش کریں جس کے دل میں مرزا صاحب نے ایمانی نور بخشا ہو۔ ہاں ان کے زمانہ میں کئی ایک مسلمانوں کے دلوں سے نور ایمانی نکل تو ضرور گیا ہے۔ یہ دعویٰ اور یہ ہر سہ امور آپ ہی غور کر کے فرمائیں کہ مرزا صاحب نے پورے کر دیئے ہیں۔ علاوہ اس کے مرزا صاحب مسیح علیہ السلام کے کام اپنی نہایت معتبر کتاب الہامی بمنزلہ قرآن شریف (نعوذ باللہ) میں اس طرح پر تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) الہام۔ ھوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشن گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔۴۹۹۔

(۲) وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر

---

[1] پنجاب میں بعہد عیسائیت کی ترقی مردم شماری ۱۹۰۱ء، ۳۷۶۹۵، مردم شماری ۱۹۱۱ء، ۱۶۳۰۹۴، دس سال میں بیشی ۱۲۵۳۹۹ دیکھو اخبار سراج الاخبار جہلم ۲۲ دسمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۷ کالم اول سطر ۲۷۔

اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریںگے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دینگے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہیگا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی سے نیست و نابود کر دیگا۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۵۔

اللہ اکبر! مولوی صاحب فرمایئے جو حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں آ کر سرانجام فرمائینگے۔ مرزا صاحب کے ازالہ اوہام اور براہین احمدیہ کا مقابلہ آپ ہی اپنے دل میں فیصلہ کر لیں کہ ان میں سے کون غلط ہے اور کون صحیح اور کس بات یا تحریر پر آپ کو ایمان لانا چاہیے۔ اور اس ایمان کے وجود کا بھی خود ہی فیصلہ کر لیں یا کسی حق جو احمدی کو بھی شامل کر لیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کچھ بھی نہیں کیا اگر کیا تو یہ کہ اسلام میں تفرقہ ڈال کر مسلمانوں سے جدا ایک گروہ قائم کر لیا غیر اسلامیوں پر ایک ذرہ بھر بھی مسیحائی کا اثر نہ ہوا۔ فاعتبرو تدبر.

سوال ہشتم: مبشر اور منذر بھی نبی ہوتے ہیں یا کچھ فرق ہے اگر فرق ہے تو کیا؟

جواب: ایک نسخہ یاد ہونے سے کوئی طبیب نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ ہلدی کی ایک گانٹھ رکھنے سے پنساری ہو سکتا ہے ایک چاول گرسنہ کو سیر نہیں کر سکتا ایک قطرہ پانی کا پیاسے کی پیاس نہیں بجھا سکتا۔ ہر بشارت اور ہر انذار کا کوئی حق نبی اور رسول ہونے کا نہیں ہے۔

اقول باللہ التوفیق: مولوی صاحب یہ جواب آپ کا سوال کے مطابق نہیں اس سوال کا جواب صاف یہ تھا کہ مبشر اور منذر نبی ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ ایک نسخہ جاننا ہلدی کی ایک گانٹھ رکھنا پانی کا ایک قطرہ ایک چاول وغیرہ تو سوال کا کوئی جواب نہیں۔ ہاں آپ کے جواب کا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اگر ایک دو بشارتیں یا انذار اگر کسی کو ہوں تو وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ اور جس کو کثرت سے ہوں وہ نبی اور رسول ہونے کا حقدار ہے علت غائی یہ کہ مرزا صاحب کثرت

سے بشارتیں اور انذار ظاہر کرتے ہیں اور دعویٰ بھی بڑے زور سے رسالت اور نبوت کا کرتے ہیں اس لئے وہ نبی اور رسول ہیں۔ لیکن میں مفصل اور نہایت صفائی کے ساتھ سوال وجواب نمبر اول میں عرض کر چکا ہوں اور قرآن شریف کی آیات سے ثابت کر چکا ہوں کہ مبشر اور منذر نبی اور رسول علیہ السلام ہی ہوتے ہیں اور کسی ایرے غیرے کا حق نہیں ہے کہ اپنے آپ کو مبشر اور منذر کے الفاظ سے منسوب کرے۔

سوال نہم: بروز کے کیا معنی ہیں بروزی نبی بھی اعینہ نبی ہوتا ہے یا نہیں اس کا منکر اور مکذب بھی مسلمان ہوتا ہے یا نہیں بروزی نبی کی کوئی نظیر یا مثال انبیا علیہم السلام سابقین میں ہے یا نہیں۔

جواب: عین عین ہے اور بروز بروز۔ بروز عین ہو تو بروز کیا۔

(ب) نبی کے منکر کو مسلمان کہتے ہوئے میں ڈرتا ہوں۔ **(ج)** ایلیا کا بروز ایک رنگ میں یحییٰ نبی ہوا ہے۔ علیہ السلام۔

اقول باللہ التوفیق: مولوی صاحب! یہ جواب بھی میرے سوال کے مطابق نہیں ہے۔ میں نے تو صرف لفظ بروز کے معنی دریافت کئے تھے آپ نے اس کا جواب دیا کہ عین عین ہے بروز بروز ہے۔ یہ تو کوئی معنی بروز کے نہیں ہیں مفصل حالات اس کے میں عرض کر چکا ہوں خواہ آپ دانستہ اغماض فرمائیں **(ج)** جو آپ نے ایلیا کا بروز ایک رنگ میں یحییٰ علیہ السلام ہوئے ہیں لکھا ہے یہ بھی عجیب ہے۔ قرآن شریف اور احادیث شریف میں ایلیا نام کسی نبی علیہ السلام کا نہیں آیا ہے البتہ حضرت الیاس علیہ السلام کا تذکرہ ہے آپ براہ مہربانی اس کا ثبوت اس بات کا کسی آیت یا حدیث یا کسی دینی کتاب سے ارشاد فرمایئے۔ کہ ایلیا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بروز تھے سوائے کسی شرعی ثبوت کے ایسی باتیں قبول کرنا اسلامی اصول کے برخلاف ہے۔

لیجئے خدا کے فضل سے سوالات مندرجہ عریضہ خود اور جوابات مندرجہ نوازش نامہ جناب کو ختم کر چکا سوال وجواب نمبر دہم کے متعلق سوال وجواب اول میں مفصل لکھا جا چکا ہے اب میں آپ کے اشتہار معیار صداقت کی نسبت مختصر عرض کرتا ہوں صرف دو باتیں پیش کروں گا اور اصل معیار صداقت قرآن شریف سے آپ کی ہی پیش کردہ آیت سے جو آپ نے اپنی معیار صداقت کے ٹائیٹل پیج کی پیشانی پر نصف قوس میں لکھی ہے اسی سے صداقت اسلام بلکہ صداقت مقلدین بالخصوص حضرت سراج الامۃ و الائمۃ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور ان کے مقلدین مومنین صالحین کی اظہر من الشمس ثابت ہوگی کچھ جواب پہلے رسالت کے بارے میں آ چکا ہے اس میں سے چند فقرات کا اقتباس کر کے جواب لکھتا ہوں اور پھر وہ آیت شریف **ان فی ھذا لبلغا لقوم عابدین** کی روشن گوئی عرض کروں گا آپ یوں فرماتے ہیں۔

ہمارا ایمان اور آپ خوب جانتے ہیں کہ خدا ہمارا وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ خاتم النبیین ہمارا نبی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے سوا کوئی نبی نبوت اور نیا نبی نہیں آسکتا[1] ہے۔ کتاب ہماری قرآن ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی۔ دین ہمارا اسلام ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس میں ایک شوشہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ قبلہ ہمارا وہی ہے۔ ایمان باتوحید، بالملائکہ، بالکتاب، بالرسالت، بالقیامت، بالقدر خیرو شر وہی ہے۔ کلمہ وہی ہے حج وہی ہے زکوٰۃ وہی ہے۔ نماز وہی ہے۔ روزہ وہی ہے۔ اوامر وہی ہے۔ نواہی وہی ہے۔ وہی حلال ہیں۔ وہی حرام ہیں۔ اہل قرآن ہم بھی ہیں۔ مگر اسوۂ حسنہ اور حدیث کے منکر نہیں۔ اہل حدیث ہم ہیں۔ مگر فقہ آئمہ اولیاء کا بر مذہب کے دشمن خشک نہیں اہل باطن اور صوفی ہیں اور صوفیاء کرام اور اہل باطن کا احترام کرتے ہیں۔ بلفظہٖ صفحہ ۶ و ۷۔

مولوی صاحب! معاف رکھیئے گا یہ باتیں صرف کہنے کی ہیں عمل کرنے کی نہیں

---

[1] ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پرانے نبی ضرور تشریف لائینگے۔ منہ

بلکہ عمل ان کے برخلاف ہے لم تقولون ما لا تفعلون اور ان تقولوا مالا تفعلون (سورہ صف) حکم خداوندی کی پرواہ نہیں۔ لیجئے میں مختصراً آپ کی ان عقائد مندرجہ کی بابت نمبروار عرض کرتا ہوں اور ان پر خدا کے لئے غور فرماتے جائیں۔

آپ کے فرضی عقائد	اصلی عقائد کی حقیقت اور صحت
(۱) ہمارا خدا وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا۔	(۱) مرزا صاحب کا الہام اپنے خدا کی نسبت یہ ہے۔ جو قرآنی خدا کے مغائر ہے۔ ربنا عاج[1] براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶۔
(۲) خاتم النبیین ہمارا نبی ہے۔	(۲) بیشک مرزا صاحب آپ کے خاتم النبیین ہیں کیونکہ ان کے الہامات قطعی اور یقینی بمثل قرآن شریف ہیں ان کا منکر کافر جہنمی ہے۔ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ دیکھو توضیح المرام۔
(۳) کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔	(۳) مرزا صاحب تو نئے نبی ضرور آ گئے۔
(۴) کتاب ہماری قرآن ہے۔	(۴) نہیں بلکہ آپ کا قرآن براہین احمدیہ ہے مرزا صاحب کا الہام ہے کہ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں دوسرا آپ کے قرآن میں آیت انا انزلنا ہ قریبا من القادیان درج ہے مسلمانوں کے قرآن شریف میں ایسا نہیں ہے۔
(۵) دین ہمارا اسلام ہے۔	(۵) الہام وما ینطق عن الھوی الایہ۔ براہین احمدیہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو اپنے سے جدا کر دیا ہے اور اپنی جماعت کو نصاریٰ اور مسلمانوں سے جدا ایک تیسرا گروہ قرار دیا ہے اور اپنے مریدوں کو جماعت اسلام سے جدا کر لیا ہے۔ دیکھو لیکچر بمقام لاہور ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۳۔۵۴۔
(۶) شریعت ہماری وہی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس میں ایک شوشہ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔	(۶) یہ بھی غلط ہے۔ نماز پنجگانہ مرزا صاحب کا جماعت سے نہ پڑھنا۔ نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر کو سر درد کی وجہ سے ملا کر پڑھ لینا۔ حکم خداوندی ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا کے برخلاف۔ رمضان شریف کے روزے بھی اختلاج قلب اور سفر کا بہانہ کر کے نہ رکھنا۔ اپنی مؤلفہ کتب کو قبل از تصنیف فروخت کرنا اور قیمت وصول کر لینا۔ اراضی رہن کا منافع حلال جان کر کھانا۔ مال حرام کو اپنے لئے قبول کرنا۔ وعدہ ایفا نہ کرنا۔ نماز کے بعد دعا نہ

---

[1] عاج کے معنی ہاتھی دانت اور گوبر کے ہیں دیکھو کتب لغت عربی۔ منہ

ربنا عاج لانے اب معلوم ہوا کہ عاج اس بت کا نام ہے جو مندر سومناتھ واقع جوناگڑھ ملک گجرات دکھن میں ہے جس کو سلطان محمود غزنوی نے ویران کیا تھا۔ اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی بوستان کے باب ہشتم میں اس عاج کا ذکر لکھا ہے پس صاف ثابت ہے کہ مرزا جی کا رب یہی عاج بت ہے جس کی طرف سے شیاطین الہام کرتے رہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ منہ

	مانگنا۔ ہر کسی کو گالیاں دینا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام شراب پینے کا لگانا یعنی انبیاء علیہم السلام کو معصوم نہ جاننا۔ تصویریں بنوا کر فروخت کروانا۔ مریدوں کا تصویریں، تصاویر مرزا صاحب کو بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے ساتھ رکھنا اور اس کی زیارت کرنا۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو ادا نہ کرنا۔ مسلمانوں کو کافر کہنا۔ بلاقصور اپنے بیٹوں کو عاق کرنا۔ اپنی بیوی کو طلاق دینا۔ اور اس کے جنازہ پر بھی نہ جانا۔ اپنے بیٹے کو اپنی عورت کے طلاق دینے پر مجبور کرنا۔ وغیرہ وغیرہ یہ مختصر سی شریعت مرزا صاحب کی ہے۔ کیا اب بھی آپکا ایمان ہے کہ شریعت میں ایک شوشہ کی بھی کمی بیشی ہوئی ہے یا نہیں۔
(۷) قبلہ ہمارا وہی ہے۔	(۷) برائے نام جس سے کچھ فائدہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب الایہ کو پڑھئے۔ بموجب الہام مرزا صاحب ومن دخله کان امنا قادیان کعبہ اور قبلہ مرزائیاں کا ہے۔ اسی واسطے کسی مرزائی احمدی نے حج فرض کو ادائے نہ کیا۔

(۸) ایمان بالتوحید۔	(۸) نہیں دیکھو مرزا صاحب کے الہامات انت منی وانا منک فظھورک ظھوری وغیرہ مرزا جی صاحب خدائی میں شریک ہیں۔ بلکہ ان کا خدا ان میں سے پیدا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)
(۹) ایمان بالملائکہ۔	(۹) نہیں بلکہ فرشتے کوئی چیز نہیں۔ سیارات اپنا کام کرتے ہیں۔
(۱۰) ایمان بالکتاب۔	(۱۰) نمبر ۴ میں آچکا ہے۔
(۱۱) ایمان بالرسالت۔	(۱۱) نہیں بلکہ مرزا صاحب کا اپنا الہام قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا (اے غلام احمد) لوگوں سے کہدے کہ میں تم سب کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول ہوں۔
(۱۲) ایمان بالقیامت بالقدر خیرو شروہی ہے۔	(۱۲) یہ بھی غلط۔ مرزا صاحب کا فرضی ایمان اس طرح پر ہے امنت باللہ وملئکته وکتبه ورسله والبعث بعد الموت۔ بلفظہ مرزا صاحب کا اشتہار ۲، اکتوبر ۱۸۹۱ء مقام دہلی۔ اگر چہ مرزا صاحب کا اپنا ایمان اپنے الہامات کے خلاف ہے تاہم اس میں قیامت اور تقدیر، خیر و شر پر کوئی ایمان نہیں
(۱۳) کلمہ وہی ہے۔	(۱۳) ہاں یہ کلمہ بہت سے خاکروب اور آریہ ہند

(۱۴) حج وہی ہے۔

وغیرہ لوگ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ مگر فائدہ؟

(۱۴) مسلمانوں کا حج فریضہ کعبۃ اللہ شریف میں ہوتا ہے۔ اور مرزا صاحب اور انکے مریدین کا حج قادیان میں۔ فرمایئے مرزا صاحب نے حج فرض کو ادا کیا۔ یا کسی مرزائی احمدی نے بھی حج ادا کیا۔ ہرگز نہیں ''پھر حج وہی ہے'' کیا ہوا۔ مرزا صاحب اور اکثر مرزائی مسلمہ متمول مالک نصاب با استطاعت ہیں۔ مگر حج کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ قبلہ اور کعبۃ اللہ شریف کی طرف رخ تک نہیں کیا۔

شاید آپ یہ کہیں کہ مرزا صاحب کو حج کرنے کے واسطے امن نہیں تھا۔ خوف تھا۔ اس لئے انہوں نے حج نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں یہ محض غلط اور دھوکا ہے۔ جب مرزا صاحب کا الہام یقینی واللہ یعصمک من الناس موجود ہے۔ اور یہ بھی تعلی اور تحدی ہے۔ کہ مجھ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ پھر حج کرنے میں کونسا امر مانع ہوا۔ یا یہ کہ الہام پر ایمان نہیں یقین نہیں۔ یا مسیحائی کا کوئی اثر نہیں۔ چاہیے یہ تھا کہ کعبۃ اللہ شریف میں حج کے لئے جاتے اور وہاں اپنا دعویٰ پیش کر کے علماء حرمین شریفین زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کو اپنی مسیحائی کی تاثیر سے مغلوب کر کے اپنے متواتر الہام قطعی کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی سے غالب آ کر دعویٰ کو منوا لیتے۔ پھر کیا تھا۔ کل جہان مرزا کو مان لیتا۔ اور فتاویٰ کفر بھی صاف ہو جاتے مگر افسوس فرق صرف سچے اور جھوٹے کا ہی مقدر ہے۔ فتدبر۔

(۱۵) زکوٰۃ وہی ہے۔

(۱۵) کونسی زکوٰۃ؟ کیا آپ شہادت دے سکتے ہیں کہ کبھی مرزا صاحب نے زکوٰۃ ادا کی۔ جبکہ لاکھوں روپیہ اور زیوران کے پاس تھے یا کسی اور مرزائی نے زکوٰۃ مستحقین کو ادا کی۔ ہرگز نہیں۔

(۱۶) نماز وہی ہے۔

(۱۶) اس کا جواب نمبر ۲ میں دیا گیا ہے۔ مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ سفر میں نمازوں کو جمع کر لیا کرتا ہوں اور مسجدوں میں جانا کراہت جانتا ہوں۔ دیکھو الہامی کتاب فتح اسلام کا صفحہ ۴۰۔۴۱۔

(۱۷) روزہ وہی ہے۔

(۱۷) روزہ بھی نہیں کیونکہ مرزا صاحب اختلاج

---

[1] ہم نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ نور الحق حصہ اول صفحہ ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ حج اور زکوٰۃ کو ادا نہیں کرتے۔ قرآن شریف میں حکم ہے۔ قل من رب السموات والارض ط قل اللہ۔ سورہ رعد) کہہ دے کون آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ کہہ دے اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن الہام مرزا صاحب کا اس کے خلاف ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے۔ ایسے اہل قرآن آپ ہی ہیں۔

	قلب اور سفر کا بہانہ کر کے روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور نہ بعد سفر اور آرام کے اعادہ کرتے تھے۔ سفر ریلوے دہلی لودیانہ امرتسر کا حال یاد ہوگا مقیم مرزائیوں نے بھی روزے توڑ ڈالے تھے۔
(۱۸) اوامردی ہیں۔	(۱۸) اس کی بابت نمبر ۶ میں عرض کیا گیا ہے۔
(۱۹) اہل قرآن ہم بھی ہیں۔	(۱۹) ہاں ایسے اہل قرآن ہیں کہ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) یوسف نجار کے بیٹے ہیں۔ قرآن شریف میں نعوذ باللہ گندی گالیاں بھری ہیں۔ قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ قرآن میں قادیان کا نام بھی اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے آپ کے قرآن میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے معراج اور خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ یا کوئی ذکر تک نہیں وغیرہ وغیرہ۔
(۲۰) اسوۂ حسنہ اور حدیث کے منکر نہیں اہل حدیث ہم ہیں۔	(۲۰) ہاں ایسے اہل حدیث کہ جہاں کوئی حدیث اپنے مطلب کے موافق ہوئی۔ خواہ وہ موضوع ہی کیوں نہ ہو اس کو مان لیا۔ جیسے حدیث موضوع لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم اور جہاں کوئی حدیث خواہ صحیح بخاری میں ہی کیوں نہ ہو اپنے خلاف ہو۔

اس سے انکار کر دیا۔ مثلاً حسب تحریر مرزا صاحب حدیث شریف لعنت اللہ علی الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجدا (یعنی یہود اور نصاریٰ پر لعنت جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ہے) صحیح بخاری صفحہ ۳۳۹۔ بلاد شام میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) السلام کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال جمع ہوتے ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہی قبر ہے۔ بالفاظ ملخصاً مرزا صاحب کی ست بچن حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۱۶۴۔

لیجئے غور فرمایئے اہل حدیث اور اسوہ حسنہ کے مقر ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ صرف دو ہی حدیثیں بطور نمونہ حاضر ہیں۔ جہاں چاہا مان لیا۔ جہاں چاہا انکار کر دیا۔ ایسی بہت سی احادیث ہیں جن کا انکار کیا گیا ہے۔ یا تو یہ تھا کہ اس حدیث سے جس کو مرزا صاحب بوجہ صحیح بخاری اصح الکتاب میں درج ہونے کے بڑے زور سے

---

۱ حدیث شریف یوں ہے کہ مہدی (علیہ السلام) نہیں [illegible] قادیان لکھ کر حدیث شریف کی تحریف کر دی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کی قبر کو بلاد شام میں ثابت کیا تھا۔ لیکن اب کوئی اور حدیث پیش نہیں کی۔ صرف حکیم نورالدین صاحب کے کہنے سے یوز آصف کی قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ثابت کردی۔ اور خود ہی حدیث صحیح سے انکار کردیا۔ حکیم نورالدین کی کلام کو ناسخ حدیث صحیح حضرت ﷺ قرار دے دیا۔ افسوس مرزا صاحب کی اختلاف بیانی پر کچھ تو خیال فرمایئے۔

(۲۱) فقہ آئمہ اولیاء اکابر مذہب کے دشمن خشک نہیں ہیں۔

(۲۱) ہاں دشمن خشک بیشک نہیں ہیں۔ لیکن دشمن تو ضرور ہیں مرزا صاحب جبکہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے برابر ہیں بلکہ ان سے افضل۔ (نعوذ باللہ) تو آئمہ فقہ رحمہم اللہ کس حساب میں ہیں۔ اگر آپ یہ فرمائیں کہ مرزا صاحب پر زیادتی ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو افضل کہیں نہیں کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب تو حضرت ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن اپنی بڑائی میں کہتے ہیں کہ میں نے قضا و قدر کی مسلوں پر خداوند تعالیٰ کے دستخط کروالئے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ

نے اپنے قلم کو چھڑکا۔ اس کی چھینٹیں میرے کپڑوں پر پڑیں بلکہ عبداللہ سنوری میرے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کی ٹوپی پر بھی چھینٹیں پڑیں کپڑے موجود ہیں (دیکھو سرمہ چشم آریہ) فرمایئے سیاہی کی چھینٹیں مرزا صاحب کے کپڑوں پر پڑیں اور اسی خدا مجسم قلم مجسم سے جب ایسا ہوا تو مرزا صاحب اس خدا کے پاس موجود تھے اور کوٹھے میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت سیاہی کی چھینٹوں کو کسی نئے پرانے فلسفہ نے خشک نہ کیا اور مرزا صاحب خدا کے پاس ایسے ہی بیٹھے ہوئے تھے جیسے صاحب ڈپٹی کمشنر کا مسلخوان۔ لیکن حضرت رسول خدا ﷺ کو ایسا رتبہ اور عزت کہاں کہ خدا کے پاس بیٹھ کر قضا و قدر کی مسلوں پر دستخط کروائیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ قضا و قدر لکھی جاچکی اس کی دو سیاہی خشک ہوگئی اب نئی قضا و قدر مرزا صاحب نے شروع کردی یہ فضیلت کی تحریر ہے۔

سوم: مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ بہت باتیں ایسی ہیں جو آنحضرت ﷺ کو معلوم نہ ہوئیں اور وہ مجھ

کو معلوم ہوگئیں۔ دیکھو ازالہ اوہام۔ یہ دعویٰ بھی کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی فتح سیفی سے میری فتح روحانی ہے اور روحانی فتح سیفی سے زیادہ دیرپا ہوتی ہے اور آنحضرت میں جلال بھی تھا میرے اندر جمال ہی جمال ہے۔ اپنا تفوق۔

سوم: خدا عرش پر مرزا صاحب کی تعریف کرتا ہے۔ انجام آتھم۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں جس سے اپنی فضیلت حضرت رسول اکرم ﷺ پر ثابت کرتے ہیں۔

(۲۲) اہل باطن اور صوفی ہیں اور صوفیاء کرام اور اہل باطن کا احترام کرتے ہیں۔

(۲۲) غلط ہے مرزا صاحب اگر اہل باطن ہوتے تو اپنے مرنے کے وقت اپنا دارالامان قادیان دولت خانہ خود کو چھوڑ کر دشمنوں کے گھر لاہور میں نہ جاتے اگر اہل باطن ہوتے تو زوجہ آسمانی کے بارہ میں ایسے ایسے الہامات کر کے سر پر ندامت نہ لے جاتے اور نہ اپنے حقیقی رشتہ داروں سے قطع رحم کرتے۔ اگر اہل باطن ہوتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہلے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا اور اب تک زندہ رہنا اور قرب قیامت کو دنیا پر دوبارہ آنا نہ لکھتے۔ پھر اس کے خلاف ان کو وفات یافتہ قرار دے کر پہلے ان کی قبر

بلاد شام اور گلیل میں لکھ کر پھر کشمیر میں تحریر نہ فرماتے۔

صوفیاء کرام کا بھی کوئی احترام نہیں جبکہ مرزا صاحب کسی بزرگ سے بیعت نہیں تھے اور نہ کسی سلسلہ صوفیاء میں منسلک تھے۔ تو پھر احترام کیسا۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا نئے احمدی مرزائی اکمل آف گولیکی کا مضمون برخلاف صوفیاء خاندان نقشبندی، ''نقشبندیوں پر حجت'' کے نام سے اخبار الحکم میں شائع کیا تھا۔

پس مولوی صاحب! یہ سب باتیں ہاتھی کے دانتوں کی طرح ہیں۔ اور کچھ نہیں۔ آپ اگر یکسوئی سے غور فرمائینگے تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا کہ مرزا صاحب نہ نبی تھے، نہ رسول، نہ بروزی، نہ مسیح موعود، نہ مہدی مسعود، نہ کلکی اوتار، نہ کرشن اوتار کچھ بھی نہ تھے نہ ان کی خو نہ خصلت۔ نہ تمثیلی نہ اصلی۔ البتہ روپیہ پیسہ کے خواہاں اسی لئے تین ماہ برابر الحکم میں اشتہار جاری ہوتا رہا۔ کہ اگر تین ماہ تک کوئی شخص میرا مرید قادیان میں چندہ نہ بھیجے گا اس کا نام بیعت میں سے خارج کر دیا جائیگا۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ مریدین کی بیعت صرف چندہ کے شرط پر تھی اور مرزا صاحب کو ایسا اشتہار دینا چاہیے تھا۔ خدائی سلسلہ کے لئے ایسے اشتہار جاری کرنے چاہئیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ سب باتیں سنت اللہ کے خلاف ہیں۔ اسی وجہ سے مرزا صاحب نے ۱۹۰۶ء میں اپنے مرنے سے ایک سال ساڑھے سات ماہ اول اپنی جماعت کو بڑے افسوس کے ساتھ کافر اور منافق فرما دیا۔ آپ کی تسلی کے لئے

ان کی اصل تحریر مندرجہ انجام آتھم اخبار الحکم نقل کرتا ہوں۔

اپنی جماعت کی موجودہ حالت

میں دیکھتا ہوں اب تک ہم کو بھی ایسی جماعت نہیں ملی۔ جب ہم کسی امر میں فیصلہ کر دیں تو تھوڑے ہیں جو اس کو شرح صدر سے منظور کر لیں آنحضرت ﷺ کے تو وہ ایسے فدائی تھے اور جان نثار تھے کہ جانیں دیدیں۔ اب اگر اتنا ہی کہا جائے کہ سو دو سو کوس پر جاؤ اور وہاں دو چار برس تک بیٹھے رہو۔ پھر گننے سننے لگ جاویں۔ زبان سے تو کہنے کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ جو کر دیں ہم کو منظور ہے لیکن جب کہا جائے تو پھر ناراضگی کا موجب ہوتے ہیں۔ یہ نفاق ہوتا ہے۔ میں منافقوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کی نسبت فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار . یقیناً یاد رکھو منافق کافر سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کافر میں شجاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیری کے ساتھ اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے۔ مگر منافق میں شجاعت اور قوت فیصلہ نہیں ہوتی وہ چھپاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر جماعت میں وہ اطاعت ہوتی جو ہونی چاہیے تھی تو اب تک یہ جماعت بہت کچھ ترقی کر لیتی۔ بلفظہ الحکم نمبرا۔ جلد ۱۰ صفحہ ۳۔ ۴ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء۔

لیجئے۔ یہاں پر مرزا صاحب نے اپنی جماعت کی تعریف بھی اچھی طرح فرما دی۔ منافقوں، کافروں سے بدتر فرما دیا اور یہ بھی فرما دیا کہ اطاعت نہیں کرتے حکم نہیں مانتے اس وجہ سے کچھ ترقی بھی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ بھی وہی ہے جو مال چندہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔ اس کی نظر اسی اخبار میں اسی جگہ یوں فرماتے ہیں ’’اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکر ؓ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے‘‘ براہ مہربانی مرزا صاحب کی تحریر اور منشا پر غور فرمائیں۔ یہی کہ سب مرید اپنے گھروں سے سارا کا سارا مال مرزا صاحب کے پاس حاضر کر دیں۔ اور مرزا صاحب جہاں

چاہیں خرچ کریں پھر حضرت ﷺ ’’بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر‘‘ کی شان اور حضرت صدیق ؓ کا علو مرتبہ کی نسبت کا مقابلہ مرزا صاحب اپنے ساتھ کرتے ہیں۔ صرف لفاظی۔

اب میں وہ آیت شریفہ انّ فی ھذا لبلٰغا لقوم عٰبدین. جو آپ نے اپنی معیار صداقت کی پیشانی پر عبرتاً لکھی ہے پیش کرتا ہوں۔ جس کی بابت عرض کیا گیا تھا کہ بعد میں عرض کروں گا۔ جو آپ کے نہایت ہی قابل غور اور توجہ ہے اس پیشن گوئی الٰہی پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے سے آفتاب کی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ اسلام کی صداقت حضرت رسول اکرم ﷺ کی رفاقت و صداقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صداقت و اطاعت حضرت امام اعظم ؒ اور ان کے مذہب کی صداقت اور ان کے مقلدین اور پیروں کی صداقت اسی پیشن گوئی و دیگر آیات مشمولہ میں خداوند کریم نے فرمائی ہے اور قوم عابدین میں شمار کرنا خداوند تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہے۔ مصرعہ

ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

اب آپ کے لئے پوری آیات شریف کو لکھ کر پیش کرتا ہوں کہ پھر ان کے معنی اور تفسیر کروں گا۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ اگر کوئی اور بات نہ آ گئی تو عریضہ کو ختم کروں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصٰلحون۝ ان فی ھذا لبلٰغا لقوم عٰبدین۝ وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین۝ (سورہ انبیا پارہ ۱۷)۔ ترجمہ: اور تحقیق ہم نے زبور (لوح محفوظ) میں ذکر اور نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ تحقیق اس میں قوم عبادت کرنے والی کو البتہ مطلب پر پہنچا دینا ہے۔ یہ اس لئے کہ (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام عالموں کی رحمت ہی کے واسطے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

تمام تفاسیر اسلامی میں الارض کے معنوں سے دو مطلب لئے ہیں۔ ایک تو ارض بہشت کی زمین سے مراد ہے۔ دوسرا الارض سے ارض بیت المقدس ہے جو اس وقت اہل کتاب کا کعبہ ہے۔ مراد ہے۔ بہشت کی زمین کا وارث ہر ایک مسلمان تابعدار پیغمبران علیہم السلام ہو سکتا ہے۔ لیکن زمین بیت المقدس کا وارث یا مالک یا خلیفہ ہونا کلام الٰہی کی پیشن گوئی کے مطابق اول الذکر مراد سے مرجح ہے۔ تفاسیر جامع البیان، فتح المنان، وغیرہما میں درج ہے کہ سعید بن جبیر و مجاہد وکلبی و مقاتل و ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں زبور سے وہ کتابیں مراد ہیں (تورات، زبور، انجیل، قرآن شریف) جو دنیا میں انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ اور ذکر سے مراد لوح محفوظ ہے۔ جہاں سے یہ کتابیں رسل علیہم السلام کے پاس بذریعہ وحی الٰہی پہنچیں۔ اور ارض سے ارض مقدسہ بیت المقدس اور ملک شام مراد ہیں۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ لوح محفوظ اور تمام کتب الٰہی میں خداوند تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ملک شام اور بیت المقدس کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ اگر آپ کو میرے ترجمہ اور معنی یا مراد میں کوئی شک ہو تو آپ کتب تفاسیر دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن علاوہ اس کے میں مرزا صاحب کا ہی ترجمہ جو انہوں نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں فرمایا ہے۔ لکھ دیتا ہوں تا کہ آپ کو شک نہ رہے۔ اور مزید اطمینان ہو جائے۔ وھوھذا۔ **ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون** [۲] ترجمہ: ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھا ہے کہ جو

---

[۱] ملک شام الخ مرزا صاحب نے بھی اپنی براہین احمدیہ میں یہ لکھا ہے۔ و ھوھذا خدا نے کہا تھا کہ میں ارض شام کو عیسائیوں کے قبضہ سے نکال کر مسلمانوں کو اس زمین کا وارث کروں گا دیکھو اب تک مسلمان ہی اس زمین کے وارث ہیں۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۳۔

[۲] الصالحون ...... رسم الخط قرآن شریف کے خلاف ہے۔

نیک لوگ ہیں وہی زمین کے وارث ہوں گے یعنی الارض شام کے۔ (زبور ۳۷) بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۷۔

لیجئے مرزا صاحب نے یہاں کتاب زبور باب ۳۷ کا یہی حوالہ دے دیا ہے کہ اس کے مطابق ملک شام کے وارث اور مالک نیک بندے اس پیشن گوئی کے مطابق ہوں گے میرا دعویٰ کہ تورات، زبور، انجیل، کتب الہامی میں قرآن کریم کے مطابق یہ پیشن گوئی موجود ہے۔ اگر میں سب عبارات مذکورات کو لکھوں۔ تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے لیکن تاہم ایک ایک عبارت ہر ایک کتاب کی لکھ دیتا ہوں کہ آپ اس پر غور فرمائیں۔

تورات کتاب پیدائش باب ۱۷

۱۔ تب ابرام منہ کے بل گرا۔ اور خدا اس سے ہمکلام ہوا۔ بولا کہ دیکھ میں جو ہوں میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا۔ اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایا جائیگا تیرا نام ابرہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھ کو بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا ہے میں تجھے بہت آبرومند کرتا ہوں اور قومیں تجھ سے پیدا ہوں گی اور بادشاہ تجھ سے نکلے گے۔ اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ان کی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہوں گا اور میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان [۱] (بیت المقدس ملک شام) تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو۔ پھر خدا نے ابرہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں۔ میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسلوں کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔

---

[۱] قرآن شریف میں بھی اس کی تصدیق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ولقد اتینا ال ابراھیم الکتب والحکمۃ واتینھم ملکا عظیما۔ ﴿النساء﴾

بلفظہ آیت ا سے ۱۱ تک۔

۲۔ یسعیاہ نبی کی کتاب (تورات) باب ۵۲۔ آیت ایک۔

جاگ جاگ اے صیہون، بیت المقدس اپنی شوکت پہن لے اے یروشلم مقدس (بیت المقدس) شہر اپنا بھڑکیلا لباس اوڑھ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہوگا۔ بلفظہ زبور باب ۳۷۔ آیات ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۲۲۔ ۲۹۔

۳۔ بدکار کاٹ ڈالے جائینگے لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے۔ ایک تھوڑی مدت ہے کہ شریر نہ ہوگا۔ تو غور کرکے اس کا مکان ڈھونڈیگا۔ اور وہ نہ ہوگا لیکن وے جو حلیم[1] ہیں زمین کے وارث ہوں گے۔ جن پر ان کی برکت ہے زمین کے وارث ہوں گے اور بہت سی راحت پا کر خوش دل ہوں گے۔ صادق زمین کے وارث ہوں گے۔ اور ابد تک اس پر بسیں گے۔ بلفظہ

انجیل متی باب ۵۔ آیت ۵

۴۔ مبارک وے جو حلیم ہیں کیونکہ وے زمین کے وارث ہوں گے۔ بلفظہ

نوٹ راقم: اور بہت سی عبارات کتب اہل کتاب کے موجود ہیں طوالت کی وجہ سے درج نہیں کی گئیں۔ ان تمام احکامات، پیشن گوئیاں سابقہ و قرآن شریف سے صرف ثابت ہے کہ بیت المقدس ملک شام کے مالک اور وارث خدا کے نیک اور صالح بندے ہوں گے اور ابد تک اس پر بسیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پیشن گوئی کے مطابق بیت المقدس ملک شام کے مالک اور وارث کب سے کون لوگ ہیں۔ انکا طریق کیا ہے؟ مذہب کیا ہے؟ اور پہلے لوگوں کا کیا تھا؟ اور اس پیشن گوئی کی صداقت کس طرح پر ہے؟ تواریخ میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفہ راشد عمرؓ کے زمانہ میں ملک شام

---

[1] رحماء بینھم ۔ الآیۃ ۔ کے مصدق ۔ سورہ فتح

بالخصوص بیت المقدس کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ اس وقت ایک شخص ارطیون نامی ہرقل بادشاہ کی طرف سے بیت المقدس یا یروشلم کا عامل تھا۔ محاصرین میں حضرت عمر عاص، حضرت ابو عبیدہ، حضرت یزید ابن ابی سفیان اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ عرصہ تک جب بیت المقدس فتح نہ ہوا تب ارطیون نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ ناحق کوشش کر رہے ہو جس شخص کے ہاتھ پر فتح ہونا بیت المقدس کا ہماری کتابوں میں لکھا ہے اس کا حلیہ تم لوگوں میں سے کسی کا نہیں ملتا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین عمرؓ کو خبر دی گئی کہ وہ مدینہ منورہ سے اکیلے معہ غلام شتر سرخ پر سوار ہو کر بیت المقدس میں تشریف فرما ہوئے۔ تب ارطیون عامل نے بلا حیل وحجت حلیہ سے شناخت کرکے دروازے شہر کے کھول دیئے۔ با آواز بلند کہا کہ بیت المقدس میں داخل ہو جائیے اکالید شہر حوالہ کردیں۔ تب آیت شریف (یقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم) (سورۂ مائدہ) یعنی اے قوم (صالحین) بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ جس کی وراثت خداوند تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے۔ کہ پوری تصدیق ہوئی اور اسی آیت شریفہ کی تصدیق کتاب تورات میں حضرت عمرؓ کی فتح کی بابت ہوتی ہے۔ چنانچہ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۶ آیت ایک و دو میں اس طرح لکھا ہے تم دروازے کھولو تاکہ راستباز قوم جس نے صداقت کو حفظ کر رکھا ہے۔ اندر آوے[1]۔ بلفظہ

الغرض یہ بیت المقدس ارض مقدسہ ملک شام حضرت عمرؓ کے وقت سے بموجب پیشن گوئی لوح محفوظ، تورات، زبور، انجیل، قرآن شریف کے فتح ہو کر اہل اسلام کے قبضہ اور وراثت اور ملکیت میں ہے اور تا قیامت اسی طرح رہے گا۔ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ خدا سے کون زیادہ سچا ہے۔ جب یہ ثابت ہوگیا کہ بیت المقدس و ملک شام

---

[1] ایمان کو دکھ ہوتا ہے کہ اس جگہ تورات میں حلیہ مفصل حضرت عمرؓ کا لکھا ہوا تھا اور بعد میں تحریف کی گئی۔ ۱۲ امنہ

مسلمانوں کی وراثت میں اس وقت ۱۳۲۸ھ موجود ہے پھر دیکھنا یہ ہے کہ اہل اسلام میں جو تہتر فرقے بیان کیے جاتے ہیں (خواہ سوا پانچ چار کے معدوم ہیں) ان میں سے کس فرقہ کے قبضہ اور وراثت میں ہے۔ (مذاہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مقلدین کا فرقہ ایک ہی ہے اور یہی اہل اسلام میں اہلسنّت و جماعت ہے) یا اہلسنّت و جماعت کے قبضہ اور وراثت میں ہے یا کسی دیگر فرقہ شیعہ، خارجی، معتزلہ، دہریہ، نیچری، غیر مقلد، وہابی، بابی، مرزائی، احمدی، چکڑالوی وغیرہم میں سے کس کے قبضہ میں ہے۔ جواب اس کا صحیح طور پر یہی ہے کہ اہلسنّت و جماعت کے قبضہ میں ہے اور اہلسنّت و جماعت کے مذاہب اربعہ میں سے یہی بالخصوص کس مذہب والے کے قبضہ میں ہے اس کا جواب بھی آنکھوں کے سامنے یہی ہوگا۔ کہ مذہب حضرت سراج الائمہ امام اعظم ؒ کے مقلدین کے قبضہ اور وراثت میں ہے کیونکہ حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ جس کی وراثت اور قبضہ میں بیت المقدس اور ملک شام اس وقت ہے وہ مقلدین حضرت امام اعظم ؒ میں سے ہیں بس اس سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ خداوند تعالیٰ کی پیشن گوئی عبادی الصلحون میں حضرت نعمان بن ثابت امام ابوحنیفہ ؒ اور ان کے مقلدین ہیں اور یہی لوگ قیامت تک بموجب پیشن گوئی قرآن شریف و کتب سابقہ و لوح محفوظ کے ملک شام اور بیت المقدس کے مالک اور وارث ہوں گے۔ اور اسی پر ہمارا تہ دل سے ایمان ہے۔ اور اسی امر کے متعلق ایک لطیف نکتہ اسرار الٰہیہ میں سے ہے۔ جس کو مولانا حضرت امام یعقوب اسحاق رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۸ھ نیشاپوری نے اپنی کتاب ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب میں درج کیا ہے وہ یہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے نام کے حروف چار ہیں اسی طرح حضرت رسول اکرم ﷺ کے نام مبارک محمد ﷺ[1] کے بھی چار ہی حروف ہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔

---

[1] اس میں ایک اور بھی نکتہ اسرار الٰہیہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ اور کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور تصدیق رسالت محمد رسول اللہ ﷺ پاک اوصاف بے نقطہ ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ منہ

اوّلاً۔ جس طرح سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح تصدیق رسالت محمد رسول اللہ ﷺ کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

ثانیاً۔ جس طرح سے محمد رسول اللہ ﷺ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق (ؓ) کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

ثالثاً۔ جس طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق (ؓ) کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت عمر ابن الخطاب (ؓ) کے نام کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔

رابعاً۔ پھر اسی طرح سے حضرت عثمان ابن عفان (ؓ) کے نام کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

خامساً۔ پھر جس طرح سے حضرت عثمان ابن عفان (ؓ) کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت علی بن ابی طالب کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔ انتہیٰ۔

اس کے بعد خاکسار راقم الحروف کہتا ہے۔

سادساً۔ پھر اسی طرح سے حضرت نعمان ابن ثابت (ؒ) کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

سابعاً۔ جملہ آیت شریف ان الارض یرثھا کے بھی بارہ حروف ہیں۔

ثامناً۔ اسی طرح دیگر جملہ آیت عبادی الصلحون کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

تاسعاً۔ اسی طرح سے بیت المقدس جس کا نام المسجد الاقصیٰ ہے اور دوسرا نام الارض المقدسہ ہے جس کی وراثت کی پیشن گوئی ہے ان کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

عاشراً۔ اسی لحاظ سے جو اس وقت مالک و وارث اس بیت المقدس اور ملک شام کے ہیں ان کا لقب امیر المومنین حضرت سلطان روم ہے اور اہلسنّت و جماعت[1] ہیں ان کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔

ان تمام مناسبتوں کو آیت شریف قرآنی **تلک عشرۃ کاملۃ** پوری

---

[1] اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے علی ھدی من ربھم یہی لوگ ہدایت یافتہ خدا کی طرف سے ہیں اس کے بھی بارہ ہی حروف ہیں اور آیت صراط المستقیم کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

کرتی ہے۔ اور مزید لطف یہ ہے کہ اس آیت شریفہ کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔

الحمدللہ علی احسانہ. شاید آپ یہ خیال مبارک میں لاویں کہ ایسی مناسبتیں کسی غیر اسلامی یا غیر اہلسنت وجماعت کے نام پر بھی عائد ہوجائیں تو پھر اس کا جواب کیا ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ مناسبت واقع کے برخلاف ہو اور پیشن گوئی کے پہلو کو لئے ہوئے نہ ہو محض وہی حروف کی مناسبت ہو تو وہ اس پیشن گوئی کی تمام مناسبات کی ناسخ نہیں ہوسکتی اور نہ اس کا کچھ اعتبار ہوگا۔ مثلاً اگر آپ یہ کہیں کہ حکیم نورالدین کے بھی بارہ ہی حروف ہیں اور وہ آجکل خلیفۃ المسیح بھی ہے کیونکہ اس مناسبت اور پیشن گوئی میں داخل ہیں۔ میں نہایت افسوس سے کہوں گا کہ یہ مناسبت واقع موجودہ کے برخلاف اور بالکل برخلاف ہے کیونکہ ملک شام اور بیت المقدس حکیم نورالدین کے ہم مذہب کی وراثت میں نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ اب ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ پھر یہ بارہ حروفی مناسبت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ غرضیکہ پیشن گوئی قرآن مجید اور کتب الہامی سابقہ اور لوح محفوظ سے یہ ثابت کر تھا کہ اس کے مطابق کون لوگ حق پر ہیں۔ کون ایماندار حلیم اور صالح ہیں۔ کون عبادی الصلحون میں داخل ہیں۔ سو اس پیشن گوئی سے اظہر من الشمس ثابت ہوگیا کہ مذہب اہلسنّت وجماعت مقلدین بالعموم اور مقلدین امام اعظم رضی اللہ عنہ بالخصوص اس پیشن گوئی میں داخل ہیں۔ اور اس میں ذرہ بھر بھی شبہ کی گنجائش نہیں کہ امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امام ابوحنیفہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب مقبول الٰہی اور ارادہ الٰہی میں اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی پسندیدگی میں داخل ہے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی وہ شان اعلیٰ اور ارفع تھی کہ دوسرے کسی مجتہد علیہ الرحمۃ کو عطاء نہیں ہوئی۔ اور قرآن فہمی اور ملکہ و استنباط مسائل فقہیہ اور احادیث کے صحیح مفہوم کا ادراک کسی کو ان کے برابر حاصل نہ تھا۔ اور عرفان الٰہی میں کامل اور اکمل تھے۔ اور اسی لئے خداوند کریم کے ارادہ کے مطابق ان کے مذہب میں وسعت

ایسی ہوئی کہ روم، شام، عرب اور عجم، مشرق ومغرب، شمال وجنوب میں مذہب احناف کا پھیل گیا۔ مختصراً۔

مولوی صاحب شاید میری اس تحریر کو نامعتبر یا حسن ظنی پر محمول فرمائیں۔ اس لئے مجھے ضروری ہوا کہ میں اس تحریر کی تصدیق مرزا صاحب کی دستاویزات سے ہی نکال کر پیش کروں تاکہ آپ کو اطمینان ہوجائے۔ لیجئے سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

(۱) امام بزرگ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض تابعین کو بھی دیکھا تھا۔

نوٹ راقم: مرزا صاحب سے صحابہ کی بجائے تابعین کا لفظ لکھا گیا معلوم ہوتا ہے یہ کاتب کی غلطی ہے۔

(۲) امام بزرگ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو علاوہ کمالات علم آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآن میں یدطولیٰ تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی پر خدا تعالیٰ رحمت کرے انہوں نے مکتوب صفحہ ۳۰۷ میں فرمایا ہے کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنے والے مسیح کے ساتھ استخراج مسائل قرآن میں ایک روحانی مناسبت ہے۔ بلفظہ الحق جلد اول نمبر ۴ صفحہ ۱۰۰ مباحثہ لودیانہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء پنجاب پریس سیالکوٹ۔

(۳) اصل حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم وفراست میں آئمہ ثلاثہ باقیہ (امام مالک، شافعی، حنبل رحمۃ اللہ علیہم) سے افضل واعلیٰ تھے۔ خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت وعدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے۔ اور انکی قدرت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد اور استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔ بلفظہ مرزا صاحب کا ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۵۳۰ و ۲۶۵ طبع ثانی۔

(۴) اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت ہذا کو لیجئے مولوی صاحب! مرزا صاحب کی تحریر سے بھی حقانیت مذہب مقلدین امام اعظم ؒ بموجب پیشن گوئی قرآن شریف اور کتب الہامی سابقہ سے ثابت ہوگئی۔ نیز تقلید شخصی جناب حضرت امام مقدس ؒ کی۔ خداوند کریم توفیق ہدایت فرمائے۔ آمین۔

اب میں مسلمانوں اور مرزائی احمدیوں کا فرق آپ کو دکھلاتا ہوں مختصراً پھر عریضہ کو ان شاء اللہ تعالیٰ ختم کروں گا۔

مسلمانوں اور مرزائی احمدیوں میں فرق تمیز

بہت طول طویل بحثوں کا نہایت مختصراً خلاصہ عام فہم صرف دو امور اس طرح پر ہیں۔

اوّل: مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت اور رسالت کا کیا جو قرآن کریم سے مخالف ہے اور اس دعویٰ کے منکر کو کافر بے ایمان، لعنتی جہنمی، خارج از اسلام وغیرہ وغیرہ لکھا ہے۔ اور اس دعویٰ کو مرزائیوں نے قبول کر لیا۔ اور ویسے ہی انہوں نے بھی مسلمانوں کو لکھا۔

دوم: توہینات انبیاء علیہم السلام۔ یہ دونوں امر اصولاً اور نصاً قطعاً خلاف اسلام ہیں۔ اور ادلہ اربعہ (قرآن شریف، احادیث شریف، اجماع امت، قیاس مجتہدین) سے ثابت ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر اور مرتد ہے جس پر فتاویٰ عرب اور عجم بھی شاہد ہیں۔ دعاوی نبوت تو مختصراً عرض ہو چکے ہیں۔ لیکن توہینات انبیاء علیہم السلام میں نے نمبروار اپنی کتاب

ل سوالات کے جوابات منجانب مولوی نورالدین خلیفہ مرزا جی قادیانی۔ سوال ۴: مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے۔ (۴) مرزا صاحب کے نزدیک اسلام کے فرقہ ہائے مختلفہ میں سے وہ کونسا گروہ ہے جس میں خود بھی مرزا صاحب داخل ہیں اور اس کے اصول کے موافق لوگوں کو ہدایت فرماتے ہیں۔

(کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی) میں مرزا صاحب کی کتب سے نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی ہیں مگر میں صرف دو ایک ہی یہاں پر آپ کی توجہ اور غور کے لئے لکھتا ہوں۔ لکھنے سے پہلے خدا سے ڈرتے ہوئے ؏ نقل کفر کفر نباشد لکھ دیتا ہوں تاکہ خداوند کریم اس نقل کرنے پر بھی اخذ نہ کرے اور معاف فرمائے۔ آمین۔

دیکھئے مرزا صاحب حسب ذیل فرماتے ہیں:

۱۔ مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں حضرت آدم ماں اور باپ دونوں نہیں رکھتے تھے۔ اب قریب برسات آتی ہے۔ باہر جا کر دیکھئے کہ کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بلفظہ جنگ مقدس مرزا صاحب کا صفحہ ۷، ۲۲ مئی سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک فرمایئے! اس میں حضرت مسیح ؑ کی پیدائش برساتی کیڑے مکوڑوں کے برابر ہے یہ ان کی کس قدر توہین ہے۔ اور خلاف قرآن کریم فرماتے ہیں۔ میری نگاہ میں حضرت مسیح ؑ کا بے باپ پیدا ہونا کچھ عجوبہ بات ہی نہیں اس میں نہ مرزا صاحب کو خدا کا خوف ہوا نہ کلام الٰہی پر ایمان رہا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ ولنجعله آية للناس ورحمة منا یعنی ہم نے حضرت مسیح ؑ کی پیدائش بلا باپ کو لوگوں کے لئے معجزہ اور عجوبہ نشان بنایا ہے وجعلناها وابنها اية للعلمين یعنی ہم نے حضرت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کو تمام عالموں کے لئے معجزہ اور عجوبہ نشان بنایا ہے۔ اور پھر تیسری جگہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وجعلنا ابن مريم وامه اية اور بنایا ہم نے حضرت عیسیٰ ؑ اور ان کی ماں مریم (علیہما السلام) کو ایک معجزہ اور عجوبہ نشان۔

آپ خدا کے لئے غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضرت عیسیٰ ؑ کی پیدائش بلا باپ کو ایک معجزہ اور عجیب نشان فرما رہا ہے اور تمام جہانوں کے لئے ہمیشہ کے لئے ایک نہایت عجوبہ بات ہے لیکن افسوس! مرزا صاحب کی بیباکی کو ملاحظہ فرمایئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے برسات میں کیڑے مکوڑے بے ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ گویا مرزا صاحب کی ایسی اعلیٰ نگاہ ہے کہ ان کی نگاہ میں قرآن کریم بھی نعوذ باللہ کوئی عجوبہ بات نہیں یہ سخت توہین قرآن کریم اور حضرت آدم وحوا علیہما السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جو کفر اور ارتداد سے بھی بڑھ کر ہے۔ العیاذ باللہ.

۲۔ مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب بھی آپ نے سوچا ہوگا۔ بلفظہ صفحہ ۱۲، رسالہ نور القرآن ۱۸۹۵ء، ۹۶ء۔

۳۔ یسوع شریر، مکار، موٹی عقل والا[1]، بدزبان، غصہ ور، گالیاں دینے والا، جھوٹا، علمی اور عملی قوی میں کچا، چور، شیطان[2] کے پیچھے چلنے والا، شیطان کا ملہم اس کے دماغ میں خلل تھا۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے انکا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت جدی مناسبت سے تھا۔ بلفظہ ملخصاً۔ از ابتداء صفحہ ۴ تا غایت ۷۔ ضمیمہ انجام آتھم۔ العیاذ باللہ۔ الٰہی غضب۔

۴۔ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ

---

[1] موٹی عقل والا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس شکل انسانی آئے تو فرمایا قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلامًا ذکیا یعنی میں تیرے خدا کی طرف سے آیا ہوں تاکہ تجھے ایک لڑکا پاک اور صاف تیز عقل والا ذہین بخشوں۔ مرزا صاحب ان کو موٹی عقل والا فرماتے ہیں۔ قرآن فہمی خوب۔ منہ۔

[2] شیطان کے پیچھے چلنے والا۔ لیکن قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ ولم یجعلنی جبارًا شقیا. والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے سرکش نافرمان پیدا نہیں کیا۔ اور مجھ پر سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا تھا اور جس دن مروں گا۔ اور جس دن پھر زندہ کیا جاؤں گا۔ منہ

علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ بلفظہ مرزا جی کی کتاب تقویۃ الایمان کا حاشیہ صفحہ ۶۵۔ الٰہی توبہ۔

میں کہتا ہوں کہ اے خداوند کریم میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے بچا مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو ایسی توہینات اور سب وشتم انبیاء علیہم السلام سے مرزا صاحب نے غضب پر غضب کر دیا ہے۔ دیکھیے اور غور فرمایئے مرزا صاحب کی ایمانداری، نبوت اور رسالت پر کہ کس قسم کی فحش گالیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی ہیں۔ اور قرآن مجید کو نعوذ باللہ پس پشت ڈال کر بالکل اعراض کر دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو قرآن مجید میں فرمایا اس پر غور فرمایئے۔ وہ یوں ہے۔

(الف) جب حضرت مریم علیہا السلام کو معجزہ کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا ہو گئے۔ اور وہ ان کو اٹھا کر اپنے گھر کو تشریف لائیں تو لوگ یوں بولے قالوا یمریم لقد جئت شیئًا فریا. یا اُخت ھرون ما کان ابوک امرا سوءٍ وما کانت اُمک بغیا. یعنی وہ لوگ مریم علیہا السلام کو دیکھ کر کہنے لگے اے مریم (علیہا السلام) تحقیق لائی تو ایک عجیب چیز اے ہارون کی بہن تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی اس آیت شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی کی طہارت اس وقت منکروں، کافروں، یہودیوں نے بھی تصدیق کی تھی یہ بات صریح ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی دادی نہ تھی۔ جب کوئی والد ہی نہیں تھا تو کوئی دادی نہیں

---

[1] شراب الخ۔ دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں عیسائی اس شخص (عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں۔ جس نے خود اقرار کیا کہ "میں نیک نہیں" اور جس نے شراب خوری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھا بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگا دے اپنی تمام امت کو اجازت دیدی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔ بلفظہ انجام آتھم کا صفحہ ۳۸: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ العیاذ باللہ.

ہو سکتی۔ قرآن کریم تو حضرت عیسیٰ ؑ کی ثانی کی تعریف فرما رہا ہے اور یہاں تک کہ کفار یہود بھی معترف ہیں۔ لیکن افسوس مرزا صاحب ان لوگوں سے بھی دس ہاتھ اوپر چلے گئے اور قرآن مجید کی کچھ پرواہ نہ کی افسوس!

(ب) پھر اللہ تعالیٰ حضرت مریم علیہا السلام کی نسبت فرماتا ہے اذ قالت الملئکۃ یمریم ان اللہ اصطفک و طہرک واصطفک علی نساء العلمین. یعنی جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھ کو برگزیدہ کیا۔ اور پاک کیا تجھ کو اور برگزیدہ کیا تجھ کو تمام جہان کی عورتوں پر دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی بھی کیسی بزرگی اور طہارت ظاہر فرمائی ہے۔ لیکن افسوس مرزا صاحب کی نظر اور نگاہ میں کچھ نہیں۔

(ج) پھر خداوند کریم فرماتا ہے عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین. یعنی حضرت عیسیٰ ؑ ابن مریم علیہا السلام دنیا اور آخرت دونوں میں نہایت عزت اور آبرو والا ہے اور ان میں سے ہیں جو خدا کے نزدیک عالی رتبہ اور عزت اور بزرگی اور تقرب الٰہی رکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اذ ایدتک بروح القدس. روح القدس سے مدد دیا جاتا تھا۔

لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ وہ شریر تھا، مکار تھا، موٹی عقل والا تھا، بدزبان تھا، غصہ ور تھا، گالیاں دینے والا تھا، جھوٹا تھا، چور تھا، سولی پر چڑھایا گیا تھا نعوذ باللہ منہا. من ھذہ التوھینات والخرافات. کیا قرآن شریف کے مطابق وجیھا فی الدنیا والاخرۃ الآیہ کی یہی تعریف ہے جو مرزا صاحب نے کی ہے؟

(د) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانی سمیتھا مریم وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم. ترجمہ اور کہا (حنہ والدہ مریم نے) تحقیق میں نے نام رکھا اس کا مریم

اور تحقیق میں پناہ میں دیتی ہوں اس کو تیری جناب میں اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے۔ اور پھر فرمایا فتقبلھا ربھا بقبول حسن الایۃ. پھر قبول کر لیا اس دعا کو حنہ کے رب نے اچھی قبولیت کے ساتھ یعنی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کر لیا۔ مریم علیہا السلام اور اس کی اولاد حضرت عیسیٰ ؑ کو تمام وساوس اور شرارت شیطان سے اپنی پناہ میں لے لیا۔ لیکن مرزا صاحب ہیں کہ قرآن مجید سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ؑ شیطان کے پیچھے چلنے والا تھا۔ اور شیطان کا ملہم تھا۔ العیاذ باللہ. آپ غور فرمائیں۔

(ہ) اب میں ایک حدیث شریف بھی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے درج کرتا ہوں تا کہ آپ معلوم کر لیں کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کے مرزا صاحب کیسے سچے عامل ہیں۔ حدیث شریف عن ابی ھریرہ ؓ عن النبی ﷺ قال ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین فیستھل صارخًا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنھا ثم یقول ابو ھریرۃ واقرؤا ان شئتم وَانی اعیذ ھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم. یعنی حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی لڑکا یا لڑکی ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو وقت پیدائش شیطان مس نہ کرتا ہو۔ لیکن حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ ؑ اس سے بری ہیں پھر حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا۔ کہ پڑھو اس آیت شریف کو اگر تم اس بات کی تصدیق چاہتے ہو۔ انی اعیذ ھا بک الایۃ پناہ میں دیتی ہوں مریم اور اس کی اولاد حضرت عیسیٰ ؑ کو وساوس شیطانی سے۔ پس قرآن و حدیث سے متفقًا ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ اور وسوسہ شیطانی سے بحکم الٰہی بری اور پاک ہیں۔ مگر مرزا صاحب نہایت دلیری سے فرماتے ہیں کہ وہ شیطان کے پیچھے چلنے والا تھا اور وہ شیطان کا ملہم تھا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

پھر مرزا صاحب رماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے ان کی پرانی عادت تھی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا عصمت انبیاء علیہم السلام یہی ہے؟ کہ پیغمبران بلکہ رسول اولوالعزم خدا کے حرام کو حلال کریں اور اس کا استعمال کریں آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ الزام کس آیت اور حدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگایا ہے۔ شراب پینا اور قمار بازی کرنا حرام اور شیطانی عمل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن. یعنی شراب پینا اور قمار بازی کرنا حرام اور شیطان کے کاموں میں سے ہے۔ اور جب قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطانی عملوں اور وساوس سے خدا کی پناہ میں ہیں اور شیطان نے اس کو مس ہی نہیں کیا۔ تو پھر یہ الزام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگانا اور کفر اور ارتداد کے درجہ کا امام بننا ہے العیاذ باللہ. تمام کتب عقائد مسلمہ اہل اسلام میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ جیسے حضرت امام الائمہ امام اعظم رحمہ اللہ اپنی کتاب فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ والانبیاء علیہم السلام کلهم معصومون عن الصغائر والکبائر والکفر والقبائح یعنی تمام انبیاء علیہم السلام تمام صغائر کبائر گناہ اور کفر اور برائیوں سے معصوم ہیں۔

ہاں! شاید آپ کا خیال ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کتاب الہامی انجیل کے پابند تھے شاید اس میں شراب کا پینا اور جوا کھیلنا جائز ہو۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ کسی الہامی کتاب میں ایسا نہیں لکھا۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام توریت موسیٰ علیہ السلام کے پابند تھے۔ انجیل شریعت کی کتاب نہیں ہے۔ بہرحال حضرت توریت کے احکام کے پابند تھے۔ توریت کے مطالعہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ شراب کی اس میں بالکل ممانعت ہے۔ جیسے توریت گنتی باب ۶ آیت ۳ میں لکھا ہے۔

(الف) تو چاہیے کہ وہ مے سے اور نشے کی چیزوں سے پرہیز کرے اور مے کا یا شراب کا

کوئی سرکہ نہ پیوے اور انگور کا سرکہ ہرگز نہ پیئے۔ بلفظہ توریت مندرجہ بالا۔

(ب) سو اب خبردار رہو اور مے یا نشے کی کوئی چیز نہ پیجیو[1]۔ وہ کوئی ایسی چیز تاک (انگور) سے پیدا ہوتی ہے نہ کھائے اور مے یا کوئی نشہ نہ پیئے۔ بلفظہ (قاضیوں باب ۱۳۔ آیت ۴۔۱۴)

لیجئے! توریت سے بھی ظاہر ہے کہ عوام الناس کو یہی حکم ہے کہ شراب کوئی نہ پیئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اولوالعزم رسول ہیں۔ جن کی شان اور قرب الٰہی میں اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ مرزا صاحب کا ان پر عداوتاً بہتان اور افترا ہے۔

التماس

مولوی صاحب مکرم! اب میں اپنے عریضہ کو ختم کر کے نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے جو کچھ اس عریضہ میں لکھا ہے خالصاً لمرضات اللہ لکھا ہے۔ جہاں تک ہو سکا ہے میں نے ادب کو نہایت ملحوظ رکھا ہے کوئی لفظ یا جملہ ایسا نہیں لکھا کہ جس میں کوئی رنج دہ امر ہو۔ لیکن تاہم اگر آپ کے خیال میں کہیں ایسا نہ ہوا ہو تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے معاف فرمائینگے نیز بوجہ عدیم الفرصتی تحریر عریضہ میں کسی قدر توقف ہوا ہے خواستگار معافی ہوں۔

بعض جگہ مرزا صاحب کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ وہ عمداً ایسا کیا گیا ہے تاکہ آپ کے مطالعہ کتب مؤلفہ مرزا صاحب کی کیفیت بھی معلوم ہو جائے۔ ہاں کسی اندراج کے انکار پر حوالہ کتاب مع صفحہ وسطر عرض کر دیا جائیگا۔

---

[1] (الف) احبار باب ۱۰ آیت ۸ پر خداوند نے خطاب کر کے ہارون کو فرمایا کہ جب تم جماعت کے خیمے میں داخل ہو تو تم مے یا کوئی چیز جو نشہ کرنے والی ہو نہ مت پیجیو اور نہ تیرے بیٹے ہو کہ تم مر جاؤ اور یہ تمہارے لئے تمہارے قرنوں میں ہمیشہ تک قانون ہے تاکہ تم حلال اور حرام اور پاک اور ناپاک میں تمیز کرو اور تاکہ تم سارے احکام جن کو خداوند نے موسیٰ کے وسیلے سے تم کو فرمایا ہے بنی اسرائیل کو سکھاؤ۔ اوقا۔

ایک یہ بھی عرض ہے کہ اس عریضہ کے پہنچنے پر آپ غور فرما کر اگر کچھ لکھنا چاہیں تو اس کی اطلاع نیازمند کو بھی ہونی چاہیے تاکہ اس تحریر کا انتظار کیا جائے اور آپ کی تحریر کے بعد اگر آپ چاہیں تو مجھے اطلاع بخشیں تاکہ اس کو طبع کروا دیا جاوے اور عوام بھی کچھ استفادہ حاصل کریں۔ جہاں تک ہوسکے تعجیل فرمائیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ اے خداوند کریم یا مقلب القلوب تو ہی ہدایت کرنے والا ہے ہر ایک کی ہدایت تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو ہی علیم بذات الصدور دلوں کے حالات جاننے والا ہے۔ تیرے ہی قبضہ قدرت میں ساری باتیں ہیں تو ہی نیتوں کا مالک ہے تو ہی سیدھے راستہ پر چلانے والا ہے۔ جس نیت سے میں نے یہ عریضہ اپنے دوست کی خدمت میں لکھا ہے وہ محض خیر خواہی سے ہے بہ طفیل حضرت رسول اکرم ﷺ اس میں نیک اثر پیدا کر۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب امین امین. یا رب العلمین. صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین.

یکم جمادی الاول ۱۳۲۸ھ

راقم آثم خاکسار اضعف من عباد اللہ الصمد

فضل احمد عفا اللہ عنہ بقلم خود از لودیانہ

ضمیمہ عریضہ باسمہ سبحانہ

جب میں اپنے خط کو ختم کر چکا اس کے بعد ایک رسالہ دین الحق یا ہمارا مذہب مؤلفہ قاسم علی صاحب اڈیٹر الحق دہلی مرزائی احمدی کو دیکھنے میں آیا جو انہوں نے اپنے خلیفۃ المسیح امیر المرزائین واحمدئین حکیم نورالدین صاحب کے نام پر کیا ہے (گو ان کی منظوری کی

کوئی علامت اس پر نہیں ہے) افضل المطابع دہلی میں طبع ہوا ہے۔

اللہ! اللہ! دنیا کس دھوکہ اور فریب کی رو گئی ہے کس کس پیرایہ میں بندگان خدا کو دھوکہ دیا جاتا ہے دنیاوی کاروبار کا تو کیا حساب دینی معاملات میں ایسے ایسے کارنمایاں دکھلائے جاتے ہیں۔ جس سے شیطان بھی اپنی جماعت میں نہایت حیران اور پریشان ہے۔ اس رسالہ میں مؤلف نے ایسی کھیل کھیلی ہے کہ ناواقفوں کے لئے جنہوں نے مرزائی مشن کی سیر نہیں کی جنہوں نے ان کے ہاتھوں کے کرتب نہیں دیکھے ان کے الو بنانے میں ایک ذرہ بھر بھی کسر نہیں رکھی۔ مثال کے طور پر میاں ابو یوسف محمد الدین صاحب خوشنویس (جو کسی زمانہ میں دہلی میں میرے دوست تھے) کو دیکھئے کہ رسالہ کے لکھتے لکھتے ہی بلا دیکھنے کسی دیگر کتاب یا تصدیق کے خوشنویسی کے ساتھ خوش اعتقادی میں آ کر جھٹ مرزائی مشن پر ایمان لے آئے اور اسلام سے جدا ہو گئے۔ کیونکہ مؤلف صاحب کا کید اس رسالہ میں ایسا ہے گویا زہر ہلاہل کی طرح اثر کرنے والا ہے بالخصوص ناواقفوں کے لئے۔ اے خداوند کریم تو ایسے ایسے دھوکہ بازوں کا منتقم حقیقی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تو اپنا کام کر کے ہی رہیگا۔ ایسے درخت کے لئے ایسے شاخوں سے ایسے ایسے پھل پیدا ہونا غیر ممکن نہیں مؤلف صاحب کی وہ مثال ہے کہ کسی شخص نے کسی مولوی سے کہا کہ تم لوگ ہم کو ہمیشہ نماز پڑھنے کی تاکید کرتے ہو۔ لیکن خدا تو قرآن شریف میں کہتا ہے لا تقربوا الصلوۃ کہ نماز مت پڑھو (العیاذ باللہ) مولوی صاحب نے کہا کہ میاں! اسکے آگے وانتم سکری بھی تو

---

[1] میں نے ماہ دسمبر .....۱۹ء میں اپنے ..... منشی محمد الدین صاحب خوشنویس دہلی کو اس معاملے میں خط لکھا ان کا جواب جو آیا وہ حسب ذیل ہے۔ الحمدللہ علی احسانہ کہ میرے دوست کو خدا نے اس دھوکے سے بچایا۔ از کوچہ چیلان مسجد کالیان فیض بازار دریا گنج دہلی۔ بخدمت محسن مخدوم قاضی مولوی فضل احمد صاحب انسپکٹر پولیس لودیانہ صاحب۔

پڑھو۔ اس نے کہا تمام قرآن شریف پر تمہارے باپ نے بھی عمل نہ کیا ہوگا ہم سے کیسے ہو سکتا ہے۔

اعنی مؤلف صاحب نے اس رسالہ میں وہ پرانی عبارات مرزا صاحب کی کتابوں کی نقل کی ہیں یا کسی نئی کتاب سے کوئی ایسی عبارت نقل کردی ہے۔ جو کسی قدر اسلام کے عقائد کے مطابق تھی۔ لیکن وہ تمام عبارات اور عقائد مرزا صاحب کے ترک کر دیئے ہیں جو ان کے بعد کے لکھے ہوئے ہیں مؤلف صاحب نے مرزا صاحب کے انتقال کے بعد عوام ناواقفین کے جتلانے کی کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب پر جو فتاوی عرب و عجم کے کفر و ارتداد کے لگے ہوئے ہیں صحیح نہیں ہیں۔

مؤلف صاحب نے اول تو اس رسالہ میں مسلمانوں کو بدتہذیبی سے گالیاں دی ہیں اور پانچ قسم کے مسلمانوں کے گروہ مقرر کر کے ان کو یہودی صفت علماء سراسر نابکار یہودیانہ روش، بے حیائی کی کوشش کرنے والے، صوفیاء زمانہ کے مغرور وہ کسی مرض کی دوا ہی نہیں وغیرہ نے مرزا صاحب پر اعتراضات کئے ہیں۔ پھر مؤلف صاحب لکھتے ہیں میرے محترم بزرگ احمدی اصحاب اس حصہ کو پڑھ کو خوب یاد کرلیں اور جب کوئی بہتان و افترا اپنے پیارے امام مسیح علیہ السلام کے مذہب وعقائد کے متعلق کسی نااہل سے سنیں تو فوراً یہ رسالہ پیش کر کے اس کا دم بند کردیں۔ میں نے اس کام کے لئے تمام تصانیف شریفہ وتقاریر لطیفہ حضرت اقدس کو اول سے آخر تک پڑھ جا کر میں اس ناچیز خدمت کو انجام دینے پر آمادہ ہوا۔ بلفظہ صفحہ ۱۵۲۔

پھر اخیر کے اول صفحہ پر ''احمدی احباب سے اپیل'' کے عنوان سے لکھا میں آپ صاحبان سے اپیل کرتا ہوں آپ بجالانے کی پوری کوشش فرماویں وہ یہ ہے کہ اس رسالہ کا ایک نسخہ ہر ایک احمدی اپنے پاس رکھے (اچھی تجارت ہے) جو کہ وقت ضرورت ایک سخت

سے سخت دشمن کے لئے کاری حربہ کا کام دیگا۔ بلفظہ

میں آپ کو چند باتیں بطور نمونہ مختصراً دکھلانا چاہتا ہوں جس سے مؤلف صاحب کا دھوکا اور عمداً ان عبارات کو جو مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہیں درج نہ کرنے سے ظاہر ہوگا۔ اور یہ کاری حربہ جو دشمنوں کے لئے تیار کیا ہے مرزا صاحب کے ہی الہاموں اور پیشن گوئیوں کی طرح انہیں پر الٹ کر کام تمام کردیگا اگر میں چاہوں تو ایک ایک تحریر کے خلاف مرزا صاحب کی ہی تصانیف سے پیش کردوں۔ لیکن میں افسوس کرتا ہوں کہ پہلے ہی سے عریضہ طویل ہوگیا ہے اور پھر یہ رسالہ پیش ہوگیا۔ اگرچہ بہت سی تحریرات اس رسالہ کے خلاف میرے عریضہ میں آچکی ہیں لیکن اس رسالہ کی حقیقت بھی عرض کردیتا ہوں اور دندان فیل کے اندرونی وبیرونی کی مثال ہی ظاہر ہوجائیگی۔ لیجئے دیکھئے۔

مضمون مندرجہ رسالہ دین الحق عقائد قادیانی	عبارات مرزا صاحب جو خلاف رسالہ دین الحق ہیں
(ا) (الہام) ہمیشہ قرآن شریف کے کامل تابعین کو ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے اور آئندہ بھی ہوگا۔ اور گو وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے۔ لیکن یہ الہام کہ جو آنحضرت ﷺ کے بااخلاص خادموں کو ہوتا ہے یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا۔	(ا) اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے۔ بلکہ جزی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔ بلفظہ الوحی الہامی کتاب توضیح مرام صفحہ ۱۸، ۱۹۔
	(ب) میں جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا

(۲) (**الف**) وید نے اگر آریوں کے دلوں پر اثر ڈالا ہے وہ صرف گالیاں اور دشنام دہی ہے تمام مقدسوں کو فریبی کہنا سب پاک نبیوں کا نام مکار رکھنا دنیا بھر کے بزرگوں کو بجز اپنے تین چار وید کے اور دغاباز اور ٹھگ قرار دینا ان ہی لوگوں کا کام ہے ان لوگوں کے منہ سے بجز بد ظنیوں اور بدزبانیوں کے کبھی کچھ معارف الٰہی کے نکات بھی نکلے ہیں کیا بجز گندی باتوں اور نابکار خیالات یا تحقیر اور توہین اور ٹھٹھے اور ہنسی اور پر شرارت اور بدبودارانہ لفظوں کے کبھی کوئی دقیق بھید معرفت الٰہی کا بھی ان

دعویٰ کیا۔ اور اب میں بوڑھا ہوگیا۔ بلفظہ مرزا صاحب کا انجام آتھم ص ۵۰۔

(**ج**) میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلفظہ پیغام صلح۔ صفحہ ۱۳۔

(۲) (**الف**) میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ ہستی پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل ہو بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخل اور پکش کا داغ لگاتی ہو۔ بلفظہ پیغام صلح صفحہ ۱۵۔

(**ب**) اسی بنا پر ہم وید کو خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں بلفظہ صفحہ ۲۳ پیغام صلح۔ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے پس ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہ بھی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسی کلام کو دی جاوے جو کسی

کی زبان سے سنا گیا ہے ان برتنوں سے کبھی کوئی صفا دلی کا قطرہ بھی مترشح ہوا ہے یا انہوں نے باطنی پاکیزگی میں کچھ ترقی کی ہے ہرگز نہیں سو جو کچھ وید کا اثر ہے سو ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔ بلفظہ صفحہ ۱۴۔ وید کی تعلیم مشرکانہ ہے صفحہ ۴۔

(**ب**) کس ملک میں وید کے ذریعہ سے وحدانیت پھیلی ہوئی ہے یا وہ دنیا کس پر وہ زمین پر بستی ہے کہ جہاں رگ اور یجر اور شام اور اتھروَن نے توحید الٰہی کا نقارہ بجا رکھا ہے جو کچھ وید کے ذریعہ سے ہندوستان میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے وہ تو یہی آتش پرستی، شمس پرستی، بشن پرستی وغیرہ وانواع واقسام کی مخلوق پرستیاں ہیں جس کے لکھنے سے کراہت آتی ہے۔ بلفظہ الہامی کتاب براہین احمدیہ کا صفحہ ۱۴۳۔

مفتری کا کلام ہو۔ پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ بلفظہ پیغام صلح ص ۶۵۔ اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے۔ بلفظہ پیغام صلح صفحہ ۲۵، ۲۶۔

(ج) وید علوم الٰہی اور راستی سے بے نصیب ہیں۔ اس سے وہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتے۔ بلفظہ شحنۂ حق صفحہ ۳۴۔ (د) ہم ناظرین کو یقین دلاتے ہیں کہ ویدوں میں بجز مشرکانہ تعلیم کے کوئی معرفت اور حکمت کا بیان نہیں۔ بلفظہ مرزا صاحب کا شحنۂ حق صفحہ ۳۵۔ (ہ) اب اس روشنی کے زمانہ میں وید کو خدا کا کلام بنانا چاہتے ہیں۔ کوئی کتاب بغیر خدا کی نشانیوں کے خدا تعالیٰ کا کلام کب بن سکتی ہے۔ بلفظہ شحنۂ حق ص ۳۷۔	
(۳) (الف) اب یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت	(۳) اب مرزا صاحب اس کے برخلاف اس الہام کو اپنے پر نازل ہونا فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھ کو الہام ہوا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ان کو کہدے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا کہ خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ بلفظہ دیکھو مرزا

کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ بلفظہ ۸۲ دین الحق۔ (ب) اول ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ترجمہ اگر تم چاہتے کہ محبوب الٰہی بن جاؤ تو محمد ﷺ کی اتباع کرو بلفظہ صفحہ ۱۲۸۔ دین الحق۔	صاحب کا اربعین نمبر۲۔ صفحہ ۵۔۱۴۔۳۲ اور اربعین نمبر۳ کا صفحہ ۲۳ اور ۲۵ اور انجام آتھم صفحہ ۵۲۔ دیگر اکثر کتابوں میں مرزا صاحب نے اس الہام سے اپنی رسالت اور نبوت کو تقویت دی ہے۔
(۴) حسینؓ طاہر مطہر تھا۔ ایک ذرہ بھر کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جاوے جو شخص حسینؓ یا کسی کی جو آئمہ مطہرین میں ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ بلفظہ صفحہ ۸۸، ۸۹۔	(۴) اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ بلفظہ مرزا صاحب کا دافع البلاء صفحہ ۱۳۔ آپ غور کریں کہ یہاں حضرت سید الشہداء امام حسینؓ کی کیسی تحقیر کی گئی ہے۔ اور اپنے تئیں ان سے افضل ٹھہرایا اور اپنے ہی قول سے شقاوت اور بے ایمانی میں آگئے اور اپنے ایمان کو ضائع کر لیا۔
(۵) ایک دفعہ ہمارے ایک دوست نے جو امام (مرزا صاحب) کی محبت	(۵) لیکن میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ میں وہی ہوں اور اس نور میں میرا پودہ لگایا گیا ہے جس نور کا

میں فنا شدہ ہیں آپ (مرزا صاحب) کی خدمت میں عرض کیا کہ کیوں نہ ہم آپ کو مدارج شیخین و حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل سمجھا کریں اور رسول اکرم ﷺ کے قریب مانیں۔ اللہ اللہ اس بات کو سنکر حضرت اقدس (مرزا صاحب) کا رنگ اڑ گیا آپ کے سراپا پر عجیب اضطراب اور بیتابی مستولی ہوگئی۔ آپ نے چھ گھنٹہ[1] تقریر فرمائی۔ جناب شیخین کے فضائل مذکور فرمائے اور فرمایا کہ میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں کا مداح اور خاکپا ہوں جو جزی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پا نہیں سکتا۔ بلفظہ صفحہ ۷، ۸۔

وارث مہدی آخر الزمان چاہئے تھا۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ بلفظہ مرزا صاحب کا اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۱۱۔

نوٹ راقم: آپ براہ مہربانی بغور مقابلہ کرتے جائیں یا یہ تھا کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی جزی فضیلت کو کوئی شخص قیامت تک نہیں پا سکتا یا یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تو کیا درجہ ہے وہ تو بعض انبیاء سے افضل ہیں۔

ع ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا

(۶) (**الف**) ہم گواہی دیتے ہیں وہ خاتم الانبیاء اور تمام رسولوں سے

(۶) تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس مسیح (مرزا صاحب) کے اور کوئی شفیع نہیں۔

---

[1] چھ گھنٹہ تقریر کرنا بالکل جھوٹ ہے۔ ۱۲ منہ

افضل اور گنہگاروں کے شفیع ہیں۔

(**ب**) روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفے ﷺ۔ بلفظہ ص ۱۱۵۔

باستثناء آنحضرت ﷺ کے اے عیسائی مشربو! ربنا المسیح مت کہو دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ بیت۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ بلفظہ دافع البلاء کا صفحہ ۱۳، ۲۰۔

علاوہ اس کے میاں قاسم علی صاحب نے دیگر کتابوں کی عبارتیں بھی نقل کی ہیں لیکن افسوس ان کتابوں کی عبارتوں کو عمداً بغرض دھوکہ دہی نقل نہیں کیا جس میں مرزا صاحب کی عبارتوں میں اختلاف پڑتا تھا۔ یا جس سے ان کی نسبت دروغ گوئی کا الزام آتا تھا۔ یا عبارتوں اور الہاموں پیشن گوئیوں کے متضاد ہونے میں یا کچھ لوگوں کی نظروں بے اعتباری یا کساد بازاری ہوتی تھی اور یہ گمان کرنے کی گنجائش نہیں کہ اتنا سمجھ لیا جاوے کہ میاں صاحب سے کچھ نظر انداز ہو گیا ہوگا۔ یا اس کتاب یا تحریر اور تقریر مرزا صاحب کو آپ نے دیکھا نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے بڑے زور سے یہ لکھا ہے کہ میں نے ابتدائی تحریر براہین احمدیہ سے اخیر تحریر پیغام صلح تک اچھی طرح غور سے پڑھ کر مرزا صاحب کے عقائد کو لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو عقائد مرزا صاحب کے دیگر کتب سے دکھلائے نہیں گئے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے جو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ مثلاً جہاں انہوں نے براہین احمدیہ میں سے ان کے کچھ عقائد ابتدائی لکھے تھے اس جگہ انہوں نے مرزا صاحب کا یہ عقیدہ کیوں نقل نہیں کیا جو صفحہ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۴ وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے اور دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیلاویں گے یہ الہام مرزا صاحب کا الہامی کتاب میں ہے کوئی چون و چرا اس میں نہیں ہو سکتا لیکن اب مرزا صاحب کا

عقیدہ اس کے برخلاف ہے یہی وجہ ہے آپ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ پھر جہاں جہاں مرزا صاحب نے بڑے زور سے دعویٰ نبوت اور رسالت کر کے مسلمانوں کو جو ان کی نبوت کے منکر یا مکفر یا مکذب اور متردد ہیں جہنمی لعنتی اور کافر لکھا ہے اس کو کیوں نقل نہیں کیا جہاں جہاں پیغمبران علیہم السلام اور بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کر کے فحش ماں بہن دادی نانیوں کی گالیاں دی ہیں اور حضرت شیخین امیر المومنین صدیق اکبر و حضرت عمر فاروق و حضرت سید الشہداء ؓ کی سخت تحقیر اور توہین کی ہے اس کو کیوں نقل نہیں کیا۔

سب سے آخر عظیم الشان مرزا صاحب کی پیش گوئی جو ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو چھ ماہ قبل از انتقال خود ایک بڑے لمبے چوڑے اشتہار بنام تبصرہ شائع کی تھی اور اس کی پیشانی پر لکھا تھا کہ ہماری جماعت یادداشت کے لئے اس اشتہار کو اپنے گھر کی نظر گاہ میں چسپاں کریں جس میں علاوہ اس کے اور بہت سی لفاظی تحدی کے تین پیش گوئیاں بڑی تعلّی سے خدا پر افترا کر کے کی ہیں۔

اوّل: الا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک یعنی ہم تم کو ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جو بمنزلہ مبارک احمد ہوگا۔ (جو فوت ہو گیا ہوا ہے) تاکہ دشمن خوش نہ ہو! کہ یہ سمجھے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا تھا وہ زندہ ہے۔

دوم: الہام:۔ دشمن جو کہتا ہے کہ تیری عمر صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک رہ گئی ہے میں ان سب کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر بڑھا دوں گا۔ اور تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہو جائیگا خدا کا وعدہ ہے کہ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے انکا نام و نشان نہیں رہے گا۔ انی مع اللہ فی کل حال میں ہر وقت خدا کے ساتھ ہوں۔

سوم: الہامی پیش گوئی یہ ہے کہ اس ملک اور دوسرے ممالک میں ایک سخت طاعون

آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اس سال (۱۹۰۷ء) یا آئندہ سال (۱۹۰۸ء) میں ظاہر ہوگی۔ اس دن ان تمام لوگوں کو جو تیری چاردیواری کے اندر رہنے والے ہیں بچاؤں گا۔ اس دن تیرا گھر نوح کی کشتی ہوگا اور طاعون کبھی دور نہیں ہوگی۔ خدا نے ایک صرف طاعون اور کئی عذاب بھیجے دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا (مرزا جی صاحب کو) بھیجا۔ بلفظہ ملتقطاً اشتہار تبصرہ۔ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء۔

فرمایئے۔ ان ہر سہ پیش گوئیوں میں سے کونسی پیش گوئی پوری ہوئی۔ نہ تو مرزا صاحب کی عمر بڑھی بلکہ گھٹ گئی۔ چھ ماہ بعد معاً اپنے خدا کے راہیٔ ملک بقا ہوئے۔ دشمنان ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب، مولوی محمد حسین صاحب، مولوی ثناء اللہ صاحب، حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب، پیر مہر علی شاہ صاحب، ملا محمد بخش صاحب دیگر تمام علماء مندرجہ رسالہ انجام آتھم وغیرہم مخالفین اسی طرح خدا کے فضل و کرم سے صحیح و سلامت خودسندان و فرحان موجود ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی جڑ کٹ گئی۔ اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گئے مرزا صاحب کے خدا کا وعدہ بھی گاؤ خورد ہو گیا۔ انی مع اللہ جھوٹ ہوا۔ مبارک احمد کی جگہ کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا (چھ ماہ کے اندر کیسے پیدا ہو سکتا تھا) آئندہ کے لئے امید ہی منقطع ہو گئی۔ کوئی طاعون بھی ایسی آج تک اس ملک یا کسی دیگر ممالک میں نہیں ہوئی۔ جس کی نظیر پہلے کبھی نہ دیکھی گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طاعون مرزا صاحب کے ساتھ آئی تھی انہیں کے ساتھ چلی گئی لو اپنا الہام بیان کیا تھا کہ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (اے مرزا صاحب) ہم نے تم کو تمام جہانوں کی رحمت کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس الہام کے شان نزول میں ایسے رحمت والے ثابت ہوئے کہ باقبال خود طاعون ہی اپنے ساتھ لائے تھے اور ساتھ ہی لے گئے۔ جیسے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۸۹۶ء میں بمقام بمبئی طاعون پھوٹی جبکہ مرزا صاحب نے کتاب اربعہ مسائل

المعروف انجام آتھم[1] تالیف کی اور اس میں تمام علماء اسلام کو نام بنام گالیاں دیں اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو نہایت گندی گالیاں دیں۔ پھر جب یہ کتاب شائع ہوئی اس وقت ۱۸۹۷ء تھا ضلع جالندھر کے ملک پنجاب میں طاعون پھوٹ نکلی۔ اور روز بروز بڑھتی گئی۔ جیسے جیسے مرزا صاحب دیوی نبوت اور رسالت میں بڑھتے گئے ایسے ہی طاعون بھی زوروں پر ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ باوجود اپنے الہام قطعی اور یقینی انه اوی القریۃ (قادیاں میں طاعون نہیں ہوگی) کے مرزا صاحب کے گاؤں قادیاں میں بھی جا کودی۔ اور اس پر بھی بس نہ کی مرزا صاحب کی گھر کی چاردیواری کے اندر کشتی نوح میں جا سوار ہوئی۔ اڈیٹروں اور گھر کے نوکروں کو کشتی کے اندر ہی جا دبوچا پھر سیالکوٹ میں ۱۹۰۴ء میں علماء اسلام نے سخت مقابلہ کیا اور وہاں بہت ذلت ہوئی پھر مقابلہ اور مباہلہ کے لئے لاہور میں دو دفعہ مولوی غلام دستگیر صاحب مرحوم اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے طلب کیا باوجود اقراری تحریروں کے مباہلہ میں حاضر نہ ہوئے۔ جب عین مرنے کے دنوں میں مرزا صاحب لاہور میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی علماء اسلام روز مرہ مرزا صاحب کی فرودگاہ کے محاذ جمع ہو کر بحث کے لئے بلاتے رہے مگر اندر سے باہر نہیں نکلے تاوقتیکہ موت نے جبراً نہ نکالا۔ اسی طرح جیسے جیسے مرزا صاحب کو کمزوری ہوتی گئی طاعون کے کیڑے کا آتشی مادہ بھی کمزور اور دور ہوتا گیا۔ اس تبصرہ میں الہام کرنا ہی تھا کہ ان کی تکذیب کے لئے طاعون نے بھی اپنا منہ بند کر لیا۔ پھر جب سے مرزا صاحب اس دنیا سے تشریف لے گئے طاعون نے بھی اپنا بوریہ باندھ لیا۔ اب اگر کہیں طاعونی موت یکا دوکا ہو بھی جاتی ہے تو وہ صرف مرزا صاحب کے خلیفہ یا ان کے سرگرم ممبروں میں جو اثر مرزا صاحب کی مسیحیت کا باقی

---

[1] انجام آتھم۔ اس کتاب کا جواب راقم آثم نے لکھا ہے جس کو علماء ہندوستان اور پنجاب نے نہایت پسند فرمایا تھا اس کا نام کلمہ فضل رحمانی بجواب اوحام غلام قادیانی رکھا لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ منہ۔

ہے۔ وہی بقیہ طاعون میں بھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مرزائی احمدی صاحبان اگر اس عقیدہ سے توبہ کریں تو یقیناً یہ بقیہ بھی فوراً دور ہو جائے اگر اعتبار نہیں آتا ہے تو یہ عمل کر کے دیکھ لیں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بقیہ طاعون بھی مرزا صاحب کے ہی پاس پہنچ جائیگی آزمائش کر کے دیکھ لیں غرضیکہ ہندی مثل مرزا مر گیا سارنگی ٹوٹ گئی۔ صاف ہے۔ لیکن میرا مطلب اس اشتہار کے لکھنے کا یہ ہے۔ کہ میاں قاسم علی صاحب نے اس اشتہار کو اپنے رسالہ دین الحق میں کیوں نقل نہیں کیا۔ اس کے سواء جو پیشن گوئیاں (گویا کلہم) جھوٹی ثابت ہوئیں ان کو کیوں نقل نہ کیا۔ مرزا صاحب کے عقائد ذیل کو اپنے رسالہ میں کیوں نقل نہیں کیا۔

۱۔ ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے)۔ براہین احمدیہ

۲۔ قرآن شریف میرے منہ کی باتیں ہیں۔ براہین احمدیہ

۳۔ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ ازالہ اوہام

۴۔ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) بن یوسف نجار مسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ ازالہ اوہام

۵۔ قرآن شریف میں جو معجزات بیان کئے جاتے ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ ازالہ اوہام

۶۔ فرشتے سیارات ہیں اور کچھ نہیں۔ توضیح مرام الہامی کتاب

۷۔ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) کبھی زمین پر نہیں آئے۔ توضیح مرام الہامی کتاب

۸۔ انبیاء علیہم السلام بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ ازالہ اوہام

۹۔ معجزات حضرت سلیمان و مسیح علیہ السلام محض شعبدہ تھے۔ ازالہ اوہام

۱۰۔ حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔ ازالہ اوہام

۱۱۔ قرآن شریف میں آیت انا انزلناہ قریبًا من القادیان درج ہے۔ ازالہ اوہام

۱۲۔ قادیاں کے حق میں آیت ومن دخلہ کان امنا نازل ہوئی۔ ازالہ اوہام

۱۳۔ قیامت کوئی چیز نہیں تقدیر کوئی شے نہیں۔ ازالہ اوہام

۱۴۔ حضرت مہدی خلیفہ آخر الزمان علیہ السلام نہیں آویں گے۔ ازالہ اوہام

۱۵۔ دجال انگریز یا پادری لوگ ہیں اور کوئی نہیں۔ ازالہ اوہام

۱۶۔ دجال کی سواری کا گدھا بھی ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔ ازالہ اوہام

۱۷۔ یاجوج اور ماجوج۔ روس اور انگریز ہیں۔ ازالہ اوہام

۱۸۔ دابۃ الارض علماء اسلام ہیں اور کچھ نہیں۔ ازالہ اوہام

۱۹۔ دخان علامت قیامت کوئی نہیں۔ ازالہ اوہام

۲۰۔ قیامت سے پہلے آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ ازالہ اوہام

۲۱۔ عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ ازالہ اوہام

۲۲۔ دوزخ اور بہشت نہیں ہیں۔ جلسہ مذاہب

۲۳۔ روح صرف نطفہ ہے اور کوئی روح نہیں۔ جلسہ مذاہب

۲۴۔ تناسخ صحیح ہے۔ دیکھو ست بچن جنگ مقدس مرزا صاحب کا۔

مولوی صاحب! آپ میاں قاسم علی صاحب سے دریافت فرما سکتے ہیں کہ یہ عقائد مندرجہ بالا مرزا صاحب کے عقائد ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں اور بالضرور ہیں تو کیوں ان کو اپنے رسالہ دین الحق میں درج نہیں کیا۔

اور سنئے! مرزا صاحب اپنے تمام مخالفین مولوی صاحبان کو گالیاں دینا جیسے وہ اپنی زبان اور قلم جلی سے تحریر فرماتے ہیں اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ بلفظہ مرزا صاحب کا انجام آتھم ص ۲۱۔

---

[1] انگریز الخ عجیب بات ہے کہ دجال بھی انگریز اور پادری ہیں اور یاجوج بھی انگریز ہیں۔ یعنی دجال بھی انگریز اور یاجوج بھی انگریز۔ حافظ خدا۔ منہ

پھر نام بنام علماء اسلام کو گالیاں محمد حسین بٹالوی، شریر پر سل بابا امرتسری اصغر علی شیخ دجال ضال بطال، نذیر حسین دہلوی، عبد الحق دہلوی، عبد اللہ ٹونکی، احمد علی سہارنپوری، سلطان علی جے پوری، محمد حسن امروہی، ان سب کا اخیر اندھا شیطان دیو گمراہ ہے۔ جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں۔ وہ بد بخت امروہی کی طرح ملعونوں میں سے ہے۔ دیکھو انجام آتھم۔ فرمایئے! اس کو دین الحق مرزائیہ میں کیوں نقل نہیں کیا قرآن شریف میں اور خود مرزا صاحب کا الہام ہے۔ کہ قولوا للناس حسنا اور کثرت سے احادیث ہیں جن میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لعنت مشرکین پر بھی مت کہو۔ اور گالیاں دینا اسلام میں نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے قرآن شریف اور احادیث شریف کو تو بالکل[1] چھوڑ ہی دیا ہے۔ اپنا الہام ہی الہام ہے۔ اس پر بھی موقع بموقع حسب منشاء خود عمل در آمد ہے۔ اور سینکڑوں ایسی باتیں ہیں کہ جس سے مرزا صاحب کے عقائد اور اعمال ظاہر ہوتے ہیں ان کو میاں قاسم علی صاحب نے نقل نہیں کیا۔ آپ مہربانی کر کے تدبر فرمائیں اس کے آگے۔ میاں قاسم علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مخالفین مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جو اعتراضات کرتے ہیں وہ بیس ہیں۔ اعتراضات حسب ذیل ہیں:

لہٰذا میں ان اعتراضات کو لفظ بلفظ دہنی طرف لکھتا ہوں اور اس کے سامنے بائیں طرف جوابات بھی ساتھ ہی لکھ دیتا ہوں تاکہ ان اعتراضات کی کیفیت بھی معلوم ہو جائے۔

---

[1] بالکل چھوڑ دیا الخ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن۔ خدا کے بندوں سے اچھی تہذیب سے بات کیا کرو۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ خدا کی طرف بلاؤ نہایت حکمت و نرمی اور اچھی بات سے ہوتا ہے۔ مگر مرزا صاحب جب غصہ میں آ جاتے ہیں تو قرآن اور حدیث کو بھی بھول جاتے ہیں۔

اعتراضات جو مرزا صاحب پر کئے جاتے ہیں مندرجہ رسالہ دین الحق	جوابات منجانب راقم آثم بحوالہ عبارات کتب قادیانی
(۱) مرزا صاحب نبوت و رسالت مستقلہ کے مدعی ہیں۔ نوٹ۔ میاں قاسم علی صاحب نے جو اعتراضات ہیں نمبر تک درج کئے ہیں وہ سب زمانہ حال کے صیغہ سے درج کئے ہیں حالانکہ خود مرزا صاحب کو رحمۃ اللہ علیہ کے کلمہ سے لکھتے ہیں جو وفات یافتہ اشخاص کے حق میں لکھا جاتا ہے لیکن اعتراضات میں مرزا صاحب کو بحالت حیات لکھتے ہیں۔ اور یہ بدیہ غلط ہے ماضی وحال کی بھی شناخت نہیں۔ منہ ۱۲۔	(۱) بیشک ضرور مدعی ہیں۔ نبوت و رسالت مستقلہ وغیر مستقلہ کی تقسیم خانہ ساز ہے کسی اصول کی کتاب میں یہ تقسیم نہیں ہے لیکن آپ کی تقسیم کے ہی مطابق مرزا صاحب نبوت اور رسالت مستقلہ و غیر مستقلہ دونوں کے مدعی ہیں۔ جن کی بابت میں جواب عریضہ میں عرض کرچکا ہوں مرزا صاحب کا صاف دعویٰ ہے کہ میں نبی بھی ہوں اور رسول بھی ہوں اور تمام جہان کے لئے اور بعض انبیاء سے افضل ہوں میرا منکر کافر لعنتی۔ جہنمی ہے اس سے بڑھ کر کوئی نبوت اور رسالت نہیں۔
(۲) مرزا صاحب ختم نبوت کے منکر ہیں۔	(۲) بیشک اس میں کوئی شبہ نہیں جب خود مرزا صاحب نبوت اور رسالت کے دعویدار ہیں تو منکر ختم نبوت ہونے میں کونسی کسر ہے بلکہ اسی رسالہ میں لکھتے ہیں کہ امتی نبی ہوسکتا ہے صفحہ ۳۷۔ پھر یوں لکھتے ہیں ہمارا اعتقاد کہ آپ (حضرت خاتم النبیین ﷺ) کے بعد کوئی پیغمبر نہیں لیکن وہ شخص جو آپ کا امتی ہو بلفظہ صفحہ ۵۷۔ فرمایئے جب کوئی امتی بھی پیغمبر یا نبی آنحضرت ﷺ کے بعد ہوسکتا ہے جس سے مراد خود مرزا صاحب ہے تو منکر ختم نبوت علی الاعلان ہوئے۲
(۳) مرزا صاحب بجائے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نیا کلمہ سکھاتے ہیں۔	(۳) یہ اعتراض کہیں لکھا ہوا نہیں دیکھا۔ اگر زبانی کسی مسلمان نے اس خیال سے کہہ دیا ہو کہ مرزا صاحب دعویٰ نبوت اور رسالت کرتے ہیں اور اپنا الہام انی رسول اللہ الیکم جمیعا ظاہر کرکے اپنے منکروں کو کافر کہتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنا الگ کلمہ لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ بنالیا ہو تو عجب نہیں۔ میاں قاسم علی صاحب اس کے ذمہ دار ہیں جس نے کہا ہے اس کا نام بتلا دیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ وہ کون آدمی ہے۔

---

۱ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ آیت شریفہ خاتم النبیین کی صاف ہے اور اس میں الف لام ثابت کر رہا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ نہ امتی نہ غیر امتی نہ ظلی نہ بروزی نہ کوئی اور بلکہ تمام نبوتوں فرضی مدعوی انسانی کا خاتمہ ہے اور یہ دعویٰ کرنے والا اور دعوت نبوت کو تسلیم کرنے والے سب کے سب کافر مرتد ہیں۔ منہ

۲ مرزا صاحب کو خود قول اور فعل میں اختلاف ہے۔ اول لکھ چکے ہیں کہ نبی اور وحی نبوت بند ہوچکی ہے صفحہ ۳۹ صحیفہ مجوبیہ پر درج ہے۔

(۴) مرزا صاحب اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔	(۴) یہ صحیح ہے دیکھو مرزا صاحب کے الہامات: (۱) انت من مائنا۔ تم میرے پانی سے ہو۔ (۲) انت بمنزلة الاولادی۔ تو میری اولاد کی طرح ہے۔ (۳) انت منی[1] وانا منک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ مرزا صاحب کے خدا کا الہام ہے یعنی مرزا صاحب ان کے خدا میں سے ہیں اور ان کا خدا مرزا صاحب میں سے ہے کبھی وہ باپ اور وہ بیٹا اور کبھی وہ بیٹا اور باپ لاحول ولا قوة الا باللہ۔
(۵) مرزا صاحب خود خدا بنتے ہیں۔	(۵) یہ بھی صحیح ہے جیسے نمبر ۴ میں آ گیا ہے نیز مرزا صاحب کا الہام ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۲۔
(۶) مرزا صاحب قرآن شریف کی تحریف کرتے ہیں۔	(۶) یہ بھی صحیح ہے مرزا صاحب کہتے ہیں کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان۔ قرآن شریف میں ہے اور قرآن میں مکہ، مدینہ، قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ درج ہے یہ ان کا الہام ہے ان کے خدا کی طرف سے کتابوں میں بڑے زور سے درج ہے۔ معراج جسمانی آنحضرت ﷺ کا قرآن شریف میں نہیں ہے۔
(۷) مرزا صاحب احادیث اور تفاسیر کا انکار کرتے ہیں۔	(۷) بیشک جہاں کہیں اپنے عقائد کے مخالف حدیث شریف یا قرآن شریف کی تفسیر ہوئی فوراً انکار کر دیا کرتے ہیں۔ مثلاً جن احادیث اور تفاسیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اسی جسم عنصری کے ساتھ اٹھایا جانا اور اس وقت زندہ ہونا اور قریب قیامت میں آسمان سے نزول فرمانا۔ دجال کو قتل کرنا معجزات قرآنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کا زندہ کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار جانوروں کو ذبح کر کے پہاڑوں پر بحکم الٰہی ڈالنا۔ اور پھر بلانے سے زندہ ہو کر حاضر ہو جانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مردوں کا زندہ ہو جانے سے اطمینان قلبی حاصل کرنا۔ سلیمان علیہ السلام کے معجزات اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا۔ ایک مردہ کو بیل کے گوشت لگانے سے زندہ ہو جانا وغیرہ وغیرہ درج سب احادیث اور قرآنی تفاسیر کا بڑے زور سے انکار کرتے ہیں۔

---

[1] انت منی الخ فرمائے ایسے الہامات پہلے کسی پیغمبر یا رسول کو ہوئے ہیں۔ یا حضرت ﷺ کو بھی خدا نے ایسا فرمایا ہے؟ ایسے الہامات مرزا صاحب کے ہی لئے خاص ہیں منہ۔

(۸) مرزا صاحب معجزات، قیامت، دوزخ، جنت، عذاب قبر، ملائکہ، معراج وغیرہ کو نہیں مانتے۔	(۸) واقعی مرزا صاحب ان سب کا انکار کرتے ہیں دیکھو صفحہ (۱۰۵، ۱۰۶) ضمیمہ عریضہ ہذا۔ معراج جسمانی آنحضرت ﷺ کا انکار تو اسی رسالہ دین الحق کے صفحہ ۱۰۲ میں موجود ہے۔ ایمانیان!
(۹) مرزا صاحب اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے برابر بلکہ افضل قرار دیتے ہیں۔	(۹) یہ بھی صحیح ہے۔ دیکھو میرے اسی خط کا صفحہ (۱۰۵، ۱۰۶)
(۱۰) مرزا صاحب انبیاء کی عموماً اور مسیح ابن مریم کی توہین کرتے ہیں۔	(۱۰) بیشک ضرور مرزا صاحب ایسا کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے میرے خط کا (صفحہ ۱۱۴)
(۱۱) مرزا صاحب علماء امت و صوفیاء ملت کی تحقیر کرتے ہیں سلف صالحین کو برا کہتے ہیں۔	(۱۱) واقعی یہ بھی صحیح ہے۔ دیکھو اسی ضمیمہ کے صفحہ (۱۱۷)
(۱۲) مرزا صاحب جھوٹے الہام بنا بنا کر ان کو وحی منجانب اللہ فرماتے ہیں۔	(۱۲) بالکل صحیح ہے۔ دیکھو میرا خط صفحہ (۳۸)
(۱۳) مرزا صاحب جھوٹی پیشن گوئیاں کرتے ہیں جو ایک بھی سچی اور پوری نہیں ہوئی۔	(۱۳) بلاشبہ ضرور جھوٹی پیشن گوئیاں کرتے رہے جو ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ دیکھو میرا یہی خط
(۱۴) مرزا صاحب مسیح ابن مریم کو	(۱۴) ضرور ایسا ہی ہے پہلے تو حضرت مسیح علیہ السلام

مثل دیگر انبیاء کے وفات یافتہ مانتے ہیں۔	اور حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے تھے لیکن اب ازالہ اوہام کے لکھنے کے وقت اعتقاد بدل گیا۔ کہیں سید احمد خان صاحب کی تحریر دیکھ لی اور ان کی تقلید کرکے پہلے اعتقاد سے خود مسیح بننے کی غرض سے جملہ اہل اسلام سے الگ اعتقاد بدل لیا۔
(۱۵) مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کو اسی جسم بشری خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جانے اور تا ایندم بلا خوردنوش زندہ رہنے اور الآن کما کان کے مصداق کی واپسی از آسمان کے منکر ہیں۔	(۱۵) بیشک تمام اہل اسلام کے خلاف مرزا صاحب منکر ہیں۔ اس میں کیا شبہ ہے پہلے اقراری تھے اب انکاری ہیں افسوس تو یہی ہے کہ کوئی ان سے نہیں پوچھتا کہ جب تم اپنی کتاب الہامی براہین احمدیہ میں اقراری تھے تو اب کیوں انکاری ہوئے ہو۔
(۱۶) مرزا صاحب نہ نماز روزہ کے پابند نہ حج زکوۃ پر کاربند جھوٹے حیلے ان سے بچنے کے تراشتے ہیں۔	(۱۶) یہ بھی عین صحیح ہے کیا آپ ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کبھی زکوۃ دی یا کبھی حج فریضہ اپنی خواب یا الہام میں بھی ادا کیا؟ ہرگز نہیں۔ دیکھو یہی خط۔
(۱۷) مرزا صاحب عربی نہیں جانتے قرآن حدیث کو نہیں مانتے خدا کو	(۱۷) عربی کا جاننا نہ جاننا کوئی خوبی اور بزرگی کی بات نہیں علم وہی ہے جو ہدایت اور رشد کا ہو۔ یہ صحیح

---

[1] مرزا صاحب نے وجہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۹۷ پر لکھی ہے۔ پہلے میں متبع سنت نبوی تھا اب میں نہیں ہوں۔

نہیں پہچانتے۔

ہے کہ قرآن وحدیث کو جو مرزا صاحب کے مخالف ہے اس کو نہیں مانتے۔ خدا کو پہچاننا بہت دور ہے درانحالیکہ مرزا صاحب کا اپنا الہام ربنا عاج (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے) یہ خدا کی شناخت ہے۔ عاج کے معنی لغت کی کتابوں میں ہاتھی دانت، گوبر، راہزن وغیرہ کے ہیں۔

(۱۸) مرزا صاحب مشک زعفران کھاتے، پلاؤ قورمہ اُڑاتے اور اعلیٰ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔

(۱۸) اس میں کسی کو کیوں شبہ ہونا چاہیے مشک و زعفران مرزا صاحب کی ادویات میں استعمال ہوتا تھا۔ اور ہمیشہ جھپور جودھپور سے مٹکے کے مٹکے کیوڑا آیا کرتا تھا۔ اسی پر منشی الٰہی بخش ملہم لاہوری کو الہام ہوا تھا۔ ھو مسرف کذابٌ۔ لباس بھی انکا عمدہ ہوا کرتا تھا۔ دیکھنے والے شہادت دے سکتے ہیں جب گورداسپور کی عدالت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

(۱۹) مرزا صاحب ایک دوکاندار ہیں۔ محض دنیا کمانے اور روپیہ جمع کرنے لوگوں کو لوٹنے کے لئے یہ ڈھنگ بنایا ہے۔

(۱۹) اس میں رتی بھر بھی شبہ نہیں کہ مرزا صاحب ایک دوکاندار تھے (اب نہیں ہیں) تمیں ہزار روپیہ منارہ کے بنانے کے لئے جمع ہوا وہ کہاں ہیں پانچ ہزار روپیہ کمیشن نصیبین کے دیا گیا وہ کہاں ہے براہین احمدیہ کے لئے روپیہ جمع ہوا وہ کہاں

ہے؟ جس کی واپسی کے بھی تقاضے ہوئے۔ سراج منیر کا چندہ کہاں خرچ ہوا۔ سیٹھ عبدالرحمن نے کئی ہزار روپیہ دیا وہ کیا ہوا۔ منشی رستم علی بیس روپیہ ماہوار دیتے رہے وہ کہاں گئے حیدرآباد کی جماعت نے دس دس ہزار روپیہ دیا وہ کہاں ہیں۔ جو تمام مرزائی احمدیوں سے حسب استطاعت ماہوار چندہ لیا جاتا تھا وہ کہاں ہے بہشتی مقبرہ کے لئے چندہ اور جائیدادیں رجسٹری ہوئیں وہ کہاں ہیں۔ جماعت سیالکوٹ کا جمع شدہ چندہ کہاں ہے سینکڑوں ہزاروں چندے کہاں گئے۔ حتیٰ کہ تین ماہ تک اخبار الحکم میں اشتہار چھپتا رہا کہ اگر اس تین ماہ کے عرصہ تک کوئی مرید چندہ نہیں دیگا تو اس کا نام بیعت کے رجسٹر سے خارج کر دیا جائیگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا صاحب نے سوا روپیہ کمانے کے اور کوئی کام اسلام کا نہیں کیا اگر کوئی فنا شدہ مرزائی یہ کہے کہ مرزا صاحب نے عیسائیوں اور آریوں اور مسلمانوں کے برخلاف بہت سی کتابیں لکھی تھیں۔ یہ بڑا کام اسلام کا تھا تو میں کہتا ہوں ایسی بہت کتابیں علماء اسلام نے لکھی ہیں

جن کی خوشہ چینی مرزا صاحب نے بھی کی جیسے مولانا مولوی رحمۃ اللہ صاحب، مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کی کتابیں ان کے برابر کوئی کیا لکھے گا۔ پھر مرزا صاحب کی کتابیں لکھنا بھی روپیہ ہی کمانے کی خاطر تھا۔ جو دو آنہ کی کتاب کی قیمت کا ایک روپیہ وصول کیا گیا۔ یہ تو فرمایئے کوئی کتاب مرزا صاحب نے لِلّٰہ بھی لوگوں میں تقسیم کی ہرگز نہیں اب آپ غور فرمالیں یہ صحیح ہے یا غلط۔

(۲۰) مرزا صاحب ان تیس دجالوں میں سے ہیں جن کی پیشن گوئی حدیث شریف میں ہے (معاذاللہ) ایک دجال ہیں بلکہ دجال اکبر ہیں وغیرہ وغیرہ۔

(۲۰) بیشک واقعی ان تیس دجالوں میں سے ہیں جن کی پیشن گوئی حدیث شریف میں ہے ایک حدیث شریف کا جملہ یزعمُ انه رسول الله اور دوسری حدیث شریف کا جملہ یزعم انه نبی صاف فرما رہے ہیں کہ مرزا صاحب ان تیس دجالوں میں سے ایک ہیں۔ کیونکہ ان سب دجالوں کا دعویٰ اور زعم یہ ہوگا کہ میں رسول اللہ ہوں یا میں نبی اللہ ہوں۔ ہاں مرزا صاحب دیگر دجالوں سے کسی قدر بڑے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ اور میرا منکر کافر، لعنتی، دوزخی، جہنمی ہے۔ لیکن ان تیس دجالوں میں یہ بات ہوگی کہ کوئی کہے گا کہ میں رسول اللہ ہوں اور کوئی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ اور مرزا صاحب دونوں عہدوں کے دعویدار کا زعم کرتے ہیں۔ اب میں ان احادیث شریف کو پورے طور پر حرف بحرف لکھ دیتا ہوں تاکہ آپ غور فرمائیں کہ احادیث شریف کی پیشن گوئی مرزا صاحب کے حالات کے عین موافق اور مطابق ہے یا نہیں۔ دیکھیں ان احادیث کا آپ اقرار کرتے ہیں یا انکار۔

پہلی حدیث شریف: عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ لاتقوم الساعة حتى يبعث كذابون دجالون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله. ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ اٹھیں کذابون دجالون قریب تیس شخصوں کے ہر ایک ان میں سے دعویٰ کریگا کہ میں رسول اللہ ہوں۔ جامع ترمذی۔

دوسری حدیث شریف:[1] کا ترجمہ یوں ہے۔

---

[1] یہ ہر دو حدیث ابی داؤد کی جلد دوم کے صفحہ ۲۳۳ اور ۲۲۸ میں بھی درج ہیں منہ

حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہوجاوینگے کئی قبیلے میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے شخص کلھم یزعم انه نبی ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے (اور فرمایا) انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ پس ان ہر دو احادیث سے کذابون دجالوں کا آنا جو تیس کے قریب ہوں گے پیشن گوئی میں صاف درج ہے۔

اور مرزا صاحب بعینہ ان میں سے ایک تھے۔

دجال اکبر نہیں۔ کیونکہ دجال ہمارے مسلمانوں کے عقائد میں جب وہ زمین پر کفر اور فساد پھیلائیگا۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ ان سے پہلے پہلے انتیس دجال کذاب نبوت اور رسالت کے دعویدار پیدا ہوچکیں گے اس وقت تک ۲۷، ۲۸ جھوٹے دجال پیدا ہوتے کے ہیں۔ جن کی تفصیل کتب اسلام میں درج ہے۔ دجال اکبر کا حلیہ

کتابوں میں درج ہے کہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا گویا انگور کا دانہ پھولا ہوا ہے اس کی پیشانی پر لفظ کفر (ک ف ر) لکھا ہوا ہوگا۔ وہ مدینہ شریف میں داخل نہ ہوسکے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو موضع لُد کے دروازہ پر قتل کرینگے۔ انتہی۔ مفصل حالات کتب احادیث اور تفسیر میں ہیں پھر میاں قاسم علی صاحب اعتراضات لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ وھو ھذا.

ان اعتراضات کا مجمل لیکن مکمل جواب تو صرف یہ ہے کہ لعنت الله علی الکاذبین اس عبارت کے لکھنے سے میاں قاسم علی صاحب کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب پر یہ اعتراضات مسلمانوں نے جھوٹے لگائے ہیں۔

اس لئے ان جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے

میں کہتا ہوں کہ ضرور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اعتراضات جھوٹے ہیں یا سچے۔ میں دکھلا چکا ہوں کہ یہ اعتراضات سب صحیح ہیں بلکہ علاوہ ان ہیں کے اور سینکڑوں اعتراضات درج ہیں جو سچے ہیں۔

ایک گاؤں کا نام ہے۔

مولوی صاحب! براہ مہربانی ذرا میاں قاسم علی صاحب سے دریافت فرمائیں کہ جو اعتراضات آپ نے خود لکھے ہیں کیا یہ سب جھوٹے ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعتراض جھوٹا ہے کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ ہونے کا انکار جھوٹ ہے؟ نہیں۔ لیکن بات اس میں ہے کہ لعنت کا تمغہ اور سرٹیفکیٹ جو اس قوم کو عطا ہوا ہے اور مرزا صاحب کی سنت ہے ان پر اس کا ادا کرنا واجبات میں سے ہے ورنہ مسلمان کی شان نہیں کہ وہ کسی مشرک کو بھی اپنی زبان سے لعنت کہے۔ یہ ہمارے سیدنا و مولانا فداہ امی وابی! حضرت خاتم الانبیاء والرسل شافع روز جزا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ہی سنت موکدہ ہے۔ آپ کو کون روک سکتا ہے جو جی چاہیے ہمیں خداوند کریم ہادی مطلق ہے۔

بالآخر میں بڑے وثوق سے عرض کرتا ہوں کہ رسالہ آپ کا دین الحق یا ہمارا مذہب محض دھوکا ہے لیکن ناواقفوں کے لئے۔ مجھے امید ہے کہ میرے دوست مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس جن کو ایسے ایسے دھوکوں کی پرتال اور جانچ کا اچھا موقعہ حاصل ہوگا اور ہونا چاہیے اس رسالہ کی تہ کو پہنچ جائینگے اور جو میں نے مختصرا بطور ضمیمہ عریضہ عرض کیا ہے اس کے ساتھ اس کا مقابلہ بلاتعصب فرمائینگے۔ اور پھر اس خاکسار کو اپنی رائے مبارک سے معزز فرمائینگے۔ طالب حق کے لئے کافی سے زیادہ عرض کیا گیا ہے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ زیادہ۔ زیادہ

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ خاکسار نیازمند۔ احقر العباد۔ اللہ الاحد الصمد فضل احمد عفاء اللہ عنہ انسپکٹر پولیس ازلودیانہ

یادداشت

آج یہ خط ۲۰ جولائی ۱۹۱۰ء کو بذریعہ رجسٹری میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا ضلع فیروزپور کے پاس بھیجا گیا۔ فضل احمد عفاء اللہ عنہ

نمبر ۴: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول

موگا ۱۰۔ ۷۔ ۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مکرم بندہ خط بذریعہ رجسٹری جناب کا پہنچ گیا ہے۔ بہرحال مشکور ہوں میں نے پڑھ بھی لیا ہے اور غور سے پڑھا ہے مجھے آپ کے مزاج اور اس انہماک اور خاص غرض کا پہلے علم نہ تھا ورنہ پہلے دونوں عریضے ذرا تفصیل سے لکھتا۔ یہ خط بھی "عدو شود سبب خیر" کے ذیل میں میرے ازدیاد اطمینان کا موجب ہو رہا ہے اور اس وجہ سے بھی مشکور ہی ہوں۔ بہرحال جواب عرض کردیگا۔ مگر چونکہ نہایت عدیم الفرصت ہوں کہ ہیڈکوارٹر پر قیام کا موقع بھی نہیں ملتا اس واسطے مہلت درکار ہے۔

نمبر ۵: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا

حامداً مصلیاً مسلمًا موگا ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء

میرے مکرم و معظم قاضی صاحب۔ السلام[1] من اتبع الھدیٰ۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا۔ اور لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے آپ کے مکاتبہ کے جواب عرض کرنے میں مہلت اور توفیق بخشی۔ میرے مکرم کئی روز ہوئے جواب بعون اللہ تعالیٰ مکمل ہو چکا ہوا ہے اور میں نے اپنے عزیز غلام مرتضیٰ خان کو صاف اور خوشخط نقل کرنے کے واسطے دیا ہے وہ کرتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ارسال خدمت عالی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے مفید بنائے اور اس میں اثر و برکت ڈالے۔ آمین۔ ثم آمین۔ نیازمند غلام رسول۔

---

[1] لفظ علی چھوڑ دیا اس لئے معنوں میں صحت نہ رہی۔

نمبر۴: نقل خط منجانب احقر فضل احمد انسپکٹر پولیس لودیانہ

باسمہ سبحانہ ۱۹جون ۱۹۱۱ء

جناب مکرم مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس فیروز پور

تسلیم ما وجب آنکہ۔ مزاج شریف۔ ماہ جولائی ۱۹۱۰ء میں جواب نوازش نامہ آپ کی خدمت میں بھیجا گیا تھا جس کو قریباً ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے مگر افسوس اب تک آپ نے جواب الجواب حسب وعدہ خود ارسال نہیں فرمایا۔ ایک پوسٹ کارڈ آپ کا موصول ہوا تھا جس میں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ جواب لکھا جا چکا ہے صاف کرنیکے بعد ارسال ہوگا۔ مگر اس پوسٹ کارڈ کو پہنچے عرصہ تقریباً چار ماہ ہوگئے ہیں۔ اب تک آپ نے جوابات ارسال نہیں فرمائے نہایت انتظار کے بعد یہ عریضہ خدمت شریف میں بھیجتا ہوں۔ براہ مہربانی جوابات روانہ فرما کر مشکور فرمادیں تاکہ ان پر غور کر کے اسکے جوابات تحریر کر کے کل خط و کتابت کو طبع کروا دیا جائے جیسے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ بصورت دیگر نیازمند کو اجازت بخشی جائے تاکہ جو کچھ لکھا جا چکا ہے اسی کو مطبع میں طبع کرنے بھیجا جاوے میں نہایت ہی مشکور ہوں گا کہ آپ مجھے جواب سے بہت جلد مشکور فرماوینگے۔ خداوند تعالیٰ صراط مستقیم عطا فرماوے۔

ہاں! آپ نے ۴مئی ۱۹۱۱ء کا اخبار بدر ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جس میں ہم سب مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا ہے حتی کہ اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو سچا جان کر اور ان کے دعوی پر ایمان بھی رکھتا ہو۔ لیکن اگر بیعت نہ کی ہو تو وہ بھی کافر ہے۔ یہ تحریر آپ کے عقائد کے بالکل خلاف ہے۔ براہ مہربانی اس پر نہایت توجہ سے غور فرماویں۔ خداوند کریم اپنا رحم کرے۔ آمین۔

آپ کا دوست نیازمند فضل احمد عفاء اللہ عنہ

۲۱جمادی الاول ۱۳۲۹ہجری۔ مطابق ۱۹جون ۱۹۱۱ء

نمبر۶: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا

حامداً و مصلیًا و مسلمًا ۲۱جون ۱۹۱۱ء موگا

مکرمی و مخلصی۔ السلام علی من اتبع الھدی. نوازش نامہ پہنچا۔ مشکور فرمایا۔ میں خود شرمندہ ہوا[1] ہوں کہ اب تک آپ کے خط کا جواب آپ کی خدمت میں بھیجا نہیں جاسکا۔ وجہ یہ ہوئی کہ پہلے اکتوبر تک میں ایک گونہ کشمکش[2] میں رہا کہ جواب لکھوں یا نہ۔ آخر پر چند وجوہ جن میں سے ایک وہ وعدہ بھی تھا جو آپ سے کر چکا تھا۔ بڑی مشکل سے وقت نکال کر نومبر اور دسمبر میں لکھا۔ اور بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوا۔ مگر پھر نقل کے واسطے چونکہ وہ طویل ہوگیا تھا وقت نہ مل سکا۔ تو اپنے برادرزادہ غلام مرتضی خان کو جو اسی ضلع میں بندوبست میں ہیں۔ نقل کے واسطے دیا۔ مگر وہ بیمار ہوگئے اور عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد پھر ان کی ڈیوٹی کچھ ایسے کاموں پر رہی۔ وہ نقل کا وقت بھی نہ نکال سکے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اب تک نقل نہیں ہوا ہے۔ آج میں نے پھر تاکیدی خط لکھا ہے کہ ویسے ہی میرے پاس واپس کر دیں۔ تو آہستہ آہستہ جوں جوں وقت ملا میں خود ہی نقل کی کوشش کروں گا۔ طبع کرانے کے واسطے آپ کا اختیار ہے۔ مگر جب تک اسے دیکھ نہ لیں طبع کیا کرائیں گے۔ ۴مئی کا بدر میں نے دیکھ لیا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں تو اس میں کوئی نئی بات نہیں۔

راقم بندہ غلام رسول تیمم

---

[1] شرمندہ ہونے کی بات ضرور ہے۔ منہ

[2] اس خط کی ایسی تاخیر ہے پہلے کشمکش میں رہا۔ پھر وقت نکالنے میں مشکل پڑی کہ جس عزیز کو نقل کرنے کے لئے دیا گیا وہ بیچارے بیمار ہوگئے خدا خیر کرے کہ اسکا جواب میرے پاس پہنچ سکے۔ منہ

نمبر۵: خط منجانب احقر فضل احمد انسپکٹر پولیس لودیانہ

۸ جولائی ۱۹۱۲ء

باسمہ سبحانہ۔ مکرم بندہ وجناب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا ضلع فیروز پور بعد مراسم باوجب آنکہ۔ عرصہ ہوا آپ کے وعدہ کا انتظار کرتے کرتے تھک گیا۔ مگر افسوس اب تک دو سال ہوئے جناب نے جواب عریضہ ارسال نہ فرمایا۔ معلوم نہیں کیا موجب ہوا۔ آپ کے پوسٹ کارڈ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء کے اخیر فقرہ کا جواب تیار رکھا ہے[1] اس انتظار میں کہ آپ کے جواب کا جواب بھی اس کے ساتھ عرض کیا جاوے گا۔ مگر تعجب ہے کہ آپ نے وعدہ موثق کو فراموش فرما دیا۔ مخلصی منشی خان صاحب سب انسپکٹر جلال آباد کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جواب خط نہیں بھیجا جاویگا۔ یہ بات سن کر مجھے اور بھی زیادہ افسوس ہوا کہ یا تو وہ شورا شوری، یا یہ بے نمکی، وہ کل وعدے بھی جو مجھ سے آپ نے فرمائے تھے دور ہوگئے۔ اور خداوند کریم کے احکام اوفوا بالعقود (مائدہ) اور بعهدی اوفوا (نحل) واوفو بعهد (اسرائیل) کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ نعوذ باللہ منہا. اس پر مجھے خیال ہوا کہ یہ عریضہ آپ کی خدمت میں بھیج کر منشی محمد حسین خان صاحب کی کلام کی تصدیق کروں۔ اس لئے تکلف خدمت سامی ہوں کہ براہ مہربانی جواب سے مشکور فرمائیں کہ خان صاحب نے جو فرمایا وہ صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو نیاز مند کو بھی اس کے موجبات سے مطلع فرمائیں۔ اور اگر صحیح نہیں تو جواب عریضہ ارسال فرما کر مسرور فرمائیں تا کہ اس کا جواب الجواب فوراً خدمت شریف میں بھیجا جاوے۔ اور نیز جواب نوازش نامہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء ارسال خدمت ہو۔ تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کس قدر نئی بات آپ کے عقیدہ کے برخلاف اخبار الحکم بعد میں رسالہ تشحیذ الاذہان سے لکھی گئی ہیں۔ اور علاوہ اس

---

[1] یہ جواب ان شاء اللہ بصورت حصہ دوم اس خط کے بھیجا جاویگا۔

کے آپ کی قوم بنی تمیم کی کسی قدر تاریخ بھی لکھی گئی ہے۔ میں حلیفہ عرض کرتا ہوں میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے۔ وما ارید الا اصلاح وما توفیقی الا باللہ اگر حسب قول منشی محمد حسین خان صاحب واقعی آپ جواب دینا نہیں چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے اجازت بخشیں کہ جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ مطبع میں بھیج دیا جاوے۔ تا کہ پبلک کو میری اور آپ کی گفتگو کا موازنہ ہو سکے۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ.

آپ کا خیر خواہ نیاز مند فضل احمد عفا اللہ عنہ ۲۲ رجب ۱۳۳۰ ہجری مطابق ۸ جولائی ۱۹۱۲ء

نمبر۷: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا ضلع فیروز پور

حامداً مصلیا مسلماً ۱۵ جولائی ۱۹۱۲ء

مکرمی قاضی صاحب جیو۔ السلام علیکم۔ خط آپ کا مجھے جھنگ میں ملا۔ جہاں میں رخصت پر تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اس قدر انتظار کی تکلیف ہوئی۔ معافی مانگتا ہوں۔ جواب تو اسی سرما میں لکھا جا چکا تھا۔ مگر میں چند در چند بواعث سے اس کی تکمیل اور ترتیل کے بارہ میں متذبذب رہا۔ وعدہ بھی کر چکا تھا۔ تاہم چند امور مانع رہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ مکرمی محمد حسین خان صاحب کا ارشاد بجا ہے۔ واقعی میرا یہی خیال ہوگیا تھا مگر آپ کے خط آنے پر پھر ایک گونہ تحریک ہوگئی ہے۔ اور صاف کرنا شروع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس کا فضل شامل حال ہوا تو تکمیل پر ارسال خدمت ہوگا۔ اس کے فضل اور استعانت پر بھروسہ ہے۔ ۲۱ جون کا میرا کوئی کارڈ اور اس کے اخیر کا فقرہ بخدا مجھے تو یاد بھی نہیں کہ کیا تھا۔ میں ایک عاجز عاصی بشر[1] ہوں۔ اگر اور کچھ مہربانی فرمائی ہے تو

---

[1] ہر انسان بشر ہے۔ جاہل یا عالم ہونا اور بات ہے اگر یہ صورت تھی تو پھر جواب لکھنے کا ارادہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ۱۲ منہ

وہ بھی بھیج دیں۔ تاکہ اگر مجھے وہ باتیں تسلیم نہ ہوں تو ان پر ساتھ ہی عرض کروں۔ میری ذات یا میری قوم کی بابت کچھ معرض بحث میں لانا ذاتیات میں نہ شامل ہو۔ اور اس میں اصلاح بھی کیا ہوگی۔ میں ایک عاجز گمنام آدمی ہوں۔ میں تو اس سے بھی ڈرتا ہوں کہ آپ میری کم لیاقتی اور بے علمی نشر کرنا چاہتے ہیں۔ خیر بہتر ہے کہ جو کچھ اور لکھا ہے وہ بھی ارسال فرمائیں۔ بندہ غلام رسول۔

نمبر۶: نقل پوسٹ کارڈ منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر پولیس لودیانہ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء

باسمہ سبحانہ۔ لودیانہ۔ ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء

مکرم بندہ مولوی صاحب زاد شوقہ۔ وعلیکم السلام۔ آپ کا نوازش نامہ بجواب نیازمند پہنچا مشکور فرمایا۔ الحمدللہ اب مجھے امید ہوتی ہے کہ آپ ضرور ارسال فرمائیں گے۔ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۲ء کے نوازش نامہ کے اخیر فقرہ کے جواب میں جو تحریر کیا گیا ہے وہ اس صورت میں بھیجنے کے لئے تیار تھا کہ آپ جواب ارسال نہیں فرمائیں گے اب چونکہ عزم بالجزم کر لیا ہے۔ اس لئے تحریر شدہ خیالات اس کے جواب الجواب کے ساتھ ارسال خدمت شریف کروں گا۔ آپ کا فرمانا کہ آپ میری ذات کی بابت تحریر کرنا کہیں ذاتیات میں شامل ہو جائے۔ سو واللہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ ذاتیات پر حملہ کیا جاوے۔ جس سے کسی قسم کا رنج بڑھے۔ ایسے خیالات نہایت ذلت کی وجہ پر ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عرض وہی ہوگا۔ جس میں خیر ہو۔ اور اصلاح ہو۔ اس کے سوا لکھنا ضلالت ہے۔ بخدا میرا ارادہ ابتدا ہی سے یہ ہے۔ میری اور آپ کی سمجھ میں وہ بات آ جائے جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کا موجب ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۲۱ جون ۱۹۱۲ء کے پوسٹ کارڈ کا اخیر فقرہ یاد نہیں ہے کہ کیا

تھا۔ افسوس ہے کہ دین کے معاملہ میں ایسی فراموشی۔ سننے میں نے اپنے عریضہ ۱۹ جون ۱۹۱۲ء میں عرض کیا تھا کہ آپ نے اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۱۱ء کا ملاحظہ فرمایا ہوگا جو آپ کے عقیدہ کے برخلاف ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے ۲۱ جون ۱۹۱۲ء کو پوسٹ کارڈ[1] ارسال فرمایا۔ کہ ۴ مئی کا بدر میں نے دیکھ لیا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں تو اس میں کوئی نئی بات نہیں۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ. نیازمند۔ فضل احمد عفاء اللہ عنہ

نمبر۸: پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس۔ سرگودھا۔

حامداً مصلیاً و مسلماً یکم اگست ۱۹۱۲ء

مکرم و معظم جناب قاضی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں موگا سے تبدیل ہو کر یہاں آ گیا ہوں۔ آج صبح کو پہنچ کر چارج لیا ہے۔ جناب کا کارڈ ملا مشکور فرمایا۔ میں نے مسودہ مذکور ایک عزیز کو نقل کو دیا ہے۔ میرے پاس اس قدر وقت نہ تھا وہ منٹگمری لے گئے ہیں۔ جس وقت وہاں سے پہنچا ارسال خدمت کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ والسلام مع الاکرام۔ حضرت قبلہ خان[2] صاحب سے ملاقات ہو تو سلام نیاز پہنچا دیں۔

احقر غلام رسول۔

---

[1] اس میں پوسٹ کارڈ کے جواب میں ایک مفصل عرض کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ آپ نے کس بے اعتنائی سے یہ دیا کہ میں نے اس اخبار کو دیکھ لیا ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں یہ دوسرا حصہ اس خط کا ہوگا۔ منہ

[2] خان صاحب محمد بہرام خان صاحب پنشنر انسپکٹر لودیانہ۔

نمبر ۷: نقل پوسٹ کارڈ منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر پولیس لودیانہ

باسمہ سبحانہ لودیانہ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء

مکرم و معظم مولوی صاحب۔ بعد مرام باوجب آنکہ۔ مزاج شریف۔ کیم اگست ۱۹۱۲ء کا نوازش نامہ آپ کا پہنچ کر باعث تسلی ہوا تھا۔ کہ جناب جواب عریضہ ضرور ارسال فرمائینگے جس نے آج تک (پانچ ماہ) منتظر رکھا۔ مگر اب میں مایوسانہ حالت میں آپ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ میرے عریضہ کا جواب آپ دراصل بھیجنا نہیں چاہتے ہیں۔ بہت سے وعدے فرمائے مگر افسوس پورے نہ ہوئے۔ اب یہ آخری عریضہ خدمت عالی میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اگر جناب ایک ہفتہ تک جواب عریضہ ارسال فرما دیںگے تو بہتر۔ ورنہ نیاز مند کو یہ حق ہوگا کہ میری طرف سے جس قدر لکھا جاچکا ہوا ہے اس کے طبع کرانے کا خود کو مجاز سمجھوں۔ اور اگر ایک ہفتہ تک آپ کی طرف سے جواب عریضہ کا پہنچ جائیگا۔ تو میں پھر اس کا جواب الجواب عرض کروں گا۔ مگر میں مایوس ہو چکا ہوں کہ آپ جواب عریضہ ہرگز ارسال نہیں فرما دینگے۔ کیونکہ عرصہ اڑھائی سال کا گزر چکا ہے۔ آپ نے توجہ نہیں فرمائی۔ پس اب امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے آخری جواب سے مشکور فرما دینگے۔ اور اجازت بخشیں گے کہ میں اس عریضہ کو طبع کے لئے مطبع میں بھیج دوں۔ میرا اور آپ کا معاملہ خدا کے سامنے ہے۔ اور میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ المنتظر نیاز مند فضل احمد عفاہ اللہ عنہ

……

نمبر ۹: نقل پوسٹ کارڈ بجواب پوسٹ کارڈ بالا منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس ضلع شاہپور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم.

سرگودھا۔ ۳ جنوری ۱۹۱۳ء

مکرم معظم جناب قاضی صاحب السلام علی من اتبع الھدیٰ، کارڈ پہنچا مشکور فرمایا۔ میں شاید پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ آپ طویل خط کے جواب کے متعلق پہلے پہل تو واقعی میرا خیال تھا کہ جواب میں عرض نہ کروں۔ کیونکہ آپ کی طرف سے نوبت ختم تک پہنچی ہوئی نظر آئی تھی۔ مگر پھر چندور چند وجوہ سے بخوف معصیت آمادہ ہوا۔ اور اسی اکتوبر کے اخیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بھروسہ پر جواب لکھنا شروع کر دیا۔ اور اسی دسمبر میں باوجود عدیم الفرصتی کے اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مکمل ہوگیا تھا۔ میں نے ہرچند اختصار کی کوشش کی تاہم جواب بہت سا ضخیم صورت کی کتاب بن گیا۔ اب اسے صاف کرنے کی ضرورت تھی جس کے واسطے میرے پاس وقت نہ تھا۔ اور میں طبعاً بھی اپنے لکھے ہوئے کو نقل کرنے سے تکلیف گریزی کرنیوالا ہوں۔ اس لئے مسودہ مذکور پہلے ایک عزیز کو دیا گیا کہ نقل کر دیں جو عرصہ تک ان کے پاس رہا مگر ان کو بھی وقت نہ ملا صرف چند صفحے ہوئے تھے کہ ان سے واپس لینا پڑا۔ پھر شاید جولائی گذشتہ میں ایک اور عزیز نے امید ظاہر کی کہ وہ نقل کر سکیں گے۔ چنانچہ ان کو دیا گیا۔ اگست میں میں ادھر تبدیل ہو آیا۔ اور شاید مجھ سے پہلے ہی منٹگمری تبدیل ہو گئے تھے۔ مجھے اب تک انتظار رہا کہ نقل مکمل کر کے ارسال کرینگے۔ مگر کسی وجہ سے ان سے بھی نہ ہو سکا۔ اور آج پانچ چھ روز ہوئے ہیں کہ مسودہ جوں کا توں معافی کے خط کے ساتھ میرے پاس واپس آ گیا۔ اب اس کی نقل میرے

واسطے آسان کام نہیں۔ کہ میرے پاس وقت نہیں ایک اور عزیز سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نقل کردیگا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آپ میرے نام کو مطبع میں نہ لیجاویں۔ اور اب بھی عرض ہے کہ میری پوزیشن اور کم علمی اس قابل نہیں ہے۔ میری اصلاح مطلوب ہے۔ تو آپ اپنا فرض ادا کر چکے۔ اور کچھ فرمانا ہو تو وہ بھی فرمالیں۔ اور چاہیں تو جواب کا انتظار کریں۔ ورنہ اختیار ہے۔

غلام رسول۔

……

یادداشت

مولوی صاحب کا یہ آخری خط ہے۔ اس کو بھی اس وقت سوا سال کا عرصہ گزر گیا۔ مگر جواب نہ پہنچا۔ حالانکہ آپ کے پوسٹ کارڈ نمبر ۵ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء سے واضح ہوتا ہے کہ جواب خط تیار ہوگیا ہے۔ اور عزیز غلام مرتضی خاں کو نقل کے واسطے دیا گیا ہے۔ نقل ہونے پر بھیجا جائے گا۔ اس کو بھی سوا تین سال منقضی ہوگئے۔ مگر افسوس اب تک نہ نقل ہوسکا۔ اور نہ میرے پاس پہنچا۔ ناظرین غور فرماسکتے ہیں کہ دراصل کوئی جواب لکھا بھی گیا یا نہیں۔ اگر لکھا گیا تھا تو نقل ہونا دو چار ہفتہ کا کام تھا۔ جس کو سوا تین سال گزر گئے۔ میرا خیال ہے کہ اول تو کوئی جواب لکھا نہیں گیا۔ اور اگر بالفرض کچھ اناپ شناپ لکھا بھی ہو تو کمیٹی نے اس کو پاس نہیں کیا۔ اور نہ اس قابل سمجھا کہ وہ جواب کی حیثیت میں بھیجا جاوے۔ پس اس آخری پوسٹ کارڈ سے ان کا عجز ثابت ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ کئی عزیزوں کو نقل کے واسطے دیا گیا۔ مگر کوئی بھی کر نہ سکا غرض یہ ہے کہ کوئی جواب نہیں۔ اسی واسطے انہوں نے لکھ دیا۔ خواہ جواب کا انتظار کریں۔ ورنہ اختیار ہے۔ مگر میں اپنے اس خیال کا ثبوت رکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کے جواب کو قادیانی کمیٹی نے پسند نہیں کیا۔ اس لئے عدم میں رہا میں

اپنے دوست مخلص خان صاحب منشی محمد حسین خان صاحب سب انسپکٹر جلال آباد ضلع فیروز پور کا خط نقل کرتا ہوں۔ جو مولوی صاحب کے ضلع میں تعینات ہیں۔ وھو ھذا۔

……

۲۲ نومبر ۱۹۱۱ء   اللہ معکم اینما کنتم   جناب مخدومی زاد عنایتہ

السلام علیکم۔ پوسٹ کارڈ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میاں صاحب کا جواب قادیان کی جنرل کمیٹی نے پسند نہیں کیا۔ اس واسطے آپ کے پاس نہیں پہنچا۔ ترمیم تنسیخ ہو رہی ہے۔ اگر مکمل ہوگیا تو بھیج دیں گے۔ اور پھر گویا یہ تمام جماعت کا جواب ہوگا۔ فقط

محمد حسین خاں لودھی
سب انسپکٹر تھانہ جلال آباد

……

خان صاحب نے اس سے بہت پہلے فرمایا تھا کہ میں نے آپ کا خط دیکھا تھا اور اسی وقت میں نے میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر کو کہہ دیا تھا کہ اس کا جواب ہرگز نہیں دے سکو گے۔ یہ میری پیشن گوئی سمجھو۔ پس خان صاحب کی یہ پیشن گوئی پوری ثابت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اس قدر انتظار یعنی سوا تین سال کے بعد مطبع میں بھیجا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ذریعہ ہدایت منکرین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار فضل احمد عفی اللہ عنہ
۱۱ مئی ۱۹۱۴ء، مقام لودیانہ

نوٹ

ماہ اگست ۱۹۱۴ء کو سفر حج و زیارت پیش آیا۔ الحمد للہ والمنۃ ماہ جنوری ۱۹۱۵ء کو واپس آیا۔ اس کے بعد انتظار جواب ہوا۔ اس کے بعد غالباً ماہ مئی یا جون ۱۹۱۵ء کو یہ خط و کتابت کاتب کے حوالہ ہوئی۔ اور مطبع میں انتظام طبع کیا گیا۔

اس کا دوسرا حصہ تیار ہے۔ وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ مطبع میں دیا جاویگا خدا کرے مرزائیوں کو صراط مستقیم حاصل ہو۔

مقام لودیانہ
فقیر نیاز مند فضل احمد عفاء اللہ عنہ
۱۷ اکتوبر ۱۹۱۵ء

از: امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ
امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

○ حالاتِ زندگی

○ رَدِّ قادیانیت

حالات زندگی

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا قاری حافظ مفتی احمد رضا خاں محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو اتر پردیش کے شہر بریلی میں ایک دینی وعلمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں فن نحو کی "ھدایۃ النحو" نامی درسی کتاب پڑھنے کے دوران ہی عربی زبان میں اس کی شرح لکھی۔ دس سال کی عمر میں اصول فقہ کی نہایت معرکۃ الآراء، ادق واہم کتاب "مسلم الثبوت" مصنفہ حضرت محب اللہ بہاری کی بسیط شرح تصنیف فرمائی۔ تیرہ سال دس ماہ پانچ دن کی عمر میں تمام علوم مروجہ درسیہ سے فراغت حاصل کر کے باقاعدہ تدریس کا آغاز کیا، اور منصب افتاء کی ذمہ داری سنبھال لی۔ پھر خداداد ذہانت اور زور مطالعہ سے بتدریج مختلف شرقی وغربی علوم کو خود ہی حل فرما کر داد تحقیق پائی۔

بائیس سال کی عمر میں بیعت وخلافت سے مشرف ہوئے اور پیر مرشد نے فخریہ ارشاد فرمایا:

"قیامت کے روز خدا نے پوچھا کہ آل رسول! دنیا سے کیا لائے ہو؟
تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔"

اب تدریس، افتاء اور تالیف وتصنیف کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کی طرف خصوصی توجہ دی۔ مسلمانوں میں پھیلے ہوئے غلط رسم ورواج کو مٹانے کے درپے ہوئے، بدعات وخرافات کے خلاف محاذ قائم کیا اور دوسرے مذاہب کی تردید کے ساتھ ساتھ خود اسلام کے نام پر غیر اسلامی نظریات پھیلانے والے مختلف فرقوں کے رد وابطال میں پوری

تن دہی کے ساتھ مصروف ہو گئے۔

۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء کو مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے جانشین جناب حضور شاہ امین احمد فردوسی، زیب سجادہ 'خانقاہ معظم بہار شریف' کی صدارت میں منعقدہ پٹنہ کے تاریخ ساز اجلاس کے اندر غیر منقسم ہندوستان (موجودہ ہندو پاک اور بنگلادیش) کے سیکڑوں عمائد علماء، مشائخ اور خانقاہوں کے سجادہ نشین حضرات کی موجودگی میں مجدد مائۃ حاضرہ (موجودہ صدی کا مجدد) کے خطاب سے فراز ہوئے ___ اور آپ کی جملہ تصانیف جو اس وقت دو سو کے قریب تھیں، ان کا نصف حصہ یعنی تقریباً ایک سو کتابوں کا پہلا ایڈیشن یہیں مطبع تحفہ حنفیہ سے شائع ہوا۔

۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور دوسرے ممالک کے علماء و مشائخ نے بھی آپ کی مجددیت کا برملا اعتراف کیا، اور آپ کو امام الائمہ کے لقب سے یاد کیا۔

۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو آپ نے قرآن کریم کا اردو زبان میں صحیح ترین ترجمہ کنز الایمان عطا فرمایا۔

بارہ جلدوں میں فقہ اسلامی کا عظیم انسائیکلو پیڈیا **''فتاوی رضویہ''** عالم اسلام کو عطا فرمایا۔ پھر احیائے علوم اور تجدید دین کے ان داخلی امور کی انجام دہی کے ساتھ خارجی امور کی طرف بھی عنان توجہ منعطف کی۔ فلسفیوں کے ہذیانات واضح کیے ___ سائنس کی قد آور شخصیتوں نیوٹن، کاپرنیکس، کیپلر اور آئن سٹائن کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے بعض غلط نظریات کا انھیں کے اصولوں کی روشنی میں رد فرمایا ___ امریکہ کے مشہور منجم پروفیسر ایف پورٹا کی غلط پیشین گوئی کی دھجیاں اڑائیں ___ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر ماہر ریاضیات پروفیسر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے لاینحل سوالوں کو حل فرمایا، جس

کے اعتراف میں ان کو کہنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:

> ''نوبل انعام کی مستحق تو درحقیقت یہ ہستی ہے جو نام و نمود سے دور،
> کنج خمول کے اندر بوریائے بے ریائی پہ بیٹھی خوش ہے۔''

وصال:

قمری مہینے کے اعتبار سے ۶۷ سال کچھ ماہ کی عمر پا کر ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعہ کو اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی۔

امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے علوم وفنون

امام اہلسنت کی ایک ہزار سے زائد تصنیفات (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) کے جائزہ کے بعد محققین کی جدید تحقیق کے مطابق یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ایک سو سے زائد قدیم و جدید، دینی، ادبی اور سائنسی علوم پر امام اہلسنت علیہ الرحمہ کو دسترس حاصل تھی۔

امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے علمی و تحقیقی کہکشاں کے ستاروں کی فہرست:

قرأت	Recitation of the Holy Quran
تجوید	Phonography Spelling
تفسیر	Explanation of Quran
اصول تفسیر	Principal of Explanation
رسم الخط القرآن	Writership in Different Style of Quranaric Letters
علم حدیث	Tradition of the Holy Prophet
اصول حدیث	Principal of GoD.s

	Massenger,s Tradion
اسانید حدیث	Documentry Proof of Traditon
	Citation of Althorities
اسماء الرجال	Cycipedia of Narrator Tradition
	Branch of Knowledge Judging Merits
جرح وتعدیل	Critical Examination
تخریج احادیث	Talk & Put Reterencess of the Tradition
لغت حدیث	Colloquial Language of Traditions
فقہ	Islamic Law
اصول فقہ	Islamic Jurisprudence
رسم المفتی	Legal Opinion Judcial Verdict
علم الفرائض	Law of Inheritance and Distribution
علم الکلام	Scholastic Philosophy
علم العقائد	Article of Faith
علم تور	……………………

استعارات	Metaphor
علم البیان والمعانی	Rhetoric
علم البلاغت (علم صنائع و بدائع)	Figure of Speach
علم المباحث	Dailectics
مناظرہ	Polemic
علم الصرف	Etymology Morphology
علم النحو	Syntax (Arbic Grammer)
علم الادب	Literature
علم العروض	Science of Prosody
علم البر والبحر	Lim-ul-barr-wal-baher
علم الحساب	Arithmetic
ریاضی	Mathematic
زیجات	Astronomical Tables
تکسیر	Fractional Numeral Maths
علم الہندسہ	Geometry
جبر ومقابلہ (الجبرا)	Algebra
مثلثات (مسطح وکروی)	Trigonomatry
ارثماطیقی	Greek Arithmatic
علم تقویم	Almanac

لوگارتھم	Logarethim
علم جفر	Numerology Cum Literology
رمل	Geomancy
توقیت	Reckoning of Time
اوفاق (علم الوفق)	....
نجوم	Astrology
فلکیات	Study in From of Heaves
ارضیات	Geoglogy
علم مساحت الارض	Geodesy Survery(Mensuration)
جغرافیہ	Geography
طبعیات	Physics
مابعد الطبعیات	Metaphysics
کیمیا	Chemistry
معدنیات	Mineralogy
طب و حکمت	Indigenius System of Medicine
ادویات	Pharmacology
نباتات	Botany(Phytonomy)
شماریات	Statics
اقتصادیات	Political Economy

معاشیات	Economics
مالیات	Finance
تجارت	Trade(Commerce)
بینکاری	Banking
زراعت	Agricultural Study
صوتیات	Phontics(Phonology)
ماحولیات	Ecology(Environment)
سیاسیات	Politics (Strategy)
موسمیات	Meteorology
علم الاوزان	Weighing
شہریات	Civics
عملیات	Practicalism
سیرت نگاری	Bio Graphy of Holy Prophet
حاشیہ نگاری	Citation
نثر نگاری	Composistion
تعلیقات	Scholia
تشریحات	Detailed Comments
تحقیقات	Research Study
تنقیدات	Critique Philosophy

روات	Rejection
شاعری	Poetry
حمد و نعت	Hamd-wa-Naat
فلسفہ (قدیم و جدید)	Phylosophy
منطق	Logic
تاریخ گوئی	Compose Achronogram
علم الایام	....
تعبیر الرویاء	Interpretation of Dreams
رسم الخط (نستعلیق، شکستہ، مستقیم)	Calligraphy
اساطیریات	Mythology
(علم الاصنام و دیومالا)	
خطبات	Oratory
مکتوبات	Leeters
پند و نصائح	Homily
اذکار (اوراد و وظائف)	....
نقوش تعویذات مربعات	....
تقابل ادیان	
ردموسیقی	Comparative Religions
	....

عمرانیات	Socialogy
حیاتیات	Biology
مناقب	Preference Study
علم الانساب	Ethnology
فضائل	Superlative Study
زائچہ وزائچہ	....
سلوک	....
تصوف	Mystagogy
مکاشفات	Spritual Study
اخلاقیات	Ethics
تاریخ و سیر	History & Biography
صحافت	Journalism
حیوانیات	Zology
فعلیات	Physiology
علم تخلیق کائنات	Cosmilogy
نفسیات	Psychology
لسانیات	Linguisce (Languages)
نظم عربی و فارسی و	Arabic, Persion, Hindi
ہندی	Poetry/Composition

نثر عربی، فارسی، ہندی	Arabic, Presion & Hindi Composition
ہیئت (قدیمہ وجدیدہ)	Old & Modern Astronomy
ارضی طبعیات	Geo-Physics
علم خلیات	Cytology
قانون	Law
علم الاحکام	Take & Put Referencess of Ordinancess
علم بین الاقوامی امور	International Affair
علم قیافہ	Physiognomy (Phrevnology)
سالماتی حیاتیات	Molecular Biology

تصانیف

امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے علم نے تمام شعبہ ہائے علوم کا اور آپ کی شخصیت نے بحیثیت قائد و راہنما تمام شعبہ ہائے حیات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جناب سید محمد جیلانی بن سید محامد اشرف ایڈیٹر "المیزان" بمبئی امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے تبحر علمی کے متعلق یوں رقمطراز ہیں۔

> ”اگر ہم ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو ان کی ۶۶ رسالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر ۵ر گھنٹے میں امام احمد رضا ایک کتاب ہمیں دیتے نظر آتے ہیں۔ ایک متحرک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا جو کام تھا امام احمد رضا نے تن تنہا انجام دے کر

> اپنی جامع شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔“

(المیزان: امام احمد رضا نمبر مارچ ۱۹۷۶ء)

تفسیر

حاشیہ تفسیر بیضاوی
حاشیہ تفسیر خازن
حاشیہ درمنثور
حاشیہ معالم التنزیل
تفسیر سورۃ والضحیٰ
تفسیر باء بسم اللہ

الحجة المؤتمنة فی آیة الممتحنة
النفحة الفائحة من مسک سورة الفاتحة
نائل الراح فی فرق الریح والریاح
الزلال الانقی من بحر سبقة الاتقی
انوار الحلم فی معانی میعاد استجب لکم
کنز الایمان فی ترجمة القرآن

انباء الحی ان کتابه المصون تبیان لکل شئ
الصمصام علی مشکک فی آیة علوم الارحام

کنز الایمان فی ترجمة القرآن:

ترجمۂ قرآن کنز الایمان امام اہلسنت علیہ الرحمہ کا عظیم کارنامہ ہے، اردو میں چند تراجم براہ راست متن قرآن سے کئے گئے ہیں باقی تمام تراجم یا تو سابقہ تراجم کا ترجمہ و تسہیل ہیں یا تفہیم یا پھر لفظی تراجم سے اپنے اپنے مذاق کے مطابق با محاورہ کر لیے گئے ہیں ایسے مترجمین عربی میں ناواقف ہیں ـــــ بہر کیف امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے ترجمۂ قرآن کو یہ امتیاز خاص حاصل ہے کہ وہ تراجم کو نہیں بلکہ متن قرآن کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔ امام اہلسنت علیہ الرحمہ بیک وقت زبان عربی کے صاحب طرز ادیب و شاعر اور زبان اردو کے صاحب طرز ادیب و شاعر تھے، زبان و ادب کے نشیب و فراز سے باخبر تھے، تفسیر و حدیث پر گہری نظر رکھتے تھے اور مختلف علوم و فنون کے جامع تھے۔ ان کی نظر علوم قرآن کی وسعتوں

اور پہنائیوں پر تھی اس لیے انھوں نے ایسا ترجمہ کیا کہ دور جدید کا کوئی علمی انکشاف یا سائنسی تجربہ، ترجمہ کی معنویت کو مجروح نہیں کرسکتا۔ معاشیات، فلکیات کے بعض جدید مسائل سامنے آئے تو ان عقدوں کا حل کنزالایمان میں نظر آیا دوسرے تراجم ساتھ نہ دے سکے ___ کنزالایمان ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء میں منظرِ عام پر آیا یعنی محدث بریلوی کے وصال سے دس برس قبل۔ یہ وہ دور تھا جب ہر مسلک و مذہب کے اکابر علماء موجود تھے مگر کسی نے کنزالایمان پر حرف گیری نہ کی۔ کنزالایمان پر متعدد علماء اور دانشوروں نے مقالات لکھے ہیں۔

ایک اہل حدیث عالم سعید بن عزیز یوسف زئی نے اپنے مقالہ میں کنزالایمان کی ایک اہم خصوصیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ”یہ ایک ایسا ترجمۂ قرآن مجید ہے جس میں پہلی بار اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لیے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ اس کی جلالت، علوت، تقدس وعظمت وکبرائی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جب کہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے علماء کے ہوں ان میں یہ بات نظر نہیں آتی ___ اسی طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوب خدا شفیع روز جزا، سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہے جن میں آپ سے خطاب کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب نے یہاں پر بھی اوروں کی طرح نقلی ولغوی ترجمے سے کام نہیں لیا بلکہ صاحب ماینطق عن الھویٰ اور ورفعنا لک ذکرک کے مقام عالی شان کو ہر جگہ ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے“[1]

کنزالایمان پر امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کے خلیفہ صدرالافاضل علامہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی لکھے ہیں جو نہایت مختصر اور جامع ہیں، عنوان ہے خزائن العرفان فی تفسیر القرآن۔ یہ کنزالایمان کے ساتھ ہی شائع ہوئے ہیں ___ دوسری زبانوں میں بھی کنزالایمان کے تراجم ہوئے ہیں مثلاً لندن یونیورسٹی کے پروفیسر محمد حنیف اختر فاطمی نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو لاہور سے شائع ہوچکا ہے، دوسرا انگریزی ترجمہ پروفیسر شاہ فرید الحق نے کیا ہے اور اس پر مفید حواشی کا اضافہ کیا ہے جو کراچی سے شائع ہوچکا ہے۔ تیسرا انگریزی ترجمہ مارہرہ (بھارت، یوپی) کے ایک بزرگ کررہے ہیں ___ اسی طرح سندھی میں مفتی محمد رحیم سکندری نے کنزالایمان کا ترجمہ کیا ہے۔ جو لاہور سے شائع ہوچکا ہے۔ ایک دوسرے بزرگ نے بھی سندھی میں ترجمہ کیا ہے۔ بنگلہ زبان میں بھی کنزالایمان کا ترجمہ ہوا ہے جو رضا اکیڈمی (چاٹگام) نے قسط وار شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہوئے ہیں، سرتاج حسین رضوی صاحب (بریلوی) نے ڈچ زبان میں ترجمہ کیا۔

اصول تفسیر

حاشیہ الاتقان للسیوطی

رسم خط قرآن

جالب الجنان فی رسم احرف من القرآن

حدیث

حاشیہ صحیح بخاری

حاشیہ صحیح مسلم

حاشیہ جامع ترمذی

---

[1] مولوی سعید بن عزیز یوسف زئی: کنزالایمان اہل حدیث کی نظر میں، بحوالہ معارف رضا (کراچی) شمارہ ۱۹۸۳ء، ص ۹۰۔۹۹

حاشیہ سنن نسائی
حاشیہ سنن ابن ماجہ
حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری
حاشیہ فتح الباری شرح بخاری
حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل
حاشیہ شرح معانی الآثار للطحاوی
حاشیہ سنن دارمی
حاشیہ تیسیر شرح جامع صغیر للسیوطی
حاشیہ مسند امام اعظم
حاشیہ کتاب الآثار
حاشیہ الخصائص الکبریٰ للسیوطی
حاشیہ کنز العمال
حاشیہ الترغیب والترہیب
حاشیہ القول البدیع للسخاوی
حاشیہ المقاصد الحسنہ
حاشیہ جمع الوسائل فی شرح الشمائل
حاشیہ فیض القدیر شرح جامع صغیر
حاشیہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح
حاشیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ

حاشیہ الآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ
حاشیہ الموضوعات الکبیر للعلی القاری
انباء الحذاق بمسالک النفاق
تلألؤ الافلاک بجلال احادیث لولاک
سمع وطاعة فی احادیث الشفاعة
الاحادیث الروایة لمدح الامیر معاویة
ذیل المدعا لاحسن الوعاء
اسماء الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین
القیام المسعود بتنقیح المقام المحمود

اسانید حدیث

الاجازة الرضویة لمبجل مکة البهیة
الاجازات المتینة لعلماء بکة والمدینة
النور والبهاء فی اسانید الحدیث وسلاسل اولیاء اللہ

اصول حدیث

شرح نخبۃ الفکر
الهاد الکاف فی حکم الضعاف

مدارج طبقات الحدیث
الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی
الافادات الرضویہ (فی اصول الحدیث)
حاشیہ فتح المغیث

تخریج احادیث

حاشیہ نصب الرایہ تخریج احادیث الہدایہ
النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب
البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص
الروض البهیج فی آداب التخریج

جرح وتعدیل

حاشیہ کشف الاحوال فی نقد الرجال
حاشیہ العلل المتناہیہ

اسماء الرجال

حاشیہ تقریب التہذیب
حاشیہ تہذیب التہذیب
حاشیہ الاسماء والصفات
حاشیہ الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ
حاشیہ تذکرۃ الحفاظ

حاشیہ میزان الاعتدال
حاشیہ خلاصۃ تہذیب الکمال

لغت حدیث

حاشیہ مجمع بحار الانوار للطاہر الپٹنی

فقہ

۱۔ حاشیہ فتاوی عالمگیری
۲۔ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار
۳۔ حاشیہ فتح القدیر لابن الہمام
۴۔ حاشیہ بدائع الصنائع
۵۔ حاشیہ البحر الرائق
۶۔ حاشیہ الجوہرۃ النیرۃ
۷۔ جد الممتار علی رد المحتار (خمس مجلدات)
۸۔ حاشیہ مجمع الانہر
۹۔ حاشیہ مراقی الفلاح
۱۰۔ حاشیۃ الاسعاف فی احکام الاوقاف
۱۱۔ حاشیہ اتحاف الابصار
۱۲۔ حاشیہ الاعلام بقواطع الاسلام
۱۳۔ حاشیہ الاصلاح شرح الایضاح
۱۴۔ حاشیہ فتاوی بزازیہ
۱۵۔ حاشیہ تبیین الحقائق

۱۶۔ حاشیہ جواہر اخلاطی
۱۷۔ حاشیہ جامع الفصولین
۱۸۔ حاشیہ جامع الرموز
۱۹۔ حاشیہ جامع الصفار
۲۰۔ حاشیہ خلاصۃ الفتاوی
۲۱۔ حاشیہ رسائل الارکان
۲۲۔ حاشیہ شفاء الصفار
۲۳۔ حاشیہ عنایہ حلبی (شرح الہدایہ)
۲۴۔ حاشیہ العقود الدریہ تنقیح فتاوی الحامدیہ
۲۵۔ حاشیہ فوائد کتب عدیدہ
۲۶۔ حاشیہ حلیۃ المحلی
۲۷۔ حاشیہ خادمی
۲۸۔ حاشیہ درر الحکام
۲۹۔ حاشیہ منحۃ الخالق شرح کنز الدقائق
۳۰۔ حاشیہ غنیۃ المستملی
۳۱۔ حاشیہ شرح مسلک متقسط
۳۲۔ حاشیہ فتاوی خانیہ
۳۳۔ حاشیہ فتاوی سراجیہ
۳۴۔ حاشیہ فتاوی خیریہ
۳۵۔ حاشیہ فتاوی حدیثیہ
۳۶۔ حاشیہ فتاوی زرینیہ
۳۷۔ حاشیہ فتاوی غیاثیہ
۳۸۔ حاشیہ فتاوی عزیزیہ شاہ عبد العزیز دہلوی
۳۹۔ حاشیہ فتح المعین
۴۰۔ حاشیہ معین الحکام
۴۱۔ حاشیہ کتاب الخراج
۴۲۔ حاشیہ منۃ الجلیل
۴۳۔ اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام
۴۴۔ احکام الاحکام فی التناول من یمس ملہ حرام
۴۵۔ الأمر باحترام المقابر
۴۶۔ اقامۃ القیامۃ علیٰ طاعن القیام لنبی تہامۃ
۴۷۔ اجود القری لمن یطلب الصحۃ فی اجارۃ القری
۴۸۔ انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ
۴۹۔ ازین کافل لحکم القعدۃ فی المکتوبۃ والنوافل
۵۰۔ انجح الجد فی حفظ المسجد
۵۱۔ ابجل ابداع فی حد الرضاع
۵۲۔ الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل

۵۳۔ الجود الحلو فی احکام الوضو
۵۴۔ تنویر القندیل فی اوصاف المندیل
۵۵۔ لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکام
۵۶۔ الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم
۵۷۔ نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم
۵۸۔ تبیان الوضو
۵۹۔ بارق النور فی مقادیر ماء الطہور
۶۰۔ برکات السماء فی حکم اسراف الماء
۶۱۔ ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب
۶۲۔ الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل
۶۳۔ النمیقۃ الانقی فی فرق الملاقی والملقی
۶۴۔ الہنی النمیر فی الماء المستدیر
۶۵۔ رحب الساحۃ فی میاہ لایستوی وجہہا وجوفہا فی المساحۃ
۶۶۔ ہبۃ الحبیر فی عمق ماء کثیر
۶۷۔ النور والنورق لاسفار الماء المطلق
۶۸۔ عطاء النبی لافاضۃ احکام ماء الصبی
۶۹۔ الدقۃ والتبیان لعلم الرقۃ والسیلان
۷۰۔ حسن التعمم لبیان حد التیمم
۷۱۔ سمع الندماء فیما یورث العجز عن الماء
۷۲۔ الظفر لقول زفر
۷۳۔ المطر السعید علیٰ نبت جنس ارض الصعید
۷۴۔ الجد السدید فی نفی الاستعمال عن الصعید
۷۵۔ قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء
۷۶۔ الطلبۃ البدیعۃ فی قول صدر الشریعۃ
۷۷۔ مجلی الشمعۃ لجامع حدث ولمعۃ
۷۸۔ سلب الثلب عن القائلین بطہارۃ الکلب
۷۹۔ الاحلی من السکر لطلبۃ سکرُ وسر
۸۰۔ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین
۸۱۔ نہج السلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامۃ
۸۲۔ ہدایۃ المتعال فی حد الاستقبال
۸۳۔ النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید
۸۴۔ القلادۃ المرصعۃ فی نحر الاجوبۃ الاربعۃ
۸۵۔ القطوف الدانیۃ لمن احسن الجماعۃ الثانیۃ
۸۶۔ تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب
۸۷۔ اجتناب العمال عن فتاوی الجہال
۸۸۔ وصاف الرجیح فی بسملۃ التراویح

۸۹۔ النہی المنجد بان صحن المسجد مسجد
۹۰۔ رعایۃ المذہبین فی الدعاء بین الخطبتین
۹۱۔ مایجلی الاصر عن تحدید المصر
۹۲۔ الرد الاشد البہی فی ھجر الجماعۃ علی الگنگوہی
۹۳۔ بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز
۹۴۔ النہی الحاجز عن تکرار صلاۃ الجنائز
۹۵۔ الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب
۹۶۔ الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن
۹۷۔ جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت
۹۸۔ بریق المنار بشموع المزار
۹۹۔ جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور
۱۰۰۔ الحجۃ الفائحۃ لطیب التعین والفاتحۃ
۱۰۱۔ اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح
۱۰۲۔ حیات الموات فی بیان سماع الاموات
۱۰۳۔ الوفاق المتین بین سماع الدفین والیمین
۱۰۴۔ تجلی المشکوۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوۃ
۱۰۵۔ اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ
۱۰۶۔ رادع التعسف عن الامام ابی یوسف
۱۰۷۔ افصح البیان فی حکم مزارع ھندوستان
۱۰۸۔ الزھر الباسم فی حرمۃ الزکوۃ علی بنی ھاشم
۱۰۹۔ ازکی الاھلال بابطال مااحدث الناس فی امر الھلال
۱۱۰۔ طرق اثبات الھلال
۱۱۱۔ البدور الاجلۃ فی امور الاھلۃ
۱۱۲۔ نور الادلۃ للبدور الاجلۃ
۱۱۳۔ رفع العلۃ عن نور الادلۃ
۱۱۴۔ الاعلام بحال البخور فی الصیام
۱۱۵۔ تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلاۃ والصیام
۱۱۶۔ ھدایۃ الجنان باحکام رمضان
۱۱۷۔ العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار
۱۱۸۔ صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین
۱۱۹۔ انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ
۱۲۰۔ عباب الانوار ان لانکاح بمجرد الاقرار
۱۲۱۔ ماحی الضلالۃ فی انکحۃ الھند وبنجالہ
۱۲۲۔ ھبۃ النساء فی تحقیق المصاھرۃ بالزنا
۱۲۳۔ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار
۱۲۴۔ تجویز الرد عن تزویج الابعد

۱۲۵۔ البسط المسجل فی امتناع الزوجۃ بعد الوطی للمعجل
۱۲۶۔ رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق
۱۲۷۔ آکد التحقیق بباب التعلیق
۱۲۸۔ الجوھر الثمین فی علل نازلۃ الیمین
۱۲۹۔ اطائب التہانی النکاح الثانی
۱۳۰۔ جوال العلو لتبیین الخلو
۱۳۱۔ رد القضاۃ الیٰ حکم الولاۃ
۱۳۲۔ الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلد الاضحیۃ
۱۳۳۔ الصح الحکومۃ لفصل لخصومۃ
۱۳۴۔ معدل الزلال فی اثبات الھلال
۱۳۵۔ نقاء النیرۃ فی شرح الجوھرۃ ملقب بہ النیرۃ الوضیئۃ فی شرح الجوھرۃ المضیئۃ (للامام صالح جمل اللیل مکی)
۱۳۶۔ الطرۃ الرضیۃ علی النیرۃ الوضیۃ
۱۳۷۔ اجل التحبیر فی حکم السماع والمزامیر
۱۳۸۔ اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الھند وبیان الشہادۃ
۱۳۹۔ الفقہ المجادبۃ عن حلف الطالب علی طلب المواثبۃ
۱۴۰۔ احسن الجلوۃ فی تحقیق المیل والذراع والفرسخ والغلوۃ
۱۴۱۔ شوارق النسا فی حد المصر والفنا
۱۴۲۔ لمعۃ الشمعۃ فی اشتراط المصر للجمعۃ
۱۴۳۔ اراءۃ الادب لفاضل النسب
۱۴۴۔ احکام شریعت سہ حصص
۱۴۵۔ عرفان شریعت سہ حصص
۱۴۶۔ امام الکلام فی القرأۃ خلف الامام
۱۴۷۔ اسنی المشکوۃ فی تنقیح احکام الزکوۃ
۱۴۸۔ الاسد الصؤل
۱۴۹۔ بذل الصفا لعبد المصطفی
۱۵۰۔ باب غلام مصطفی
۱۵۱۔ بدر الانوار فی آداب الآثار
۱۵۲۔ ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال
۱۵۳۔ الکشف شافیا حکم فونو جرافیا
۱۵۴۔ تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون
۱۵۵۔ تعبیر خواب وہوائے احباب
۱۵۶۔ جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیۃ
۱۵۷۔ الجوھر الثمین فیما تنعقد بہ الیمین

۱۵۸ـ الجلازة و العلازة فی موجب سجود التلاوة
۱۵۹ـ حکم رجوع من ولی فی نفقة العرس والجهاز والحلی
۱۶۰ـ حک العیب فی حرمة تسوید الشیب
۱۶۱ـ حقة المرجان لمهم حکم الدخان
۱۶۲ـ حق الاحقاق فی حادثة من نوازل الطلاق
۱۶۳ـ الحلیة الاسنی لحکم بعض الاسماء
۱۶۴ـ الحل المحتلی فی احکام المبتلیٰ
۱۶۵ـ خیر الآمال فی حکم الکسب و السوال
۱۶۶ـ کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم
۱۶۷ـ نوٹ (کرنسی) سے متعلق مسائل
۱۶۸ـ کاسر السفیه الواهم فی ابدال قرطاس الدراهم
۱۶۹ـ الذیل المنوط الرسالة النوط
۱۷۰ـ رامی زاغیان معروف به دفع زیغ زاغ
۱۷۱ـ الرمز الراسف علی سوال مولانا آصف
۱۷۲ـ الزبدة الزکیة فی تحریم سجود التحیة
۱۷۳ـ رویت ہلال رمضان
۱۷۴ـ الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف
۱۷۵ـ سبل الاصفیا فی حکم الذبح للاولیا
۱۷۶ـ ستر جمیل فی مسائل السراویل
۱۷۷ـ السهم الشهابی علیٰ خداع الوهابی
۱۷۸ـ السنیة الانیقة فی فتاویٰ افریقه
۱۷۹ـ السیف الصمدانی علی الهلی والمکرانی
۱۸۰ـ سلامة الله لاهل السنة
۱۸۱ـ شفاء الواله فی صور الحبیب ومزاره ونعاله
۱۸۲ـ الشرعة البهیة فی تحدید الوصیة
۱۸۳ـ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین
۱۸۴ـ طوالع النور فی حکم السرج علی القبور
۱۸۵ـ الطیب الوجیز فی امتعة الورق و الابریز
۱۸۶ـ عطایا القدیر فی حکم التصویر
۱۸۷ـ عبقری حسان فی أجابة الاذان
۱۸۸ـ فتح الملیک فی حکم التملیک
۱۸۹ـ الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی
۱۹۰ـ الکاس الدهاق باضافة الطلاق
۱۹۱ـ لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ

۱۹۲ـ اللؤلؤ المعقود لبیان حکم امراة المفقود
۱۹۳ـ المقالة المسفرة عن احکام البدعة المکفرة
۱۹۴ـ الجمل المسدد ان ساب المصطفیٰ مرتد
۱۹۵ـ منزع المرام فی التداوی بالحرام
۱۹۶ـ المنح الملیحه فیما نهی عن اجزاء الذبیحه
۱۹۷ـ المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر
۱۹۸ـ مروج النجا لخروج النساء
۱۹۹ـ الرد لناهر علیٰ ذام النهی الحاجز
۲۰۰ـ شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر
۲۰۱ـ مقاد الجر فی الصلوة بمقبرة او جنب قبر
۲۰۲ـ مسائل سماع
۲۰۳ـ المعرکة الملمعا علیٰ طاعن نطق بکفر طوعا
۲۰۴ـ نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا
۲۰۵ـ نقد البیان لحرمة ابنة اخی اللبان
۲۰۶ـ نور الجوهرة فی السمسرة و السورکرة
۲۰۷ـ نور عینی فی الانتصار للامام العینی
۲۰۸ـ وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید
۲۰۹ـ هادی الاضحیة بالشاة الهندیة
۲۱۰ـ لب الشعور باحکام الشعور
۲۱۱ـ نابغ النور علی سوالات جبلفور
۲۱۲ـ انفس الفکر فی قربان البقر
۲۱۳ـ مسئلہ اذان کا حق نما فیصلہ
۲۱۴ـ رویت ہلال کا ضروری فتویٰ
۲۱۵ـ کمال الاکمال شرح جمال الاجمال
۲۱۶ـ اضافات افاضات
۲۱۷ـ الجلی الحسن فی حرمة ولد اللبن
۲۱۸ـ ترجمہ شائم العنبر
۲۱۹ـ نفی العار من معائب المولوی عبد الغفار
۲۲۰ـ وقایة اهل السنة عن اهل البدعة
۲۲۱ـ العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة (30 جلدیں)

فتاویٰ رضویه:

فقہ اسلامی کا عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں بہت سے پیچیدہ اور مشکل مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جسے ایک دو دلیل سے نہیں دس بیس براہان سے تحقیق بلکہ

سینکڑوں دلائل وبراہین سے مزین کرکے پیش فرمایا گیا ہے۔

فتاوی رضویہ کی عربی عبارتوں کا ترجمہ اور حوالہ جات کی تخریج وتصحیح اور ترتیب وفہارس وغیرہ کا اہم ترین کام دنیائے سنیت کی عظیم شخصیت حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرپرستی میں انجام پایا، جس کی تیس ضخیم جلدیں ہوگئی ہیں۔

اصول فقہ

حاشیۃ الحموی علی الاشباہ والنظائر
حاشیۂ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت
حاشیۂ مسلم الثبوت
التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل
تبویب الاشباہ والنظائر
السیوف المحیقة علی عالب ابی حنیفة

رسم المفتی

حاشیہ رسائل الشامی (فی رسم المفتی)
اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقا علی قول الامام
فصل القضافی رسم الافتاء

فرائض

تجلیة السلم فی مسائل نصف من العلم
ندم النصرانی والتقیم الایمانی
المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع
طیب الامعان فی تعدد الجهات والابدان

تجوید

الجام الصاد عن سنن الضاد
نعم الزاد لروم الضاد
یسر الزاد لمن ام الضاد
حاشیہ المنح الفکریہ

عقائد و کلام

۱۔حاشیہ مسایرہ
۲۔حاشیہ مسامرہ
۳۔حاشیہ شرح مواقف
۴۔حاشیہ شرح مقاصد
۵۔حاشیہ خیالی علی شرح العقائد
۶۔حاشیہ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ
۷۔الادلة الطاعنة فی اذان الملاعنة

۸۔المعتمد المستند بناء نجاة الابد
۹۔اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب
۱۰۔امور عشرین در امتیاز عقائد سنیین
۱۱۔الاهلال بفیض الاولیاء بعد الوصال
۱۲۔اجلی نجوم رجم برابلیس النجم
۱۳۔اصلاح النظیر
۱۴۔اکمل المبحث علیٰ اهل الحدث
۱۵۔الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد (منظوم)
۱۶۔انتصار الهدیٰ
۱۷۔ازاحة العیب بسیف الغیب
۱۸۔انوار المنان فی توحید القرآن
۱۹۔ابراء المجنون عن انهاکه علم المکنون
۲۰۔اتقائے حرمین کا تازہ عطیہ
۲۱۔اظلال السحابة باجلال الصحابة
۲۲۔اشد الباس علیٰ عابد الخناس
۲۳۔البشری العاجلة من تحف آجلة
۲۴۔البارقة الشارقة علیٰ مارقة المشارقة
۲۵۔پیکان جانگداز بر جان مکذبان بے نیاز
۲۶۔التحبیر بباب التدبیر
۲۷۔ثلج الصدر لایمان القدر
۲۸۔تمهید ایمان بآیات قرآن
۲۹۔حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین
۳۰۔مبین احکام وتصدیقات اعلام
۳۱۔خلاصۂ فوائد فتاوی
۳۲۔اللمم الملکیة والتسجیلات المکیة
۳۳۔مبری تصدیقات مکہ
۳۴۔الفواکه الهنیة والتسجیلات المدینة
۳۵۔بحار تصدیقات مدینہ
۳۶۔برکات مدینہ از عمدۂ شافعیہ
۳۷۔هدایة المعلمین الیٰ مایجب فی الدین
۳۸۔النجلاء الکامل لعین قضاة الباطل
۳۹۔حل خطا الخط
۴۰۔حجب العوار عن مخدوم بهار
۴۱۔حق کی فتح مبین
۴۲۔خالص الاعتقاد
۴۳۔دوام العیش فی الائمة من قریش
۴۴۔سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح

۴۵ـ دامان باغ سبحان السبوح
۴۶ـ سبحان القدوس عن تقدیس نجس منکوس
۴۷ـ دفعۃ الباس علیٰ جاحدالفاتحۃ والفلق والناس
۴۸ـ دافع الفساد عن مرادآباد
۴۹ـ ردالرفضۃ
۵۰ـ الرائحۃ العنبریہ من المجمرۃ الحیدریہ
۵۱ـ رفع العروش الخاویۃ من ادب الامیر معاویۃ
۵۲ـ رسالہ عقائد
۵۳ـ السعی المشکور فی ابداء الحق المھجور
۵۴ـ سوالات حقائق نما برؤس ندوۃ العلماء
۵۵ـ فتاوی القدوۃ لکشف دفین الندوۃ
۵۶ـ قھرالدیان علی مرتدبقادیان
۵۷ـ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
۵۸ـ المبین ختم النبیین
۵۹ـ سیف العرفان لدفع حزب الشیطان
۶۰ـ سدالفرار
۶۱ـ شرح المطالب فی مبحث ابی طالب

۶۲ـ منتھی التفصیل فی مبحث التفضیل
۶۳ـ الصارم الالٰھی علی عمائد المشرب الواھی
۶۴ـ ضوء النھایۃ فی اعلام الحمدو الھدایۃ
۶۵ـ باب العقائدو الکلام
۶۶ـ برکات الامدادلاھل الاستمداد
۶۷ـ العذاب البئیس
۶۸ـ فیح النسرین بجواب الاسئلۃ العشرین
۶۹ـ الفرق الوجیزبین السنی العزیز والوھابی الرجیز
۷۰ـ قوارع القھارعلی المجسمۃ الفجار
۷۱ـ القمع المبین لآمال المکذبین
۷۲ـ الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ
۷۳ـ سل السیوف الھندیۃ علیٰ کفریات باباالنجدیۃ
۷۴ـ اللآمۃ القاصفۃ لکفریات الملاطفۃ
۷۵ـ اللؤلؤالمکنون فی علم البشیر بما کان ومایکون
۷۶ـ لمعۃ الشمعۃ لھدی شیعۃ الشنیعۃ

۷۷ـ معتبر الطالب فی شیون ابی طالب
۷۸ـ مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین
۷۹ـ غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق
۸۰ـ مال الحبیب بعلوم الغیب
۸۱ـ ازاحۃ جوانح الغیب
۸۲ـ معارک الجروح علی الوھب المقبوح
۸۳ـ مقتل کذب وکید
۸۴ـ حاسم المفتری علی السیدالبری
۸۵ـ النیرالشھابی علیٰ خداع الوھابی
۸۶ـ السھم الشھابی علی خداع الوھابی
۸۷ـ تبدیل مژدہ آراوکیفرکفران نصاریٰ
۸۸ـ نبین الھدیٰ فی نفی امکان مثل المصطفیٰ
۸۹ـ الجبل الثانوی علی کلیۃ التانوی
۹۰ـ تحبیر البحربقصم الجبر
۹۱ـ یک گروسہ فاختہ ہمناک
۹۲ـ الھدایۃ المبارکہ فی خلق الملائکہ
۹۳ـ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین
۹۴ـ فتوی مکۃ لفت الندوۃ المندکۃ

۹۵ـ ترجمۃ الفتویٰ وجہ ہدم الہویٰ
۹۶ـ تصدیقات الحرام
۹۷ـ کشف تصحیحات
۹۸ـ فتوی المدینۃ المنورۃ بدک ندوۃ مزورۃ
۹۹ـ ترجمۃ الفتویٰ سالیۃ الاہواء
۱۰۰ـ خلص فوائدفتوی
۱۰۱ـ النذیرالھائل لکل جلف جائل
۱۰۲ـ رشاقۃ الکلام فی حواشی اذاقۃ الآثام
۱۰۳ـ البرق المخیب علیٰ طیب
۱۰۴ـ النعیم المقیم فی فرحۃ مولدالنبی الکریم
۱۰۵ـ ماحیۃ العیب بایمان الغیب
۱۰۶ـ مزق تلبیس وادعائے تقدیس
۱۰۷ـ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ
۱۰۸ـ الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ
۱۰۹ـ الدلائل القاھرہ علی الکفرالنیاشرہ
۱۱۰ـ المقال الباھران منکر الفقہ کافر
۱۱۱ـ الجرح الوالج فی بطن الخوارج
۱۱۲ـ حاشیہ تحفۂ اثناعشریہ
۱۱۳ـ حاشیہ مفتاح اسعادہ

۱۱۴۔ حاشیہ عقائد عضدیہ

۱۱۵۔ حاشیہ شرح فقہ اکبر

۱۱۶۔ حاشیہ الصواعق المحرقہ

۱۱۷۔ حاشیہ التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ

۱۱۸۔ حاشیہ تحفۃ الاخوان

مناظرہ

مراسلات سنت وندویہ

ابحاث اخیرہ

اطائب الصیب علیٰ ارض الطیب

یادداشت عبارات سد الفرار

فضائل وسیرت

حاشیہ شرح شفا ملا علی قاری

حاشیہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

الامن والعلیٰ لناعتی المصطفی بدافع البلاء ملقب بلقب تاریخی

اکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ

اجلال جبریل بجعلہ خادماً للمحبوب الجمیل

انباء المصطفیٰ بحال سر واخفی

زواہر الجنان من جواہر البیان معروف بہ سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

صلات الصفا فی نور المصطفیٰ

عروس الاسماء الحسنیٰ فیما لنبینا من الاسماء الحسنی

فقہ شہنشاہ وان القلوب بید الحبیب بعطاء اللہ

قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام

نفی الفئ عمن بنورہ انار کل شئ

ہدی الحیران فی نفی الفئ عن سید الاکوان

طیب المنیہ فی وصول الحبیب الی العرش والرویۃ معروف بہ منبہ المنیہ بوصول الحبیب الی العرش والرویۃ

منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب

الموہبۃ الجدیدۃ فی وجود الحبیب بمواضع عدیدۃ

عروس مملکۃ اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ

نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال

جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج

مناقب

الکلام البہی فی تشبیہ الصدیق بالنبی ﷺ

وجہ المشوق بجلوۃ اسماء الصدیق والفاروق

تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ

احیاء القلب المیت بنشر فضائل اہل البیت

ذب الاہواء الواہیۃ فی باب الامیر معاویۃ

عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسلام

رفع العروش الخاویۃ من لاب الامیر معاویۃ

جمیل ثناء الائمۃ علی علم سراج الامۃ

فتاویٰ کرامات غوثیہ

انجاء البری عن وسواس المفتری

مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم

تاریخ

اول من صلی الصلوات الخمس

اعلام الصحابۃ الموافقین للامیر معاویۃ وام المومنین

جمع القرآن وبم عزوہ العثمان

تصوف

حاشیہ الیواقیت والجواہر

حاشیہ احیاء علوم الدین للغزالی

حاشیہ الابریز

حاشیہ الزواجر

حاشیہ مدخل لابن امیر الحاج

حاشیہ میزان الشریعۃ الکبریٰ

بوارق تلوح من حقیقۃ الروح

التلطف بجواب مسائل التصوف

کشف حقائق و اسرار دقائق

مقال عرفا باعزاز شرع و علماء

طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی

کشکول فقیر قادری

سلوک

الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ

نقاء السلافۃ فی البیعۃ و الخلافۃ

اذکار

الوظیفۃ الکریمۃ

شجرہ طیبہ قادریہ برکاتیہ

زھرۃ الصلاۃ من شجرۃ اکارم الھداۃ

ماقل و کفی من ادعیۃ المصطفی ﷺ

المنۃ الممتازہ فی دعوات الجنازۃ

سلسلۃ الذھب نافیۃ الارب

ازھار الانوار من صبا صلاۃ الاسرار

انھار الانوار من یم صلاۃ الاسرار

اخلاق

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

شرح الحقوق لطرح العقوق (حقوق والدین)

مشعلۃ الارشاد الیٰ حقوق الاولاد

نصائح و مواعظ

تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

وصایا شریف

ابانۃ التواری فی مصالحۃ عبد الباری اول

// // // دوم

// // // سوم

مکتوبات

مکتوبات اہلسنّت

بعض مکاتیب حضرت مجدد

مکتوبات امام احمد رضا (اول)

خطبات

الخطبات الرضویۃ فی المواعظ والعیدین
والجمعۃ

خطبات اعلیٰحضرت

ادب

اکسیر اعظم

حدائق بخشش اول

حدائق بخشش دوم

آمال الابرار و آلام الاشرار

چراغ انس

حضور جان نور

سلام و سیر

سراپا نور

مناقب صدیقہ رضی اللہ عنہا

وظائف قادریہ

حمائد فضل رسول (بنام قصیدتان)

مدائح فضل رسول (رائعتان)

نذر گدا و تہنیت شادی اسرا

ذریعہ قادریہ

فضائل فاروق

نظم معطر

مشرقستان قدس

نعت و استعارات

اتحاف العلی لبکر فکر السنبلی

جاہ القصیدۃ البغدادیۃ معروف بہ

الزمزمۃ القمریۃ

فی الذب عن الخمریۃ

عذاب اولیٰ بررد او اذنیٰ

شرح مقامہ مذاقیہ

نحو

شرح ہدایۃ النحو

تبلیغ الاحکام الی درجۃ الکمال فی تحقیق

رسالۃ المصدر و الافعال

صرف

حاشیہ علم الصیغہ

لغت

حاشیہ تاج العروس

حاشیہ صراح

فتح المعطی بتحقیق الخاطی و المخطی

عروض

حاشیہ میزان الافکار

تعبیر

حاشیہ تعطیر الانام

اوفاق

الفوز بالآمال فی الاوفاق والاعمال

تکسیر

اطائب الاکسیر فی علم التکسیر

رسالہ در علم تکسیر

۱۵۲ مربعات

حاشیہ الدر المکنون

جفر

الجداول الرضویۃ للمسائل الجفریۃ
الثواقب الرضویۃ علی الکواکب الدریۃ
الاجوبۃ الرضویۃ للمسائل الجفریۃ
اسہل الکتب فی جمیع المنازل
الجفر الجامع
الرسائل الرضویۃ للمسائل الجفریۃ
الوسائل الرضویۃ للمسائل الجفریۃ
مجتلی العروس ومراد النفوس

توقیت

درا القبح عن درک الصبح
الانجب الانیق فی طرق التعلیق
تاج توقیت
زیج الاوقات للصوم والصلوٰۃ
البرہان القویم علی العرض والتقویم
کشف العلۃ عن سمت القبلۃ
ترجمہ قواعد تکمیل المنک
جدول ضرب
جدول اوقات

استنباط الاوقات
تسہیل التعدیل
جدول برائے جنتری شصت سالہ
حاشیہ جامع الافکار
حاشیہ خزانۃ العلم
حاشیہ زبدۃ المنتخب
طلوع وغروب نیرین
میول الکواکب وتعدیل الایام
سمت قبلہ

لوگارثم

رسالہ در علم لوگارثم
ستین ولوگارثم

زیجات

حاشیہ برجندی
حاشیہ زلالات البرجندی
مفسر المطالع للتقویم والطالع
حاشیہ زیج بہادر خانی
حاشیہ فوائد بہادر خانی
التعلیقات علی جامع بہادر خانی
التعلیقات علی الزیج الایلخانی

التعلیقات علی الزیج الاجد
تحقیقات سال مسیحی

ہندسہ

حاشیہ تحریر اقلیدس
اشکال الاقلیدس لنکس اشکال الاقلیدس
اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا
المعنی المجلی للمغنی والظلی
حاشیہ اصول الہندسہ

حساب

الجمل الدائرۃ فی خطوط الدائرۃ
الکلام الفہم فی سلاسل الجمع والقسیم
مستولیات السہام
حاشیہ خزانۃ العلم

ریاضی

جداول الریاضی
زاویۃ اختلاف المنظر
عزم البازی فی جو الریاضی
کشور اعشاریہ
الکسر العشری
معدن علومی در سنین ہجری عیسوی ورومی

علم مثلث

تخمیص مثلث کروی
رسالہ در علم مثلث کروی
وجوہ زوایا مثلث کروی
رسالہ علم مثلث کروی

ہیأت

حاشیہ شرح چغمینی
مبحث المعادلۃ ذات الدرجۃ الثانیۃ
قانون رویت اہلۃ
طلوع وغروب کواکب وقمر
الصراح الموجز فی تعدیل المرکز
رویت الہلال
اقمار الانشراح لحقیقۃ الاصباح
جادۃ الطلوع والممر للسیارۃ والنجوم والقمر
حاشیہ کتاب الصور
حاشیہ شرح تذکرہ
حاشیہ طیب النفس
حاشیہ تصریح

حاشیہ علم الہیأۃ

حاشیہ رفع الخلاف فی دقائق الاختلاف

حاشیہ ما شرح باکورہ

رسالہ صبح

نجوم

زاکی البہا فی قوۃ الکواکب وضعفہا

استخراج تقویمات کواکب

استخراج دول قمر بر راس

رسالہ ابعاد قمر

حاشیہ حدائق النجوم

جبر و مقابلہ

حل المعادلات لقوی المکعبات

رسالہ جبر و مقابلہ

حاشیہ القواعد الجلیلۃ فی الاعمال الجبریۃ

ارثماطیقی

کتاب الارثماطیقی

البدور فی اوج المجذور

الموہبات فی المربعات

منطق

حاشیہ میر زاہد

حاشیہ ملا جلال

رسالہ منطق

فلسفہ

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان

فوز مبین در رد حرکت زمین

الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ

معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

حاشیہ اصول طبعی

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

شتی

حبل الوارۃ

مقالہ مفردہ

نشاط السکین علی حلق البقر السمین

مرتجی الاجابات لدعاء الاموات

ردّ قادیانیت

۱۔ جزاء اللہ عدُوَّہٗ باباۂ ختم النبوۃ (۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء)

اس تصنیف لطیف کا تعارف خود حضرت مصنف قدس سرہ کی زبانی سنئے فرماتے ہیں:

''اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی۔ شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی۔ اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا۔ متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اس معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا کہ حضور ﷺ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب ''جزاءُ اللہ عدُوَّہٗ باباۂ ختم النبوۃ'' ۱۳۱۷ھ (دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء) میں اس کا مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ۱۲۰ حدیثیں، اور تکفیر منکر پر ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کئے۔ وللہ الحمد

(فتاویٰ رضویہ مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات ج ۱۵)

۲۔ السُّوءُ وَالْعِقَابُ علی المسیح الکذاب (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)

۱۳۲۰ھ میں امرتسر سے مولانا محمد عبد الغنی نے ایک استفتاء بھیجا۔ سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا۔ عرصہ تک باہمی معاشرت رہی۔ پھر مرد، مرزائی ہوگیا، تو کیا اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ ساتھ ہی امرتسر کے

متعدد علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام اہلسنّت علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں ایک رسالہ ''اَلسُّوءُ وَالْعِقَابُ عَلَی الْمَسِیْحِ الْکَذَّاب'' (جھوٹے مسیح پر عذاب وعقاب) قلمبند فرمایا جس میں دس وجہ سے مرزائے قادیانی کا کفر بیان کر کے فتاویٰ ظہیریہ، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ برجندی شرح نقایہ اور فتاویٰ ہندیہ (عالمگیری) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

> ''یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں''۔

پھر سوال کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے، اپنے اس قول ومذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام وتوبہ بغیر نکاح جدید کیے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو، یقیناً ولد الزنا ہو۔ یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر ہیں'' (فتاویٰ رضویہ مع تخریج وترجمہ عربی عبارات ج ۱۵)

۳۔ قہرُ الدّیان علی مُرتدٍبقادیان (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

یہ رسالہ بھی امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کے رشحات قلم سے ہے اس میں ختم نبوت کے منکر، کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن، جھوٹے مسیح، مرزائے قادیانی کے شیطانی الہاموں کا رد کر کے عظمت اسلام کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

۴۔ اَلْمُبِیْنُ خَتمِ النَّبِیّٖنَ (۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء)

۱۳۲۶ھ میں بہار شریف سے مولانا ابوالطاہر نبی بخش نے ایک استفتاء بھیجا۔ جس میں دریافت کیا گیا کہ بعض لوگ ''خاتم النّبیین'' میں الف لام عہد خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور ﷺ بعض انبیاء کے خاتم ہیں) اور بعض اسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں) ان میں سے کس کا قول صحیح ہے؟

امام اہلسنّت علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں ایک مختصر رسالہ تحریر فرمایا آپ فرماتے ہیں:

> ''جو شخص لفظ خاتم النّبیین میں ''النّبیین'' کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا، جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص''

پھر خاتم النّبیین میں تاویل کی راہ کھولنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''آج کل قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النّبیین سے ختم شریعت جدیدہ مراد ہے، اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مُروّج اور تابع ہو کر آئے، کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے''۔

۵۔ جبل الثانوی علی کلیۃ التھانوی (۱۳۳۷ھ/۱۹۱۸ء)

یہ رسالہ مولوی اشرفعلی تھانوی کے بارے میں ہے کہ ان کے ایک محب ومرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھتا ہے اور

درود شریف میں بھی نام محمد ﷺ کی جگہ تھانوی صاحب کا نام لیتا ہے۔ مرید کی اس گمراہی پر تھانوی صاحب نے اس کو تسکین دی۔ اور اپنی بزرگی کے اظہار کے لئے اپنے ماہانہ رسالے میں اس کو شائع بھی کر دیا۔ جب اس بارے میں امام اہل سنت علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا جواب جبل الثانوی کی صورت میں تحریر فرمایا اور ان کی بدعقیدگی کی گرفت فرمائی۔

۲۔ الجُرازُ الدیانی عَلی المرتد القادیانی (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

یہ رسالہ امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کی آخری تصنیف ہے۔ پیلی بھیت سے شاہ میر خان قادری نے ۳ محرم ۱۳۴۰ھ کو ایک استفتاء بھیجا جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ "الجُرازُ الدَّیانی عَلی المُرْتَدِ القَادِیانی" (قادیانی مرتد پر خدائی شمشیرِ بُراں) سپردِ قلم فرمایا۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہو گیا۔

سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی۔ جس سے قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے؟

امام اہلسنّت علیہ الرحمہ نے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کیے، جن میں واضح کیا کہ مرزائی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے۔ پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لئے مفید نہیں، پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیئے۔

مذکورہ بالا تمام رسائل فتاوی رضویہ مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات کی جلد ۱۴، ۱۵ سے لئے گئے ہیں۔

مرزائے قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصر ختم نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کی، علمائے اسلام نے حق کو واضح کیا، اور اس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ امام اہلسنّت علیہ الرحمہ نے جو استفتاء حرمین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کیا تھا اس میں مرزا کے خرافات کے ساتھ ساتھ اس قسم کی عبارات کا بھی تذکرہ تھا:

> "سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

اسی طرح یہ عبارت:

> "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

علمائے عرب نے ان عبارات کی بنا پر بھی کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ یہ فتاویٰ "حسام الحرمین" میں چھپ چکے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امام اہلسنّت علیہ الرحمہ عقیدۂ ختم نبوت کو کس قدر اہمیت دیتے تھے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ اس قدر اہم اور نازک ہے کہ اس سلسلے میں کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

۷۔ حُسام الحرمین: (۱۳۲۴ھ)

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی نے ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کے علماء اہل سنت کی خدمت میں بھجوایا۔ جس میں چند عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ

یہ کفریہ ہیں یا نہیں اوران کے قائل پر بحکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرفہرست مرزائیوں کا ذکر تھا اس استفتاء کے جواب میں حرمین شریفین کے علماء نے بالاتفاق مرزائیوں، اور مرزائی نوازوں کی تکفیر کی۔

بے بنیاد الزام

مخالفین اہل سنت کو جب امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کو بدنام کرنے کے لئے کوئی علمی مواد دستیاب نہیں ہوتا تو یہاں تک کہنے سے باز نہیں آتے:

''مرزا غلام قادر بیگ جو انہیں (امام احمد رضا بریلوی کو) پڑھایا کرتے تھے، نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے''

گزشتہ صفحات میں امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی ایک جھلک پیش کی جا چکی ہے جو مرزائے قادیانی سے متعلق ہیں۔ ان کے باوجود ایسے گھناؤنے الزام لگانے والوں کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ انہیں امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے مواد دستیاب نہیں ہے۔ ورنہ جھوٹے الزامات کا سہارا ہرگز نہ لیتے۔

اس سلسلے میں چند امور قابل توجہ ہیں ابتدائی کتابیں (میزان) منشعب وغیرہ مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھی تھیں جبکہ مخالفین یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہی ان کے استاد تھے۔

مرزا قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر بیگ، دنیا نگر کا معزول تھانیدار۔ جو پچپن برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا۔ جبکہ امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کے استاد مرزا غلام قادر بیگ رحمہ اللہ تعالیٰ پہلے بریلی میں رہے، پھر کلکتہ چلے گئے اور بریلی سے بذریعہ استفتاء رابطہ رکھتے رہے۔

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری فرماتے ہیں:

''میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم مغفور (مرزا غلام قادر بیگ)

کو دیکھا تھا۔ گورا چٹا رنگ، عمر تقریباً اسّی سال، داڑھی، سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، عمامہ باندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت کے پاس تشریف لاتے، اعلیٰ حضرت بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام کلکتہ، امرتلالین میں تھا۔ وہاں سے اکثر سوالات طلب بھیجا کرتے۔ فتاویٰ میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے رسالہ مبارکہ ''تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین'' تحریر فرمایا ہے''۔

فتاویٰ رضویہ مطبوعہ مبارکپور انڈیا جلد سوم کے صفحہ ۸ پر ایک استفتاء ہے جو مرزا غلام قادر بیگ صاحب کا ۲۱؍ جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ کا بھیجا ہوا ہے۔

ان تفصیلات کے مطابق معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مرزائے قادیانی کا بھائی اور امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کے استاد قطعاً دو الگ شخصیتیں ہیں۔ وہ قادیان کا معزول تھانیدار، یہ مدرس و عالم، وہ پچپن سال کی عمر میں مر گیا یہ اسّی سال کی عمر میں حیات تھے۔ وہ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں فوت ہوا، یہ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء میں حیات تھے۔

(''انوار رضا'' ص ۵۱۷)

محمد امین قادری حنفی

جزاء اللہ عدوہ
بابائہ ختم النبوۃ

(سن تصنیف: 1899ء / ۱۳۱۷ھ)

تصنیف لطیف

از: امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ
امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

از: امام اہلسنت امام **احمد رضا** محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی علیہ الرحمہ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بنایا
تجھے حمد ہے خدایا

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخۡتُ فیہ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیرپا ہے
کبھی پیشِ در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا
تو قدم میں عرش پایا

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

مسئلہ

(از شیخ خدا بخش اہلسنت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول، ۱۹ رجب ۱۳۱۷ھ)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سیّد کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور پر رکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطمہ وحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء ورسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سیّد ہوسکتا ہے، یا نہیں؟ اور اسے سیّد کہنا روا ہے یا نہیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ت)

الجواب

الحمد للّٰہ رب العٰلمین وسلام علی المرسلین، ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین وکان اللّٰہ بکلّ شیء علیما، یا من یصلی علیہ ھو وملٰئکتہ صل علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما امین، ربّ انّی اعوذبک من ھمزات الشیطٰن واعوذبک ربّ ان یحضرون وصلی اللّٰہ تعالٰی علی خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقًا واخرھم بعثًا والہ وصحبہ والتابعین ولعن وقتل واخزی وخذل مردۃ الجن وشیطین الانس واعاذنا ابدا من شرھم اجمعین امین۔ (تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام تمام رسولوں پر، محمد ﷺ تم میں سے کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کا عالم ہے اے وہ ذات جس پر اللہ

تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود اور اس کے آل واصحاب پر اور سلام کامل۔ آمین۔ اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں، اور صلوٰۃ اللہ خاتم المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل واصحاب اور تابعین پر، اور لعنت اور ہلاکت، رسوائی اور ذلت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرکش جنوں اور انسانی شیطانوں پر، اور ان سب کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین۔ ت)

اللہ ﷻ سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الٰہ الا اللہ ماننا اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو احد صمد لا شریک لہ جاننا فرضِ اوّل ومناطِ ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن الکریم ۳۳/۴۰) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بیّن الکافر جلی الکفران ہے، ولید پلید جس کا قول نجس تر از بول، سوال میں مذکور، ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشا نہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمٰن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتوٰی نہیں اللہ واحد قہار کا فتوٰی ہے، خاتم الانبیاء الاخیار کا فتوٰی ہے، علی مرتضٰے وبتول زہرا وحسن مجتبٰے وشہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتوٰی ہے

صلی اللہ تعالٰی علی سیدہم ومولاہم وعلیہم وسلم۔

شفاء شریف واعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر ایضا من کذب بشئی مما صرح فی القراٰن من حکم او خبر، او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک، اوشک فی شئی من ذلک اھ[1] (نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کردہ کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کردہ کی نفی کی، یا جس نے اس میں شک کیا۔ ت)

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار[2] (بدیہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے۔ ت)

شفاء میں ہے:

وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خص حدیثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ ولہذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام اووقف فیہم اوشک (فی کفرہم) اوصحح مذہبہم، وان اظہر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہار ما اظہر من خلاف ذلک اھ[3] مختصرا مزیدا من نسیم الریاض ما بین الہلالین. (ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا

---

[1] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، فصل آخر فی الخطاء مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ص۳۸۱

[2] فتاوٰی حدیثیہ، باب اصول الدین مطبعہ جمالیہ مصر ص۱۳۶

[3] الشفاء القاضی عیاض فصل فی بیان ما ھو من المقالات، مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/۲۷۱

نسیم الریاض شرح الشفاء، فصل فی بیان ما ھو من المقالات، دار الفکر بیروت ۴/۵۰۹۔۱۰

اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔ اسی لئے ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب سے کہ وہ اپنے ظاہر کئے کا خلاف ظاہر کرتا ہے لہٰذا وہ کافر ہے اھ مختصراً، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف سے زائد ہے۔ت) اسی میں ہے: اجماع علی کفر من لم یکفر کل من فارق دین المسلمین اووقف فی تکفیر ھم اوشک[1] مختصراً۔ (اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصراً۔ت)

بزازیہ و درمختار وغیرہما میں ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[2] (جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم وضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر والحاد وزندقہ وارتداد کا فتوی لکھے، آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً موافقین ومخالفین حتی کہ کفار ومشرکین سب کو معلوم ومسلم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے، اور اسی

---

[1] الشفاء للقاضی فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتاؤلین مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۶۷

[2] درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۵۶

قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وہ بھی حضور اقدس ﷺ کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی ورسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل وملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں، اب یہ شخص کہ انھیں نبی ورسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب ومبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے، غرض انھیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا، اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کرکے کافر ہوا مفر کدھر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر. (ف)

ولید کے مقابل ذکر احادیث ونصوص علمائے قدیم وحدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث وعلماء کی کیا قدر جانے، مگر بحمد اللہ تعالٰی مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر وبیّن ہیں، قرآن وحدیث دونوں ایمان مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ جمائے گا، آیہ کریمہ میں وساوس ملعونہ بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا، ختم نبوت وخاتم النبیین کے صحیح ونجیح معنی بتائے گا، بعض قاسمان کفر ومجون کے اختراع جنون کو مردود وملعون بنائے گا۔ ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، نصوص ائمہ سے اہل ایمان کو صحت فتوی پر زیادہ تر اعتبار واعتماد آئے گا، معہذا ذکر محبوب راحت قلوب ہے، ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

بعثتِ آدم اور ختم نبوت: فاقول وبعون اللہ اصول (ارشادات الٰہیہ)

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم ؓ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

ف: اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

لغزش واقع ہوئی عرض کی یا رب اسئلک بحق محمد ان غفرت لی (الٰہی! میں تجھے محمد ﷺ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما) ارشاد ہوا: اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الاّ اللہ محمّد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: صدقت یا ادم انہ لا حب الخلق الیّ واذ سألتنی بحقہ فقد غفرت لک ولو لا محمد ما خلقتک[1] زاد الطبرانی وھو اخر الأنبیاء من ذریتک[2] (اے آدم! تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے ﷺ۔)

حضرت موسیٰ ؑ اور ختم نبوت:

ابو نعیم، ابو ہریرہ ؓ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان موسیٰ لما نزلت علیہ التوراۃ وقرأھا وجد فیھا ذکر ھذہ الامۃ فقال یارب انی اجد فی الالواح امۃ ھم الأخرون السابقون فاجعلھا امتی قال تلک امۃ احمد[3] (جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب التاریخ، استغفار آدم ؑ بحق محمد ﷺ، دار الفکر بیروت، ۶۱۵/۲
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ ﷺ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۴۸۹/۵

[2] المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث ۶۴۹۸، مکتبۃ المعارف ریاض، ۲۵۹/۷

[3] دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر الفضیلۃ الرابعۃ، عالم الکتب بیروت ۱۴/۱

پایا عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے ﷺ۔)

حضرت آدم ؑ اور سرکار دو عالم ﷺ

ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ ؓ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لما خلق اللہ ادم اخبرہ ببنیہ فجعل یری فضائل بعضھم علی بعض فرای نوراً ساطعا فی اسفلھم فقال یا رب من ھذا قال ھذا ابنک احمد و ھو الاول وھو الأخر وھو اول شافع واول مشفع[1] جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی، الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا ﷺ۔

خاتم النبیین:

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا: بین کتفی ادم مکتوب، محمد رسول اللہ خاتم النبیین[2] ﷺ۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ما ورد فی اصطفائہ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت ۱۱۱/۲
کنز العمال حدیث ۳۲۰۵۲ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۴۳۷/۱۱

[2] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما خص بہ و شرف بہ الخ عالم الکتب بیروت ۱۳۷/۲

محمد ﷺ اور دروازۂ جنت:

ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی: انه قال اول من یاخذ بحلقة باب الجنة فیفتح له محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قرأ اٰیة من التوراة اضرابا قدما یا نحن الاخرون الاولون[1] یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازۂ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا، وہ محمد ﷺ ہیں، پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق، یعنی امتِ محمد ﷺ۔

خاتم الانبیاء کی بشارت:

ابن سعد، عامر شعبی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا: انه کائن من ولدک شعوب وشعوب حتی یاتی النبی الامیّ الذی یکون خاتم الانبیاء[2] بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو ﷺ۔

یعقوب علیہ السلام وخاتم الانبیاء ﷺ:

محمد بن کعب قرظی سے راوی اوحی اللہ تعالیٰ الیٰ یعقوب انی ابعث من ذریتک ملوکا وانبیاء حتی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امته هیکل بیت المقدس، وهو خاتم الانبیاء، واسمه احمد[3] اللہ ﷻ نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفضائل، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ۱۱/۴۳۳

[2] الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاهلیه بمحمد ﷺ دار صادر بیروت، ۱/۱۶۳

[3] الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاهلیه بمحمد ﷺ دار صادر بیروت، ۱/۱۶۳

فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی امت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی اور اس کا نام احمد ﷺ ہے۔

اشعیاء علیہ السلام اور احمد مجتبیٰ ﷺ:

ابن ابی حاتم، وہب بن منبہ سے راوی: قال اوحی اللہ تعالیٰ الی اشعیاء انی باعث نبیا امیا افتح به آذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا، مولده بمكة ومهاجره بطیبة وملکه بالشام (وساق الحدیث فیه) الکثیر الطیب من فضائله وشمائله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیٰ ان قال ولاجعلن امته خیر امة اخرجت للناس (وذکر صفاتهم الیٰ ان قال) اختم بکتابهم الکتب بشریعتهم الشرائع وبدینهم الادیان[1] الحدیث الجلیل الجمیل. اللہ ﷻ نے اشعیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امّی کو بھیجنے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام، میں ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا، میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتب سماوی میں اسم محمد ﷺ:

ابن عساکر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یسمّی فی الکتب القدیمة احمد و محمد والماحی والمقفی

---

[1] الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن ابی حاتم وابو نعیم باب ذکرہ فی التوراة والانجیل الخ دار الکتب الحدیثیہ، ۱/۳۳، ۳۴

الدر المنثور، بحوالہ ابن ابی حاتم وابو نعیم آیة الذی یجدونه مکتوبا فی التوراة الخ منشورات مکتبه آیة اللہ العظمی قم ایران، ۳/۱۳۳

ونبی الملاحم وحمطایا وفار قلیطا وما ذماذ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے، احمد، محمد، ماحی (کفر وشرک کو مٹانے والے)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے) نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی) فار قلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذماذ (ستھرے، پاکیزہ) ﷺ۔

خاتم الانبیاء ﷺ

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی: هبط جبریل فقال ان ربک یقول قد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منک وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکرنی موضع حتی تذکر معی' ولقد خلقت الدنیا واهلها لا عرفهم کرامتک علی ومنزلتک عندی' ولو لاک ما خلقت السمٰوت والارض وما بینهما لولاک ما خلقت الدنیا هذا مختصر[2] جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہو کر حضور اقدس ﷺ سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا واہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، ﷺ۔

---

[1] الخصائص الكبرى، بحواله ابی نعیم عن ابن عباس باب اختصاصه ﷺ بع دار الکتب الحدیثه شارع الجمهوریه، بعابدین ۱/۱۹۲

[2] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما خص به وشرف به من بین الانبیاء دار الفکر بیروت، ۲/ ۱۳۷-۱۳۶

آخر النبیین

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لما اسری بی الی السماء قربنی حتی کان بینی وبینه کقاب قوسین او ادنٰی، وقال لی یامحمد هل غمک ان جعلتک اخر النبیین، قلت لا، قال فهل غم امتک ان جعلتهم اخر الامم قلت لا، قال اخبر امتک انی جعلتهم اخر الامم لافضح الامم عنده ولا افضحهم عند الامم[1] شب اسرٰی مجھے میرے رب ﷻ نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں عرض کی نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں، والحمد للہ رب العالمین!

رحمةً للعٰلمین:

ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ و بزار وابو یعلی وبیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی: ثم لقی ارواح الانبیاء، فاثنوا علی ربهم فقال ابراهیم ثم موسیٰ ثم داؤد ثم سلیمٰن ثم عیسیٰ ثم ان محمدا صلی اللہ تعالی علیه وسلم اثنیٰ علی ربه فقال کلکم اثنی علی ربه وانی مُثن علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمة للعٰلمین وکافة للناس بشیرا ونذیرا و انزل علی الفرقان فیه تبیان لکل شئی وجعل امتی خیر امة

---

[1] تاریخ بغداد، ترجمہ ۲۵۵۷، ابو عبد اللہ احمد بن محمد النزلی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۵/ ۱۳۰۔

اخرجت للناس وجعل امۃ وسطا وجعل امتی ھم الاولون وھم الأخرون ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحاو خاتما فقال ابراھیم بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ثم انتھیٰ الی السدرۃ فکلمہ تعالٰی عند ذٰلک فقال لہ قد اتخذتک خلیلا وھو مکتوب فی التوراۃ حبیب الرحمن ورفعت لک ذکرک فلا اذکر الا ان ذکرت معی وجعلت امتک ھم الاولون والأخرون وجعلتک اوّل النبیین خلقا واخرھم بعثا وجعلتک فاتحاو خاتما[1] ھذا مختصر ملتقط۔ یعنی پھر حضور اقدس ﷺ ارواحِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب ﷻ کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ بترتیب حمدِ الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل وخصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب ﷻ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شَی کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انہیں عدل وعدالت واعتدال والی امت کیا اور انہیں کو اول اور انہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحہ، دیوان نبوت وخاتمہ دفتر رسالت بنایا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد ﷺ تم سے افضل ہوئے پھر حضور ﷺ سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عز جلالہٗ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے، میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری

---

[1] جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ سبحان الذی اسریٰ بہ، المطبعۃ المیمنۃ مصر ۱۵/۷۔۶

امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح وخاتم کیا ﷺ۔

ارشاداتِ انبیاء وملائکہ واقوالِ علماءِ کتبِ سابقہ

حدیثِ شفاعت:

امام احمد وابو داؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ حدیث طویل شفاعتِ کبریٰ میں فرماتے ہیں: فیاتون عیسیٰ فیقولون اشفع لنا الیٰ ربک فلیقض بیننا فیقول انی لست ھناکم انی اتخذت الھًا من دون اللّٰہ وانہ لا یھمنی الیوم الانفسی ولکن ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتی یفض الخاتم، فیقولون لا فیقول ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیاتونی فاقول انا لھا فاذا ارادا للہ ان یقضی بین خلقہ نادی مناد این احمد و امتہ فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم واول من یحاسب، فتفرج لنا الامم عن طریقنا[1] الحدیث ھذا مختصر۔ یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اسے پا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ ﷻ اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں

---

[1] مسند ابو یعلی حدیث ۲۳۲۲ عبد اللہ ابن عباس، مؤسسۃ علوم القرآن بیروت

احمد اوران کی امت ﷺ تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلی سب امتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب امتیں عرصات محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔

انبیاء کا التجائے شفاعت:

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ ؓ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فیاتون محمد افیقولون یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء اولین وآخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین ﷺ کے حضور آ کر عرض کرینگے حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم ؑ اور اذان اوّل:

ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابو ہریرہ ؓ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: نزل ادم بالهند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان الله اکبر الله اکبر، اشهد ان لا اله الاالله، اشهدان لا اله الا الله، اشهد ان محمد ارسول الله، اشهد ان محمد ارسول الله، قال ادم من محمد، قال اخر ولدک من الانبیاء [2] جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں، کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی (ﷺ)

انشراح صدر:

ابو نعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے مرسلاً اور دارمی وابن عساکر بطریق یونس هذا عن ابی ادریس الخولانی عبدالرحمن بن غنم اشعری

---

[1] صحیح البخاری کتاب التفسیر، سورۂ بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۶۸۵

[2] حلیۃ الاولیاء ترجمہ عمرو بن قیس الملائی، دار الکتاب العربی بیروت، ۵/۱۰۷

ؓ سے موصولاً راوی وهذا لفظ المرسل رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا: انت محمد رسول الله المقفی الحاشر [1] (الحدیث مختصر) حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے ﷺ۔ حدیث متصل میں یوں ہے: جبریل نے اتر کر حضور اقدس ﷺ کا شکم چاک کیا، پھر کہا: قلب وکیع فیه اذنان سمیعتان و عینان بصیر تان محمد رسول الله المقفی الحاشر [2] (الحدیث) مضبوط ومحکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے، ﷺ

بشارت میلاد الرسول:

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی، انہوں نے فرمایا، میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ ﷻ نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہوا، تو اس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو

---

[1] الخصائص الکبری بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب ما جاء فی قلبہ الشریف دار الکتب الحدیثۃ، ۱/۱۶۳

[2] الخصائص الکبری باب ما جاء فی قلبہ الشریف ﷺ، دار الحدیثۃ شارع الجمهوریۃ بعابدین، ۱/۱۶۳

ہو جائے گا، یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے: محمد رسو ل الله خاتم النبیین لا نبی بعده مولده بمكة ومهاجره بطيبة[1] (الحدیث) محمد اللہ کے رسول ہیں، سب انبیاء کے خاتم، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو، ﷺ۔

راہب کا استفسار

بیہقی وطبرانی وابونعیم اور خرائطی کتاب الہواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا: اما انه سوف يبعث منكم وشيكا نبی فسارعوا اليه و خذوا بحظكم منه ترشدوا فانه خاتم النبيين۔ ترجمہ: سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔ ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد

---

[1] الخصائص الكبرى باب ما جاء فی قلبه الشريف ﷺ، دار الحديثة شارع الجمهورية بعابدين، ۱/۱۹۲

تہذیب تاریخ دمشق، باب تطهير قلبه من الغل الخ، دار احياء التراث العربی، بيروت، ۱/۳۷۹

الخصائص الكبرى بحواله ابی نعيم باب ذكره فی التوراة والانجيل، دار الحديثه شارع الجمهورية بعابدين، ۱/۳۶

ﷺ۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا[1]، انتهی، والله اعلم حيث يجعل رسالته۔

قبل از ولادت شہادت ایمان

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرة المبشرة سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ وعنہ وعن ولدہ وعن والدہ وعن المومنین عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختم پناہی ﷺ کی شہادت دیتے، ابن سعد وابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے، انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسماعیل اور اولاد عبد المطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کیے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں، سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل، ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے، ان کی شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر ان کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، ان کی قوم انہیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں

---

[1] الخصائص الكبرى بحواله البيهقی والطبرانی والخرائطی باب اخبار الاحبار الخ دار الكتب الحديثه شارع الجمهورية، بعابدين /۵۸۔۵۷

ے ان کا دین ظاہر وغالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آ کر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔ فانی بلغت البلاد کلھا اطلب دین ابراھیم، و کل من اسأل من الیھود والنصاری و المجوس یقول ھذا الدین وراء ک، وینعتو نه مثل ما نعتہ لک، ویقولون لم یبق نبی غیرہ۔ ترجمہ: کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود ونصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔ عامر ؓ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید ؓ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رایته فی الجنة یسحب ذیله [1] میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

انکار ختم نبوت کی وجوہات

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود ونصاریٰ ومجوس نے تو بالاتفاق حضور اقدس ﷺ پر نبوت ختم ہوجانے کی شہادتیں دیں اور آج کل کے کذاب بدلگام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر ہے یہ کہ اس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پرنور ﷺ سے بغض وحسد تھا، نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا نخن مطرود بنانا مراد ومقصد، نہ اپنے کسی سگے بھائی کی بات رکھنی نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ دادا کی نبوت گھڑ لی، وہ کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء واخبار احبار ورہبان وعلماء سے پہنچا تھا صاف کہتے تھے، بعد ظہور اسلام ان ملاعنہ کے دل میں حسد وعناد کا پھوڑا پھوٹا اور ان مدعیان اسلام پر قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث

---

[1] الخصائص الکبری بحوالہ ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعہ، باب اخبار الاحبار الخ، دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریہ بعابدین ۱/۶۲_۶۱

معاذ اللہ آیہ کریمہ وخاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا، اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم الانبیاء گھڑ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں تو گرو جی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی، ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی، کسی قاسم کفرو ضلالت قسیم ومباین حق وہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان نئے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا۔ ساتھ خاتم النبیین کا فتویٰ لکھ گیا، اب یہ اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختم نبوت کے معنی متواتر کو مہمل نہ کہیں تو اکلوتے بھیا کی حمایت ہی کیا ہوئی، اختراعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہوئی، کسی مردک کو یہ دھن سمائی کہ سید بنے تو کیا بنے، کوئی گنے تو نبی کا نواسا ہی گنے، پانچے کا رشتہ کوئی بات نہیں، پیر جی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (القرآن الکریم ۲۶/۲۲۷) ترجمہ: اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مقوقس شاہ مصر کی تصدیق ولادت

امام واقدی وابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس ﷺ کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد ﷺ کے لئے ذلیل و خاضع کردیا ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد ﷺ کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: ھل بقی احد من الانبیاء آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا: نعم وھو آخر

الانبیاء لیس بینه وبین عیسیٰ نبی قد امر عیسیٰ باتباعه وھو النبی الامی العربی اسمه احمد. ترجمہ: ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امّی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ﷺ۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، ازانجملہ کہا: یخص بما لم یخص به الانبیاء قبله کان النبی یبعث الی قومه وبعث الی الناس کافة. ترجمہ: انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا[1]

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع

ابونعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا الکوکب لا یطلع الا بالنبوة ولم یبق من الانبیاء الا احمد[2] ترجمہ: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے

---

[1] دلائل النبوة لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت، ص ۲۱، ۲۲

[2] دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص ۱۷

الخصائص الکبریٰ بحواله ابی نعیم باب اخبار الاحبار مع دارالکتب الحدیثة شارع الجمهوریة بعابدین، ۱/۶۳

کوئی باقی نہیں ﷺ۔

یہودی علماء کے ہاں ذکرِ ولادت

امام واقدی وابونعیم حضرت حویصر بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: قال کنا و یھود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیره وھو فی کتبنا[1] الحدیث یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

احبار کی زبان پر نعتِ نبی

ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی: قال کان احبار یھود بنی قریظة والنضیر یذکرون صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انه نبی وانه لا نبی بعده اسمه احمد ومھاجره الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المدینة و نزلھا انکروا وحسدوا و بغوا[2] ترجمہ: یہودِ بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سیدِ عالم ﷺ کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک

---

[1] الخصائص الکبریٰ بحواله ابی نعیم باب اخبار الاحبار مع دارالکتب الحدیثة شارع الجمهوریة بعابدین، ۱/۶۳

دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص ۱۷

[2] الخائص الکبری بحواله ابی نعیم باب اخبار الاحبار مع دارالکتب الحدیثه شارع الجمهوریه بعابدین، ۱/ ۶۷

احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ، جب حضور اقدس ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت منکر ہو گئے۔ فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین (القرآن الکریم ۸۹/۲) (تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ ت)

اہل یثرب کو بشارت میلاد النبی

زیاد بن لبید سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے: یا اھل یثرب قد ذھبت واللہ نبوۃ بنی اسرائیل، ھذا نجم قد طلع بمولد احمد وھو نبی اٰخر الانبیاء و مھاجرہ الی یثرب[1] اے اہل مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، ﷺ۔

یوشع کی زبان پر نعتِ رسول

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے راوی میں نے مالک بن سنان ؓ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبد الاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آگیا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ﷺ حرم سے تشریف لائیں گے ان کا حلیہ و وصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی ﷺ کا ذکر پاک ہو رہا تھا ان میں سے زبیر بن باطا نے کہا: قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج

---

[1] الخصائص الکبری باب اخبار الاحبار بحوالہ ابی نعیم دارالکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۶۸/۱

نبی وظھورہ ولم یبق احد الا احمد وھذہ مھاجرہ[1] ترجمہ: بیشک سرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے ﷺ۔

تذییل

ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پُر نور ﷺ پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا: احفظوا ما اقول لکم، ولد ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ[2] الحدیث ترجمہ: جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے ﷺ۔

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلٰوۃ والثناء

وفیھا انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اسماءُ النّبی:

اجلہ ائمہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و امام مالک و امام احمد و ابو داؤد طیالسی و ابن سعد و طبرانی و حاکم و بیہقی و ابو نعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے راوی، رسول

---

[1] الخصائص الکبری باب اخبار الاحبار بحوالہ ابی نعیم دارالکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۶۵.۶۶/۱

دلائل النبوۃ، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص۸

[2] الخصائص الکبری بحوالہ ابن سعد و الحاکم والبیہقی و ابی نعیم، باب ما ظھر فی لیلۃ مولدہ ﷺ، دارالکتب الحدیثہ، بعابدین ۱۲۳/۱

اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان لی اسماء انا محمد و انا احمد وانا الماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی [1] ترجمہ: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی ﷺ نہیں۔ سعد اخیر والا الطبرانی کی روایت میں والخاتم زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں ﷺ [2]

انا محمّد واحمد:

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ [3] ترجمہ: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی ﷺ۔

نبی التوبۃ:

نام مبارک عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی و شرح الشفا للقاری

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/ ۲۶۱
شعب الایمان للبیہقی، فصل فی اسماء رسول اللہ ﷺ حدیث ۱۳۹۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲/ ۱۴۱

[2] شعب الایمان للبیہقی فصل فی اسماء رسول ﷺ حدیث ۱۳۹۸، دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۴۱، الطبقات الکبریٰ ذکر اسماء رسول ﷺ دار صادر بیروت ۲/ ۱۰۴

[3] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ ﷺ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲/ ۲۶۱

والخفاجی و مرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوۃ و تیسیر وسراج المنیر و حفنی شروح جامع صغیر و جمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بعضھا املح من بعض واحلی (ان میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور میٹھی ہے۔ ت)

خصائصِ مصطفیٰ ﷺ:

(۱) حضور اقدس ﷺ کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں، مختلف امتیں اللہ ﷻ کی طرف پلٹ آئیں [1] ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواہب اللدنیۃ شرح الاسماء العلیۃ وقبلہ شارحہا الزرقانی عند سردھا۔ (اس کو مطالع المسرات میں اور ملا علی قاری نے شرح شفاء میں، شیخ محقق نے اشعۃ اللمعات میں ذکر کیا۔ اور اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس سے قبل اپنے بیان میں شارح زرقانی نے انحصار کیا۔ ت)

(۲) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی، الشیخ فی اللمعات والاشعۃ، اقول ولیس بالاول فان الہدایۃ دعوۃ وارائۃ و بالبرکۃ توفیق الوصول (اقول یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ

---

[1] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۱۰۱
شرح الشفا لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ ﷺ، دار الفکر بیروت، ۲/ ۳۹۳
شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الثانی، الفصل الاول حرف ن، دار المعرفۃ بیروت، ۳/ ۱۴۹
اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، باب اسماء النبی وصفاتہ ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ۴/ ۳۸۲

دکھانے اور برکت سے وصول مقصود کی توفیق کا نام ہے)

(۳)ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی[1] الشیخ فی اللمعات و اشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین (شیخ نے لمعات میں اسے ذکر کیا اور اشعہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انہوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ت) ایں صفت در جمیع انبیاء مشترک ست و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر ست[1] ترجمہ: تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت ﷺ کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور وافر اور کامل تر ہے۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی، نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے، اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی (۸۰) ہماری اور چالیس (۴۰) میں باقی سب امتیں، والحمد للہ رب العلمین۔

(۴)وہ توبہ کا حکم لے کر آئے[2] (الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمع الوسائل والزرقانی فی شرح المواہب (اسے امام نووی نے شرح مسلم، ملا علی قاری نے جمع الوسائل اور زرقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا۔ت)

(۵)اللہ ﷻ کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے[3] شرح المواہب والمناوی فی التیسیر۔

---

[1] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی و صفاتہ ﷺ فصل نمبر ۱ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۲۹۲

[2] شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفضائل باب فی اسمائہ ﷺ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۶۱

[3] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد واحمد ﷺ مکتبہ امام الشافعی ریاض ۱/ ۳۷۶

(۶)اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا ہے وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے ﷺ۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی، واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی، ہمارے نبی توبہ ہیں[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الفاسی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ معانی المبرات وعوالی المسرات (یہ علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالیٰ ان کو نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ت)

(۸)توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں[2]، ای علی وزان قولہ تعالٰی واسئل القریۃ (اللہ تعالیٰ کے قول واسئل القریۃ کے انداز پر۔ت) یعنی توابین کے نبی، مطالع المسرات مع زیادۃ منی (مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے) اقول اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان ہیں[3] کما سوغہ المناوی ثم العزیزی فی شروح الجامع الصغیر (جیسا کہ علامہ مناوی نے پھر عزیزی نے الجامع الصغیر کی شرحوں میں ذکر فرمایا۔ت) حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹)ان کی امت توّابین ہیں، وصفِ توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں،

---

[1] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد ص ۱۰۲-۱۰۱

[2] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد ص ۱۰۱، ۱۰۲

[3] التیسیر شرح الجامع الصغیر، تحت حدیث انا محمد واحمد، مکتبہ امام الشافعی، ریاض، ۱/ ۳۷۶

قرآن ان کی صفت میں التائبون [1] فرماتا ہے، جمع الوسائل، جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع [2]۔ مطالع، اقول وبه فارق ماقبله فلیس فیه حذف ولا یجوز (میں کہتا ہوں، اس سبب سے وہ پہلے سے جدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے۔ ت)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی [3]۔ حفنی علی الجامع الصغیر، کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ ﷺ نے ان کے بوجھ اتار لئے اگلی امتوں کے سخت وشدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق به القران العزیز (جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان فرمایا۔ ت) جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفاء للقاری والمرقاة ونسیم الریاض والفاسی ومجمع البحار. برمز (ن) للامام النووی والذی رأیته فی منهاجه ماقدمت فحسب. (ن کی رمز امام نووی کی طرف ہے) اور جو میں نے ان کی کتاب منہاج میں دیکھا وہ میں نے پہلے بیان کردیا ہے اور بس اقتصر الحنفی فی تقریر هذا الوجه علی ذکر الاستغفار فقط فقال لانه قبل من امته التوبة بمجرد الاستغفار زاد میرک بخلاف الامم

---

[1] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، دار المعرفة بیروت، ۱۸۳/۲

[2] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ص ۱۰۱

[3] حاشیة الحفنی علی الجامع الصغیر علی هامش السراج المنیر المطبعة الازهریة المصریة مصر، ۹۳/۲

السابقة واستدل بقوله تعالٰی فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول [1] الآیة، وقد اقره العلامة القاری فی المرقاة وفی شرح الشفا و شدد النکیر علیه فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال هذا قول لم یقل به احد من العلماء فهو خلاف الامة وقد قال وارکان التوبة علی ما قاله العلماء ثلثة الندم والقلع والعزم علی ان لا یعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرطا للتوبة [2] اھ اقول رحم الله مولانا القاری این فی کلام الحنفی ومیرک ان التوبة لا تقبل الا بالاستغفار فضلا عن اشتراط الاستغفار باللسان انما ذکر ان مجرد الاستغفار کاف فی توبة هذه الامة من دون الزام امور اخر شاقة جدا کقتل الانفس وغیره مما الزمت به الامم السابقة فلا تشم منه رائحة اشتراط الاستغفار لمطلق التوبة وان امعنت النظر لم تجد فیه خلا فالحدیث الارکان ایضا فان الاستغفار الصادق لا ینشؤا الاعن ندم صحیح والندم الصحیح یلزمه الاقلاع وعزم الترک، ولذا صح عنه صلی الله تعالٰی علیه وسلم قوله الندم توبة علا ان المقصود الحصر بالنسبة الٰی ما کان علی الامم السابقة من الامرثم هذا کله لا مساغ له فی تقریرا لوجه بما قررنا کما تری فاعرف ۱۲ منه۔ حنفی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے ذکر کا اقتصار کیا تو فرمایا آپ کی امت سے صرف استغفار پر توبہ قبول فرمائی، اس پر میرک نے "بخلاف الامم السابقة" کا اضافہ کیا انہوں نے دلیل میں اللہ تعالٰی کا قول "اللہ تعالٰی سے استغفار کرو

---

[1] مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاته ﷺ مکتبه حبیبیه کوئٹه، ۵۰/۱۰

جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب ما جاء اسماء رسول ﷺ، دار المعرفه بیروت، ۱۸۳/۲

[2] جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب ما جاء اسماء رسول ﷺ، دار المعرفه بیروت، ۱۸۳/۲

اور رسول ان کے لئے استغفار فرمائیں، "الآیۃ" ذکر کیا، علامہ قاری نے مرقات اور شرح شفاء میں اس کو ثابت رکھا جبکہ جمع الوسائل میں اس پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ بات علماء میں سے کسی نے نہ کی تو یہ امت کے خلاف ہے اور فرمایا کہ توبہ کے ارکان علماء کے بیان کے مطابق تین ہیں، ندامت اور چھوڑنا، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم، اور کسی نے بھی زبانی استغفار کو توبہ کی شرط نہ کہا ہے، اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ملا علی قاری پر رحم فرمائے حنفی اور میرک کے کلام میں استغفار کے بغیر توبہ کا قبول نہ ہونا کہاں ہے چہ جائیکہ زبانی استغفار کی شرط ہو، انہوں نے تو یوں کہا ہے کہ اس امت کی توبہ میں صرف استغفار کافی ہے دوسرے شاق امور لازم نہیں مثلاً جانوروں کو قتل کرنا وغیرہ، جو کچھ پہلی امتوں پر لازم کیا گیا اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بو تک محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ یہی استغفار کا وجود یہی ندامت کے بغیر نہیں ہوسکتا کیونکہ صحیح ندامت گناہ کو ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے اسی معنی میں حضور ﷺ سے صحیح منقول ہے کہ ندامت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا مقصد پہلی امتوں پر لازم امور کی نسبت سے حصر کرنا ہے، پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیان کا کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۲ منہ۔ (ت)

(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں: صحیح بخاری میں ہے: میں روز اللہ سبحانہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔[1] شرح الشفا و المرقاۃ واللمعات والمجمع برمز (ط) للطیبی والزرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سیات المقربین (نیکوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں۔ ت) حضور اقدس ﷺ ہر آن ترقی

---

[1] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ ﷺ، دارالفکر بیروت، ۲/۳۹۳
مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی ﷺ وصفاتہ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ، ۱۰/۴۹، ۵۰

مقامات قرب ومشاہدہ میں ہیں۔ وللاٰخرۃ خیر لک من الاولی (القرآن الکریم ۹۳/۴) (آپ کے لئے ہر پچھلی ساعت سے دوسری افضل ہے۔ ت) جب ایک مقام اجل واعلٰی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرماکر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ بے تقصیر میں ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطالع مع بعض زیادات منی[1]

(۱۲) باب توبہ: انہیں کے امت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا شرح الشفاء للقاری[2]، اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود، تو جو ان کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں[3] افادہ الفاسی وبہ استقام کونہ من وجود التسمی بھذا الاسم العلی السمی (یہ فائدہ علامہ فاسی نے بیان کیا اور اس معنی کی بناء پر آپ کی ذات مبارکہ کا اس نام سے مسمّٰی ہونا درست ہے۔ ت)

(۱۳) فاتح باب توبہ: وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلہ توبہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مطالع[4]

(۱۴) کعب کا خون: وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازہ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم ﷺ نے کعب بن

---

[1] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۱۰۱
[2] شرح الشفاء للعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ ﷺ، دارالفکر بیروت، ۲/۳۹۳
[3] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد ۱۰۱
[4] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد ص ۱۰۱

زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون ان کے زمانہ نصرانیت میں مباح فرمادیا ہے ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا فطر الیہ فانہ لا یرد من جاء تائبا ان کے حضور اڑ کر آؤ جو ان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یا اسے کبھی رد نہیں فرماتے[1] مطالع المسرات، اسی بناء پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں:

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی
والعفو عند رسول اللہ مامولٗ
انی اتیت رسول اللہ معتذرا
والعذر عند رسول اللہ مقبولٗ[2]

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی امید کی جاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔ توراۃ مقدس میں ہے: لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر[3]، احمد ﷺ بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمرو والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبداللہ بن سلام، وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ وابونعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اس کو

---

[1] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد ص ۱۰۲

[2] المجموعۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویۃ قصیدہ بانت سعاد لکعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۶

[3] صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراھیۃ الصخب فی السوق، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۸۵
سنن دارمی باب صفۃ النبی ﷺ، دار المحاسن بیروت ۱/ ۵

بخاری نے عبداللہ بن عمر اور دارمی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آخری نے عبداللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ سے اور ابونعیم نے کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت کیا۔ ت۔ والہٰذا حضور اقدس ﷺ کے اسمائے طیبہ ہیں عفو غفور ﷺ۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالیٰ: ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (القرآن الکریم ۴/ ۶۴) اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا، اب حضور مزار پر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پرنور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد، استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس ﷺ اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں، ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں: روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام[1]
ترجمہ: نبی ﷺ ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

(۱۶) وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کرسکے، توبہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے، اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا

---

[1] شرح شفاء للقاری علی ھامش نسیم الریاض، الباب الرابع من القسم الثانی، مطبعۃ الازھریۃ المصریۃ مصر ۳/ ۴۶۳

دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سر الوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں ﷺ، یہ خود فرماتے ہیں ﷺ: انا ابو القاسم اللہ یعطی وانا اقسم (ف)[1] رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون۔ میں ابو القاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنے والوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔ ت) ان کا رب اللہ ﷻ فرماتا ہے: وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (القرآن الکریم ۲۱/۱۰۷) ترجمہ: ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفرلہ اللہ تعالٰی نے اس جانفزا وایمان افروز ودشمن گزا وشیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرکی تکثیر جمیل اپنے رسالۂ مبارکہ سلطنت المصطفٰی فی ملکوت الورٰی میں ذکر کی والحمد للہ رب العلمین۔

(۱۷) اقول وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں انکا نام پاک نام جلالت حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتا ہوں ﷺ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ما ذا

---

[1] المستدرک للحاکم، کتاب التاریخ ذکر اسماء النبی ﷺ، دار الفکر بیروت، ۲/۶۰۴

ف: ہر نعمت ہر شخص کو نبی ﷺ سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

اذنبت؟[1] ترجمہ: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے ابوبکر صدیق وعمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم حضور اقدس ﷺ کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی: تبنا الی اللہ والٰی رسولہ[2] ترجمہ: ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس بحثیں اپنے رسالہ مبارکہ "الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء" میں ذکر کیں۔

اقول توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ ﷻ کا ہر گنہگار حضور سید عالم ﷺ کا گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالٰی: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (القرآن الکریم ۴/۸۰) ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من عصی اللہ فقد عصی الرسول۔ اس کو عکس نقیض، من لم یطع اللہ لم یطع الرسول، لازم ہے اور ہمارے قول "من عصی اللہ فقد عصی الرسول" کا یہی معنی ہے۔ (ت) اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ ورسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالٰی: واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین (القرآن الکریم ۹/۶۲) ترجمہ: سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ ورسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح باب ھل یرجع اذا رای منکراً فی الدعوۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۷۷۸

[2] المعجم الکبیر، حدیث ۱۴۲۳، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت، ۲/۹۵ و ۹۶

نسأل اللہ الایمان والامن والامان و رضاہ ورضی رسولہ الکریم علیہ وعلی الہ الصلوۃ والتسلیم۔ ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان، امن وامان، اس کی رضا، اس کے رسول کریم کی رضا چاہتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیم۔ (ت) یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آگئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو

ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر ست

(ہر پھول کا رنگ وخوشبو علیحدہ ہے۔ ت)

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالٰی چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی

امام احمد وابن سعد وابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سیّد عالم ﷺ مجھے ملے ارشاد فرمایا: انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ ونبی التوبۃ وانا المقفی وانا الحاشر و نبی الملاحم[1] ترجمہ: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مالکِ لوائے حمد:

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

---

[1] الشمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۵۹۷

مسند احمد بن حنبل، حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، دار الفکر بیروت، ۵/۴۰۵

سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی، وانا ماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم القیمۃ کان لواء الحمدمعی، وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتھم[1] ترجمہ: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا ﷺ۔

اسمائے طیبہ خاتم وعاقب ومقفّی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں: قال العلماء معنا ھما (ای معنی روایتی قدمی بالتثنیۃ والافراد) یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی[2] ترجمہ: علماء نے فرمایا ان دونوں یعنی قدمی مفرد اور قدمی تثنیہ کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے میری رسالت ونبوت کے زمانہ میں ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ت)

تیسیر میں ہے

ای علی اثر نوبتی ای زمنھا ای لیس بعدہ نبی[3] (یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) جمع الوسائل میں ہے: قال الجزری

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۱۷۵۰، باب من اسمہ جابر بن عبداللہ، المکتبۃ الفیصلیہ بیروت، ۲/۱۸۴

[2] شرح صحیح مسلم للنووی مع صحیح مسلم، باب فی اسمائہ ﷺ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۲۶۱

[3] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان لی اسماء، مکتبہ امام شافعی الریاض، ۱/۳۳۳

ای یحشر الناس علی اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی [1] (جزری نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ت)

دس اسمائے مبارکہ

ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی وابن عساکر ودیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان لی عشرۃ اسماء عند ربی انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰس وطٰہٰ [2] ترجمہ: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں، محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخر الانبیاء وماحی کفر ویٰس وطٰہٰ ﷺ۔ ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ان لی عند ربی عشرۃ اسماء میرے رب کے پاس میرے لیے دس نام ہیں، ازانجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی خاتم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبہ ورسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا: وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا قثم [3] (میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں ﷺ۔)

---

[1] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ دار المعرفۃ بیروت، ۱۸۲/۲

[2] الکامل فی ضعفاء، ترجمہ سیف بن وھب، دار الفکر بیروت، ۱۲۷۳/۳

دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثالث، عالم الکتب بیروت، ص ۱۲

تہذیب تاریخ ابن عساکر، باب معرفۃ اسمائہ مع دار احیاء التراث العربی بیروت: ۲۷۵/۱

[3] الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ وھب بن وھب بن کبیر بن عبداللہ بن زھیر، دار الفکر بیروت، ۲۵۲۷/۷

تنبیہ

یہ حدیث ابن عدی نے مولٰی علی وام المومنین صدیقہ واسامہ بن زید وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایت کی، کما فی مطالع المسرات فان کان کلھا عاقب او مقف ونحوھما کانت خمسۃ احادیث۔ (جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب یا مقف وغیرہما ہوں تو پانچ احادیث ہوئیں۔ ت)

الحاشر والعاقب:

حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، سید المرسلین ﷺ کنیسہ یہود میں تشریف لے گئے، میں ہمرکاب تھا فرمایا، اے گروہ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ، اللہ ﷻ سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وباؤ ا بغضب من اللہ فباؤ ا بغضب علی غضب (القرآن الکریم ۲/ ۶۱و۹۰) (اور خدا کے غضب میں لوٹے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ ت) اٹھالے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا: ابیتم فواللہ لانا الحاشر وانا العاقب وانا النبی المصطفٰی اٰمنتم او کذبتم [1] ترجمہ: تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفٰی ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد:

ابن سعد، مجاہد مکی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا محمد واحمد انا رسول الرحمۃ انا الملحمۃ انا المقفی والحاشر [2] ترجمہ: میں محمد

---

[1] المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مطبع دار الفکر بیروت، ۴۱۵/۳

[2] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر اسماء الرسول ﷺ، دار صادر بیروت، ۱۰۵/۱

واحد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیا ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں ﷺ۔

نوع آخر

هو الاوّل والأخر والظاهر والباطن (القرآن الکریم ۵۷/۳)

وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر
انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: نحن الأخرون السابقون یوم القیمة[1] ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔ مسلم وابن ماجہ ابوہریرہ وحذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: نحن الأخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیمة المقضی لهم قبل الخلائق[2] ترجمہ: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم ہوگا۔ دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان اللہ ادرک بی الاجل المرجو واختیار نی اختیار افنحن الأخرون ونحن السابقون یوم القیمة[3] ترجمہ: بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر وزمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے ﷺ۔ اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے: ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم، و اختصر لی اختصارا[4] ترجمہ: مجھے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۲۰
صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضیلة یوم الجمعة، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۲۸۲

[2] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضیلة یوم الجمعة، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۲۸۲

[3] کنز العمال بحوالہ الدارمی، حدیث ۳۲۰۸۰، موسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۱/۴۳۲

[4] سنن الدارمی باب ۸، ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، دار المحاسن، للطباعۃ مصر، ۱/۳۲

اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح وتفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے ۱۳۰۵ھ میں اپنے رسالہ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت:

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر ابن ابی شیبہ استاذ بخاری ومسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: لا والذی اصطفٰی محمدا علی البشر لا افارقک ترجمہ: قسم اس کی جس نے محمد ﷺ کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی بولا: واللہ! خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اسے طمانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: عمر! تم اس طمانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسٰی کلیم اللہ، عیسٰی روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مؤمن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانہ میں پہلے ہو ونحن الأخرون السابقون یوم القیمة اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو ﷺ۔

---

[1] المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، حدیث ۱۱۸۵۱، ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ، کراچی، ۱۱/۵۱۱

دریائے رحمت:

بیہقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسلا راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحا و خاتما[1] میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرین بعثت:

ابن ابی حاتم وبغوی وثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادۃ عن الحسن عن ابی ہریرہ ؓ مسندا اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلا راوی، رسول اللہ ﷺ نے آیۂ کریمہ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ بن مریم کی تفسیر میں فرمایا: کنت اول النبیین فی الخلق واخرھم فی البعث[2] ترجمہ: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ قتادہ نے کہا: فبداء بی قبلھم۔ اسی لئے رب العزت تبارک وتعالیٰ نے آیۂ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پرنور کا نام پاک لیا، ﷺ۔

تذییل:

ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی، میں نے حضرت

---

[1] بیہقی شعب الایمان، حدیث ۵۲۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۳۰۸/۴

[2] تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ واخذنا من النبیین الخ حدیث ۱۷۵۹۳ مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ المکرمۃ ۳۱۲/۹

تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل علی ھامش الخازن، تحت آیۃ واذا خذنا من النبیین الخ مصطفی البابی الحلبی مصر ۲۳۲/۵

سیدنا امام باقر ؓ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ تو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا: ان اللہ تعالٰی لما اخذ من بنی ادم من ظھورھم ذریاتھم واشھدھم علٰی انفسھم الست بربکم کان محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اول من قال بلیٰ ولذلک صار یتقدم الانبیاء وھو اخر یبعث[1] ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پیٹھوں سے ان کی اولادیں روز میثاق نکالیں اور انہیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے کلمہ بلٰی عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی ﷺ کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے ﷺ۔

حضرت فاروق کا طریق نداء وخطاب بعد از وصال:

شفاء شریف امام قاضی عیاض واحیاء العلوم امام حجۃ الاسلام ومدخل امام ابن الحاج واقتباس الانوار علامہ ابو عبداللہ محمد بن علی رشاطی وشرح البردہ ابو العباس قصار ومواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ؓ نے بعد وفات حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پرنور ﷺ حضور کو نداء وخطاب کرکے عرض کئے ہیں انہیں میں گزارش کرتے ہیں: بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک اخر الانبیاء وذکرک فی اولھم، فقال اللہ تعالٰی واذاخذنا من النبیین میثاقھم ومنک و من نوح[2] الایۃ۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اس حد کو

---

[1] الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی سہل باب خصوصیتہ النبی ﷺ بکونہ اول النبیین فی الخلق، دار الکتب الحدیثہ بعابدین ۹/ ۱

[2] المواہب اللدنیہ، باب وفاتہ ﷺ، مکتب الاسلامی بیروت، ۵۵۵/۴

پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن (مریم سے علیہم الصلوۃ والسلام)

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں:

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفاء شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیک یا ظاهر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ ﷻ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے۔ وسماک بالاوّل لانک اول الانبیاء خلقا وسماک بالأخر لانک اخر الانبیاء فی العصور خاتم الانبیاء الیٰ اخر الامم. ترجمہ: حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجا اور ہزار سال بھیجا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔ حضور کو ظاهر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سماوات وارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا

جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجا ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔ فربک محمود وانت محمد وربک الاول والأخر والظاهر والباطن وانت الاول والأخر والظاهر والباطن. پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: الحمدلله الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی. ذکره القاری فی شرح الشفاء فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس[۱]۔ ترجمہ: سب خوبیاں اللہ ﷻ کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں، علی قاری نے شرح شفاء میں اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا[۱]۔ اقول ظاهره انه اخرجه بسنده فان الاسناد ماخوذ فی مفهوم الروایة کما قاله الزرقانی فی شرح المواهب ولعل الظاهر ان فیه تجریدا والمراد اورد وذکر واللہ تعالیٰ اعلم۔ اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ تخریج کیا ہے کہ اسناد روایت کے مفہوم میں ماخوذ ہے جیسا کہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظاہر اس میں تجرید ہو (اسناد ماخوذ نہ ہو) اور صرف وارد کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو۔ (ت)

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت:

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے: فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی

---

[۱] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسماء رسول اللہ ﷺ دار الفکر بیروت، ۲/۴۲۵

الارض مسجدا و طهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون [1]

ترجمہ: میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے ﷺ۔

خاتم النبیین:

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا شافع ومشفع ولافخر [2] ترجمہ: میں تمام رسولوں کا پیش رو ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلی شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا ﷺ۔

احمد وحاکم وبیہقی وابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انی مکتوب عنداللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینته [3] ترجمہ: بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین

---

[1] صحیح مسلم کتاب المساجد، باب مواضع الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۱۹۹

[2] سنن الدارمی، حدیث ۵۰، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل دارالمحاسن قاهرہ مصر، ۱/ ۳۱

[3] المستدرک کتاب التاریخ، ذکر اخبار سید المرسلین ﷺ، دار الفکر بیروت، ۲/ ۶۰۰
کنز العمال حدیث ۳۲۱۱۴، موسستہ الرسالۃ، بیروت، ۱۱/ ۴۴۹

لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

آدم سروتن بآب وگل داشت
کو حکم بملک جان ودل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے جبکہ حضور ﷺ بحکم خداوندی جان ودل سے سرفراز تھے۔ت)

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت:

مواہب لدنیہ ومطالع المسرات میں ہے: اخرج مسلم فی صحیحه من حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال ان اللہ ﷻ کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بخمسین الف سنة فکان عرشه علی الماء، ومن جملة ما کتب فی الذکر وهو ام الکتاب ان محمدا خاتم النبیین۔ یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ ﷻ نے زمین وآسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں ﷺ۔ ثم قال بعد هذا فی المواهب وعن العرباض بن ساریة [1] فذکر الحدیث المذکور انفا و قال بعده فی المطالع وغیر ذلک من الاحادیث [2] اه وقال الزرقانی بعد قوله ان محمدا خاتم النبیین فان قبل الحدیث یفید سبق العرش علی التقدیر وعلٰی کتابة

---

[1] المواهب اللدنیة، باب سبق نبوته، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/ ۵۷
مطالع المسرات، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۵۸

[2] مطالع المسرات، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۹۸

محمد خاتم النبيين[1] الخ فافادوا جميعا انه بتمامه حديث واحد مخرج هكذا في صحيح مسلم والعبد لضعيف راجع الصحيح من كتاب القدر فلم يجد فيه الا الى قوله و كان عرشه على الماء وبهذا القدر عزاه له في المشكوة والجامع الصغير والكبير وغيرها فالله اعلم. ترجمہ: پھر اس کے بعد مواہب میں فرمایا اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے اھ، اور علامہ زرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ حدیث سے عرش کی تخلیق، تقدیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہی ہے الخ، تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تخریج کیا ہے جبکہ اس عبد ضعیف نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھا تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا "و كان عرشه على الماء" "اس کا عرش پانی پر تھا" اور اسی قدر کو مشکوٰۃ میں صحیح مسلم و جامع صغیر و کبیر وغیرہما کی طرف منسوب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ زیادہ علم والا ہے۔

عمارت نبوت کی آخری اینٹ:

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: مثلي و مثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل[1] وفي لفظ للشيخين فانا اللبنة وانا خاتم النبيين[2] ترجمہ: میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرنے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کھٹکتی، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں ﷺ۔ امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اول الرسل ادم و اخرهم محمد[3] سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد ﷺ۔

سوسمار کی گواہی:

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابونعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس ﷺ مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلۂ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کرکے لایا تھا وہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات و عزیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پرنور ﷺ نے جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا:

---

[1] شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، المقصد الاول، دار المعرفة بیروت، ۱/۳۱

[1] مشکوۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین ﷺ، مطبع مجتبائی دہلی ص ۵۱۱

[2] صحیح البخاری، باب خاتم النبیین، قدیمی کتب، کراچی۔ ۱/۵۰۱
صحیح مسلم، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۲۴۸

[3] نوادر الاصول حکیم ترمذی

لبیک وسعدیک یا زین من وافی یوم القیمۃ۔ میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: من تعبد تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی: الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ۔ ترجمہ: وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔ فرمایا: من انا؟ بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی: انت رسول رب العلمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقدخاب من کذبک۔ ترجمہ: حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔ اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ [1] (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔ یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ علی وام المؤمنین عائشہ صدیقہ وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے بھی آئی۔ کما فی الجامع الکبیر والخصائص الکبریٰ ولم اقف علی الفاظھم فان اشتملت جمیعا علی لفظ خاتم النبیین کانت اربعۃ احادیث. ترجمہ: جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبریٰ میں ہے میں نے ان کے الفاظ نہ پائے اگر ان سب کے الفاظ خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوئیں۔

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم، ذکر الظبی والضب، عالم الکتب، بیروت ۲/ ۱۳۳

تذییل:

ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا: بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین [1] حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں ﷺ۔

تذییل:

طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں: اجعل شرائف صلوٰتک ونوامی برکاتک ورافۃ تحننک علی محمد عبدک ورسولک الخاتم لماسبق والفاتح لما اغلق [2] ترجمہ: الٰہی! اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد ﷺ پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے ﷺ۔

ف: نوع آخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی۔

ولا نبی بعدی:

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی ولا نبی بعدی [3] انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد

---

[1] جامع ترمذی ابواب المناقب، باب ماجاء فی صفۃ النبی ﷺ، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی ۲/ ۲۰۵

[2] المعجم الاوسط، حدیث ۹۰۸۵، مکتبۃ المعارف الریاض ۱۰/ ۳۶

ف: نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

[3] صحیح بخاری کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۱

آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔ احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم كما قاله الحاكم واقره الناقدون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی [1] ترجمہ: بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی ﷺ۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا الصالحة [2] نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔ طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید ؓ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة یراها الرجل او تری له [3] ترجمہ: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ احمد و ابنائے ماجہ و خزیمہ و حبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ذهبت النبوة وبقیت المبشرات [4] ترجمہ: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔ صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرانور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر ؓ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الرؤیا، باب ذهبت النبوة، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۵۱

[2] صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب مبشرات، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۱۰۳۵

[3] المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۳۰۵۱ مکتبۃ الفیصلیہ، بیروت ۳/۷۹

[4] سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحۃ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۲۸۶

ارشاد فرمایا: یا ایها الناس انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة یراها المسلم او تری له [1] ترجمہ: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے:

احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح و رویانی و طبرانی و ابو یعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب [2] ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا ؓ۔

تذییل:

صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے: قلت لعبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنهما أرأیت ابراهیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیرا ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی عاش ابنه ولکن لا نبی بعده [3] ترجمہ: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول ﷺ کو دیکھا تھا، فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے، مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ امام احمد کی روایت انہیں سے یوں ہے میں نے

---

[1] سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحۃ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۲۸۶_۸۷

[2] جامع الترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی ۲/۲۰۹

[3] صحیح البخاری، کتاب الآداب، باب من سمی باسماء الانبیاء، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۹۱۴

حضرت ابن ابی اوفٰی کو فرماتے سنا: لو کان بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی مامات ابنه ابراهیم [1] ترجمہ: اگر حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم انتقال نہ فرماتے۔

تذییل:

امام ابو عمر ابن عبد البر بطریق اسماعیل بن عبد الرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا: کان ابراهیم قد ملأ المهد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء [2] ترجمہ: حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی ﷺ آخر الانبیاء ہیں۔

فائدہ:

اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا [3] (ترجمہ: اگر ابراہیم

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل، بقیہ حدیث حضرت عبداللہ ابن اوفٰی، دار الفکر بیروت، ۴/ ۳۵۳

[2] شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیه، بحواله اسماعیل بن عبد الرحمن عن انس، المقصد الثانی، دار المعرفة بیروت، ۳/ ۲۱۵۔۲۱۶

ف حدیث ولو عاش ابراهیم لکان نبیا [2] والبحث علیه۔ حدیث "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ مدہ ہے (ت۔ تہذیب تاریخ ابن عساکر، باب ذکر بنیه وبناته، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱/ ۲۹۵)

[3] کنز العمال بحواله الباوردی عن انس وابن عساکر حدیث ۳۲۲۰۴ موسسة الرسالة، بیروت، ۱۱/ ۴۶۹

زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا) وبه انجلی ما اشتبه علی الامام النووی مع جلالة شانه، وسعة عرفانه، اما ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر لاادری ما هذا فقد کان ابن نوح غیر نبی ولو لم یلد النبی الانبیاء کان کل احد نبیا لانهم من ولد نوح قال اللہ تعالٰی وجعلنا ذریته هم الباقین۝ [1] فاجابوا عنه بان الشرطیة لا یلزمها الوقوع اقول نعم لکنها لا شک تفید الملازمة فان کانت مبینة علی ان ابن نبی لایکون الانبیاء لزم ما الزم ابو عمرو ولا مفر فالحق فی الجواب ما اقول من عدم صحة قیاس الانبیاء السابقین وبنیهم علی نبینا سیّد المرسلین وبنیه صلی اللہ تعالٰی علیه وعلیهم وسلم فلو استحق ابنه بعده النبوة لا یلزم منه استحقاق ابناء الانبیاء جمیعا هکذا رایتنی کتبت علی هامش نسختی التیسیر ثم رأیت العلامة علی القاری ذکر مثله فی الموضوعات الکبیر فللّٰه الحمد وقد اخرج الدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم نحن اهل بیت لایقاس بنا احد [2] علی انی اقول لا نسلم ان الحدیث یحکم بالنبوة بل انباعما تکامل فی جوهر ابراهیم من خصائل الانبیاء وخلال المرسلین بحیث لو لم ینسدّ باب النبوة لنا لکان نبیا تفضلا من اللہ لا استحقاقا منه فان النبوة لایستحقها احد من قبل ذات لکن اللہ تعالٰی یصطفٰی من عباده من تم و کمل صورة ومعنی ونسبا وحسبا وبلغ الغایة القصوی من کل خیر، اللہ اعلم حیث یجعل

---

[1] الاسرار المرفوعه بحواله ابن عبد البر فی التمهید، حدیث ۷۲۳، دار الکتب العلمیة، بیروت، ص ۱۹۱

[2] الفردوس بماثور الخطاب، حدیث ۶۸۳۸، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۴/ ۲۸۳

رسالتہ فاذن الحدیث علی وزان مامر لو کان بعدی نبی لکان عمر[1]، واللہ تعالٰی اعلم۔ اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہوگیا، باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابوعمر بن عبدالبر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا، حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوئے، اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے اقول (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ، ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابوعمر کا الزام لازم آئے گا جس سے مفر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں، اللہ تعالٰی ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود وسلام فرمائے پھر اگر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کا بیٹا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیا کے بیٹے بھی نبوت کے مستحق ہوں، میں نے اپنی تیسیر کے نسخے پر یونہی حاشیہ لکھا بعدازاں میں نے علامہ ملا قاری کو موضوعات کبیر میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا فللّٰہ الحمد۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تخریج کی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کررہی ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے خصائل واوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے

---

[1] جامع الترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی ۲/۲۰۹

نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالٰی کے فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالٰی نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب فرماتا ہے جو صورۃً، معنیً، نسباً، حسباً ہر اعتبار سے تام وکامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو "لو کان بعدی نبیا لکان عمر" الحدیث کی دلالت ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

نوع آخر (ف)

بعد طلوع آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ الکرام جو کسی کے لئے ادعائے نبوت کرے دجال کذاب مستحق لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، وھذا حدیث ثوبان، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[1]، ولفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین[2] (عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا (دعوٰی) کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ (اور بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ت)

ف: نوع پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملتی مانے دجال کذاب ہے۔

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، ذکر الفتن ودلائلھا، آفتاب عالم پریس، لاہور ۲/۲۲۸

[2] صحیح البخاری، کتاب الفتن، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۱۰۵۴

کذاب اور دجال

امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ ؓ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربع نسوة وانی خاتم النبیین لانبی بعدی[1] ترجمہ: میری امتِ دعوت میں (کہ مومن وکافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت:

ابن عساکر، علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون دجّالون کذابون کلهم یزعم انه نبی[2] (الحدیث) ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

تذییل:

ابویعلی مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا منهم مسیلمة والعنسی والمختار[3] ترجمہ: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی ومختار ثقفی ہے، اخذہم اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث گئے شیرانِ اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مردود

---

[1] مسند امام احمد، حدیث حضرت حذیفہ ؓ، دارالفکر بیروت، ۳۹۶/۵

[2] تہذیب تاریخ ابن عساکر، ترجمہ الحارث بن سعید الکذاب، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۳/۴۴۵

[3] مسند ابویعلی، مروی از عبداللہ بن زبیر، حدیث ۶۷۸۲، موسسۃ علوم القرآن، بیروت، ۱۹۹/۶

خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ومختار ثقفی ملعون زمانہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں، وللہ الحمد (مسیلمہ خبیث کے قاتل وحشی ؓ ہیں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ ؓ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے قتلت خیر النّاس و شرّ النّاس[1]، میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔)

حضرت علی اور ختم نبوت:

نوع آخر (ف) خاص امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطرق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم بتصحیح اسناد مستدرک، اور طبرانی معجم کبیر واوسط، اور ابوبکر عاقولی فوائد میں، اور ابن مردویہ مطولاً اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المؤمنین مولیٰ علی اور احمد وحاکم وطبرانی وعقیلی حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار وابوجعفر بن محمد طبری وابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی بافادۂ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمفترق میں حضرت عبداللہ بن عمر، اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں

---

[1] الاستیعاب فی معرفة الاصحاب علی هامش الاصابة باب الافراد فی الواو، دارصادر، بیروت، ۲۴۵/۳

ف: نوع ششم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔

حضرات براء بن عازب وزید بن ارقم وجیش بن جنادہ وجابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المؤمنین ام سلمہ، زوجہ امیر المؤمنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے راوی، حضور پرنور ﷺ نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المؤمنین نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لا نبی بعدی[1] یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔ مسند ومستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے: الا ترضی ان تکون بمنزلة هارون من موسٰی الا انک لست بنبی[2] ترجمہ: کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسٰی سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے: قالت هبط جبریل علی النبی صلی

---

[1] صحیح البخاری، مناقب علی بن ابی طالب ؓ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/۵۲۶
جامع الترمذی، مناقب علی بن ابی طالب ؓ، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی ۲/۲۱۴
صحیح مسلم کتاب الفضائل، مناقب علی بن ابی طالب ؓ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲/۲۷۸
مسند احمد بن حنبل، حدیث حضرت سعد ابن وقاص ؓ، دار الفکر بیروت، ۱/۱۸۲

[2] المجمع الزوائد بحوالہ احمد وغیرہ عن ابن عباس باب جامع مناقب علی ؓ، دار الکتاب بیروت، ۹/۱۲۰
المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، دار الفکر، بیروت، ۳/۱۰۹

اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرأک السلام ویقول لک علیٌ منک بمنزلة هارون من موسی لکن لا نبی بعدک[1] ترجمہ: جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس ﷺ سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی (ؓ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسٰی کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ ؓ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا: سل عنها علی ابن ابی طالب فهو اعلم مولا علی سے پوچھو وہ اعلم ہیں، سائل نے کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا: بئسما قلت لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یغره بالعلم غرا ولقد قال له انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیه شیء یاخذ منه[2] ترجمہ: تو نے سخت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی ﷺ عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امیر المؤمنین عمر ؓ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا ان سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل ؓ سے راوی رسول اللہ ﷺ

---

[1] المعجم الکبیر، حدیث ۳۸۳ تا ۳۸۹، المکتبة الفیصلیة بیروت، ۲۴/۱۴۶ و ۱۴۷

[2] فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل، حدیث ۱۱۵۳، فضائل علی ؑ، موسسة الرسالة بیروت، ۶۷۵

نے فرمایا: یا علی اخصمک بالنبوۃ و لا نبوۃ بعدی[1] ترجمہ: اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ وجزیلۂ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت:

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادۂ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی، میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم ﷺ میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا: برئت یا ابن ابی طالب فلا باس علیک ما سالت اللہ لی شیئا الا سالت لک مثلہ ولا سالت اللہ شیئا الا اعطانیہ غیر انہ قیل لی انہ لا نبی بعدک۔ ترجمہ: اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہوگئے تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا[2]

تنبیہ: اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے) یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے، صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کو نصیبۂ

---

[1] حلیۃ الاولیاء، المسندۃ فی مناقبہم وفضائلہم نمبر۴ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱/ ۶۵

[2] کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم وابن جریر وطس وابن شاہین فی السنۃ حدیث ۳۶۵۱۳ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۳/ ۱۷۰

حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس وانواع واصناف فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص وملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیۂ بہیہ کے لائق واہل ہیں اگرچہ باہم ان میں تفاوت وتفاضل کثیر ووافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پر نور سید الاسیاد وفرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کل ولی علی قدم نبی وانا علی قدم جدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما رفع المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ، الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لا سبیل ان ینالہ غیر نبی[1] رواہ الامام الاجل ابوالحسن علی الشطنوفی قدس سرہ، فی بہجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابومحمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاہرۃ ۱۷۶ سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ، قال اخبرنا الشیخ القدوۃ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ السہروردی ببغداد ۲۲۴ سنۃ اربع و عشرین وستمائۃ قال سمعت الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول علی الکرسی بمدرسۃ[2] (فذکرہ)۔ ترجمہ: ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم ﷺ کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ ﷺ نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں (اس کو امام ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ نے بہجۃ الاسرار میں روایت کیا، تو کہا ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ

---

[1] بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ، مطبع مصطفی البابی الحلبی، مصر ص ۲۲

[2] بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ، مطبع مصطفی البابی الحلبی، مصر ص ۲۲

بن سنان الدمیاطی المصری جو قاھرہ میں ۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انہوں نے کہا مجھے شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ سہروردی نے ۶۲۳ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر ؓ کو مدرسہ میں کرسی پر تشریف فرما، کہتے ہوئے سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ (ت)

بالجملہ ما دون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک، ہر غوث وصدیق اس میں شریک اور ان پر بشدت مقول بالتشکیک، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من اتاہ ملک الموت وھو یطلب العلم کان بینہ وبین الانبیاء درجۃ واحدۃ درجۃ النبوۃ[1] رواہ ابن النجار عن انس ؓ۔ ترجمہ: جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے (اسے ابن النجار نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا۔ ت) دوسری حدیث میں ہے: کاد حملۃ القراٰن ان یکونوا انبیاء الا انہ لا یوحیٰ الیھم[2] رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔ ترجمہ: قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی (اسے دیلمی نے ایک حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا) تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم پر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہوسکتا۔

---

[1] کنز العمال، بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۸۸۲۹، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۰/ ۱۶۰

[2] الفردوس بما ثور الخطاب، حدیث ۴۲۱، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱/ ۱۵۷

ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں:

علماء فرماتے ہیں، ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے، نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے: اما تخصیص ابی بکر ؓ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولم یصدر منہ غیرہ قط وکذا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط ولم یسجد لغیر اللہ مع صغرہ وکون ابیہ علی غیر الملۃ ولذا خص بقول علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ[1] ترجمہ: لیکن ابوبکر ؓ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور یونہی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا باوجودیکہ وہ نابالغ تھے اور ان کے والد ملت اسلامیہ پر نہ تھے، اسی وجہ سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو خاص طور پر لیا۔

حضرت خاتم الولایۃ المحمدیۃ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں: فلو فقد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی ذلک الوطن وحضرہ ابوبکر لقام فی ذلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلٰی منہ یحجبہ عن ذلک فھو صادق ذلک الوقت وحکمہ وماسواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتناہ بین الصدیقیۃ ونبوۃ التشریع الذی ھو مقام القربۃ وھو للافراد ھو دون

---

[1] نسیم الریاض شرح شفاء امام عیاض، الباب الاول، الفصل الاول، دار الفکر بیروت، ۱/ ۱۳۲

نبوۃ التشریع. وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذ حصل لہ مالیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمہا فلیس بین ابی بکر وبین رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر[1] یعنی اگر حضور سیّد عالم ﷺ اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس ﷺ کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق وحکیم ہیں، اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیرِ حکم، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے، یہ مقام قربت فردوں کے لئے ہے، اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینۂ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلوب میں وہ رازِ الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے، تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحبِ راز بھی، رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تذییل:

بعض احادیث علویہ مبطلۂ دعوی غلویہ۔

مولا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر:

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے: قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من، قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم من فیقول

---

[1] الفتوحات المکیۃ، الباب الثالث والسبعون، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲/ ۲۵

عثمان فقلت ثم انت یا ابت، فقال ما انا الا رجل من المسلمین[1]، رواہ ایضاً ابن ابی عاصم و خشیش وابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء۔ ترجمہ: میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی نبی ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرمادیں عثمان، اس لئے میں نے سبقت کر کے کہا اے باپ میرے! پھر آپ؟ فرمایا: میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے (اسے ابن ابی عاصم اور خشیش اور ابو نعیم نے بھی حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔ ت) طبرانی معجم اوسط میں صلہ بن زفر سے راوی، جب امیر المؤمنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے، امیر المؤمنین فرماتے: السباق یذکرون السابق یذکرون والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الیٰ خیر قط الاسبقنا الیہ ابوبکر[2] ترجمہ: ابوبکر کا بڑی سبقت والے ذکر کر رہے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے:

ابو القاسم طلحی وابن ابی عاصم وابن شاہین واللالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں اور عشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی، امیر

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، فضائل ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۵۱۸

جامع الاحادیث بحوالہ خ ود وابن ابی عاصم و خشیش وغیرہ، حدیث ۱۳۷۷۴، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۱۷

کنز العمال، بحوالہ خ ود وابن ابی عاصم و خشیش وغیرہ، ۳۶۰۹۳، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۳/ ۷

[2] المعجم الاوسط، حدیث ۷۱۶۳، مکتبۃ المعارف الریاض، ۸/ ۸۲

جامع الاحادیث بحوالہ طس، حدیث ۷۶۸۸، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۰۹

المومنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انہیں ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) سے افضل بتاتے ہیں منبر شریف پر تشریف لے گئے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: ایها الناس بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر و عمر ولو کنت تقدمت فیه لعاقبت فیه، فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر، علیه حد المفتری خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ابو بکر ثم عمر (زاد غیر الطلحی) ثم احدثنا بعضهم احداثا یقضی الله فیها ما یشاء[1] ترجمہ: اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابوعمران عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابوالحسن دارقطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المومنین مولا علی فرماتے ہیں: لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدته حد المفتری[2] ترجمہ: میں جسے پاؤں گا کہ ابوبکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے اسے مفتری کی حد اسی کوڑے لگاؤں گا۔

---

[1] کنزالعمال بحوالہ ابن ابی عاصم و ابن شاهین واللالکائی والعشاری، حدیث ۳۶۱۴۳، موسسة الرسالة بیروت، ۱۳/ ۲۱

جامع الاحادیث ابن ابی عاصم و ابن شاهین واللالکائی والعشاری، حدیث ۷۷۳۵، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۲۲

[2] جامع الاحادیث عن الحکم بن حجل عن علی، حدیث ۷۷۳۷، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۲۵

مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ترجمہ ۲۲ عبداللہ بن ابی قحافہ، دار الفکر بیروت، ۱۳/ ۱۱۰

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی، امیر المومنین فرماتے ہیں: لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدته جلدا وجیعا[1] ترجمہ: جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد مسند اور عدنی مائتین اور ابوعبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی، امیر المومنین فرماتے ہیں: سبق رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وصلی ابوبکر وثلث عمر ثم خطبتنا فتنة و یعفو الله عمن یشاء[2] وللخطیب وغیره فهو ما شاء الله زاد هو فمن فضلنی علی ابی بکر وعمر رضی الله تعالٰی عنهما فعلیه حد المفتری من الجلد و اسقاط الشهادة[3] ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

ابوطالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی، ایک شخص نے امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالٰی وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں۔ فرمایا تو

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن علی، حدیث ۷۷۳۳، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۱۹

کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر عن علی، حدیث ۳۶۱۰۳، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۳/ ۹

[2] المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفة الصحابه رضی الله تعالٰی عنهم، مناقب ابی بکر، دار الفکر بیروت، ۳/ ۶۸، ۶۷

[3] کنزالعمال بحوالہ خط فی تلخیص المتشابہ، حدیث ۳۶۱۰۲، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۳/ ۹

جامع الاحادیث خط فی تلخیص المتشابہ، حدیث ۷۷۳۲، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۱۹

نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ کہا نہ۔ فرمایا: ابو بکر کو دیکھا؟ کہا: نہ فرمایا: عمر کو دیکھا؟ کہا: نہ، فرمایا: اما انک لو قلت انک رأیت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لقتلتک ولو قلت رأیت ابا بکر و عمر لجلدتک[1] ترجمہ: سن لے اگر تو نبی ﷺ کے دیکھنے کے بعد خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابو بکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا: لایفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الاوقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2] ترجمہ: جو مجھے ابو بکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ ﷺ کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرات شیخین اولین جنتی ہیں

ابو طالب عشاری اور اصفہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی، میں نے امیر المؤمنین مولٰی علی سے عرض کی، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابو بکر و عمر۔ میں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا: ای والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انہما لیاکلان من ثمارہا و یرویان من مائہا ویتکئان علی فرشہا وانا موقوف بالحساب[3] ترجمہ: ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ العشاری، حدیث ۷۷۳۳، دار الفکر بیروت، ۲۲۵/۱۶
کنز العمال بحوالہ العشاری، حدیث ۳۶۱۵۳، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۲۶/۱۳

[2] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر، حدیث ۷۷۳۳، دار الفکر بیروت، ۲۲۱_۲۲/۱۹

[3] جامع الاحادیث بحوالہ ابو طالب العشاری والاصفہانی فی الحجۃ حدیث ۷۷۴۰، دار الفکر بیروت، ۲۱۹/۱۹

کے پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ

ابو ذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ ؓ سے راوی میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی: یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال مہلا یا ابا جحیفۃ الا اخبرک بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابو بکر و عمر[1] یا خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ فرمایا ٹھہرو اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ کون ہے؟ فرمایا اے ابو جحیفہ! خیر الناس بعد رسول اللہ ا ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول اللہ

ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی میں نے امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے سنا: ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابو بکر و عمر و عثمان وفی لفظ ثم عمر ثم عثمان[2] ترجمہ: بیشک رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابو بکر و عمر و عثمان ہیں، اور بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ الصابونی فی المائتین، حدیث ۷۷۳۳، دار الفکر بیروت، ۲۲۲/۱۶
کنز العمال بحوالہ الصابونی فی المائتین، وطس و کر حدیث ۳۶۱۴۱، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۲۱/۱۳

[2] کنز العمال، بحوالہ ابن عساکر وخش ابن شاہین فی السنہ، حدیث ۸۰۰۶، دار الفکر بیروت: ۲۹۰/۱۶

مولود ازکی فی الاسلام:

ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبغ بن نباتہ سے راوی، فرمایا: قلت لعلی یا امیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قال ابوبکر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر، قلت ثم من؟ قال ثم عثمان، قلت ثم من؟ قال انا رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعینی ھاتین والا فعمیتا، وباذنی ھاتین والا فصمتا، یقول ماولد فی الاسلام مولود ازکیٰ ولا اطھر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر[1] ترجمہ: میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، میں نے ان آنکھوں سے نبی ﷺ کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں اور ان کانوں سے فرماتے سنا ورنہ بہرے ہو جائیں حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

ابو طالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: وھل انا الاّ حسنۃ من حسنات ابی بکر[2] ترجمہ: میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

سیدنا صدیق کی سبقت کی چہار وجوہات:

خیثمہ طرابلسی وابن عساکر ابو الزناد سے راوی، ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ

---

[1] جامع احادیث ابن عساکر حدیث ۸۰۴۳، دار الفکر بیروت، ۱۶/۲۹۴

[2] جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری، حدیث ۷۲۸۳، دار الفکر بیروت، ۱۶/۲۰۸

کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر، فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا، افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ، نبی ﷺ نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا ویحک ان اللہ ذم الناس کلھم ومدح ابابکر فقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ[1] (الآیۃ) افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا تقدم:

خطیب بغدادی وابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: سألت اللہ ثلثا ان یقدمک فابی علی الا تقدیم ابی بکر[2] ترجمہ: اے علی! میں نے اللہ ﷻ سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھا۔

حضرت علی کی مدح افراط وتفریط کا شکار:

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں، اور ابو یعلیٰ ودورقی وحاکم وابن ابی عاصم وابن شاہین امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا: دعانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا علی ان فیک من عیسیٰ مثلاً ابغضتہ الیھود

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ خیثمہ وابن عساکر حدیث ۶۹۹ ۷، دار الفکر بیروت، ۱۶/۲۰۹

[2] تاریخ بغداد، حدیث ۵۹۲۱، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۱/۲۱۳

کنز العمال، بحوالہ ابی طالب العشاری وغیرہ حدیث ۳۵۶۹۰، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۲/۵۱۵

حتی بھتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها وقال علی الاوانه یهلک فیّ رجلان محب مطری یفرطنی بما لیس فیّ و مبغض مفتر یحمله شنانی علی ان یبهتنی الاوانی لست بنبی ولا یوحی الیّ، ولکنی اعمل بکتاب الله وسنة نبیه صلی الله تعالی علیه وسلم ما استطعت فما امرتکم به من طاعة الله فحق علیکم طاعتی فیما احببتم او کرهتم وما امرتکم بمعصیة انا وغیری فلاطاعة لا حد فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف[1] ترجمہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلا کر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولا علی فرماتے ہیں سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے تو جہاں تک ہو سکے اللہ ﷻ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمانبرداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی، تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

افضل الایمان:

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی، فرمایا: قلت لمحمد بن الحنفیة

---

[1] المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابه، دار الفکر بیروت، ۳/۱۲۳

مسند احمد بن حنبل مروی از علی رضی اللہ عنہ، دار الفکر بیروت، ۱/۱۶۰

هل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فیما علا ابو بکر و سبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه[1] میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادۂ مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دریافت کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابو بکر سب پر بلند و سابق ہوئے کہ ان کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا، فرمایا: اس لئے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب ﷻ کے پاس گئے ان کا ایمان سب سے افضل رہا۔

شیخین کی افضلیت:

امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی: ان محمد بن عبدالله بن الحسن اتاه قوم من اهل الکوفة والجزیرة فسألوه عن ابی بکر و عمر فالتفت الیّ فقال انظر الی اهل بلادک یسألونی عن ابی بکر و عمر لهما افضل عندی من علی[2] یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبداللہ محض ابن امام حسن مثنیٰ ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہم کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

رافضی اور خارجی نظریات:

حافظ عمر بن شعبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید

---

[1] الصواعق المحرقة بحواله ابن عساکر، الباب الثانی، مکتبه مجیدیه، ملتان، ص ۵۳

[2] الصواعق المحرقة بحواله الدارقطنی عن جندب الاسدی، مکتبه مجیدیه، ملتان، ص ۵۵

کربلا ابن مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انہوں نے رافضیوں سے فرمایا: انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر و عمر ولم یستطیعو ا ان یقولوا فیهما شیئا و انطلقتم انتم فطفرتم فوق ذٰلک فبرئتم منهما فمن بقی فواللہ ما بقی احدا لا برئتم منه[1] ترجمہ: خارجیوں نے چل کر تو انہیں سے برأت کی جو ابو بکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے، اور اے رافضیو! تم نے ان سے اوپر جست کی کہ خود ابو بکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرا نہ کیا۔

رافضی کی سزا:

دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی فرمایا: قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهم افیکم امام تفترض طاعته تعرفون ذٰلک له من لم یعرف ذٰلک له فمات مات میتة جاهلیة فقال لا واللہ ما ذٰلک فینا من قال هذا فهو کاذب فقلت انهم یقولون ان هذه المنزلة کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلهم اللہ ویلهم ما هذا من الدین واللہ ما هؤلاء الا متاکلین بنا هذا مختصراً[2] ترجمہ: میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرجائے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے، میں نے کہا رافضی تو

---

[1] الصواعق المحرقة بحوالہ الحافظ عمر بن شبه، مکتبہ مجیدیہ ملتان، ص ۵۳

[2] الصواعق المحرقة بحوالہ الدارقطنی عن فضیل بن مرزوق ،الباب الثالث، مکتبہ مجیدیہ،ملتان، ص ۵۶

کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا: اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو ان کے لئے کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا کمانے والے والعیاذ باللہ ﷻ۔

نصوص ختم نبوت:

یہاں تک سو (۱۰۰) احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ ہے دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی ؓ کے عدد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المؤمنین سے تذییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تذییل بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ سہ و بعد ۴۲ یک و بعد ۴۸ و ۵۸ دو دو و بعد ۶۲ یک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر از انجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۸ سے ۱۰۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو بیس (۱۲۰) ہو کر تین چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشاداتِ انبیاء و علمائے کتب سابقہ:

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بیشک اللہ ﷻ روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے: دعوتهم یا رب دعاء فاشیا فی الاولین و الآخرین امة حتی

انتهى الى خاتم النبيين احمد فانتسخه وقرأه وامن به وصدقه۔ الٰہی اٹیں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی، یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد ﷺ تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا احمد وامت احمد ﷺ کو بلاؤ۔ فيأتي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وامته يسعى نورهم بين ايديهم [1] رسول اللہ ﷺ اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جولان کرتے ہوں گے۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اختصرناه (ہم نے حدیث کا اختصار نقل کیا ہے)

دار قطنی غرائب، امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی وابونعیم دلائل میں بطریق ابن لہیعہ عن مالک بن الازہر عن، نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابونعیم دلائل میں من طریق یحییٰ بن ابراہیم بن ابی قتیلۃ عن بن اسلم عن ابیہ اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ، اور معاذ بن المثنیٰ زوائد مسند مسدد میں بطریق منصر بن دینار عن عبداللہ بن ابی الہذیل راوی ہیں اور بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن عبدالعزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ عنہ، اور ابن جریر تاریخ اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبداللہ بن معروف عن ابی عبدالرحمن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے راوی: وهذا حديث معاذ و فيه صريح النص على مرادنا و مازدنا من

---

[1] المستدرک للحاکم، کتاب التواریخ المتقدمین من الانبیاء، دار الفکر بیروت، ۲/۶۰۹، ح ۴۲۳۵

الطريق الاول ادرنا حوله هلالين۔ ترجمہ: یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے ہماری مراد پر، اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے وہ ہلالین میں ہے۔

ذریب بن برثملا کی شہادت:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا الله اكبر الله اكبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے كبرت كبيرا يا نضلة تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ!، جب کہا اشهدان لا اله الا الله جواب آیا اخلصت يا نضلة اخلاصًا نضلہ! تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشهدان محمدا رسول الله آواز آئی نبی بعث لا نبی بعده هو النذير وهو الذی بشرنا به عيسىٰ بن مريم وعلىٰ راس امته تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈر سنانے والے یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔ جب کہا حی على الصلوة جواب آیا فريضة فرضت [1] (طوبىٰ لمن مشى اليها وواظب عليها) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا

---

[1] هكذا فی السابع وفی الطريق الثانی عند البيهقی فی الصلوة قال كلمة مقبولة وفی الفلاح قال البقاء لامة احمد ﷺ، وعكس ابن ابی الدنيا فذكر فی الصلوة البقاء لامة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم و فی الفلاح كلمة مقبولة ۱۲ منه۔ (م) ساتویں طریقہ میں یوں ہے اور دوسرے طریقہ میں بیہقی کے ہاں یوں ہے، حی علی الصلوۃ پر کہا، یہ مقبول کلمہ ہے، اور حی علی الفلاح پر کہا اس میں امت محمدیہ کے لئے بقاء ہے اور ابن ابی الدنیا نے اس کا عکس بیان کیا کہ پہلے میں امت محمدیہ کی بقاء اور دوسرے میں مقبول کلمہ کہا ۱۲ منہ

خوبی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلح من اتاھا و واظب علیھا (افلح من اجاب محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)[1] مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلوۃ جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلی رؤسھا تقوم الساعۃ بقا ہے امت محمد ﷺ کے لئے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یا نضلۃ فحرم اللہ بھا جسدک علی النار اے نضلہ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالٰی نے اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ ﷻ اور اس کے نبی ﷺ (اور امیر المؤمنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا، اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسٰی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کا وصی ہوں انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی الطریق الثانی) (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔ ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابوبکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر۔ کہا امیر

---

[1] زاد الخطیب وھو البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲ منہ (م)

ترجمہ خطیب نے یوں زیادہ کیا، یہ امت محمدیہ کی بقا ہے ﷺ ۱۲ منہ

المؤمنین عمر سے میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھے کہ وقت قریب آلگا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے۔ جب امیر المؤمنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انہیں میرا سلام کہئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ) اس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے، پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا۔ آخر واپس آگئے[1]

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں:

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوٰی کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے؟ میں نے کہا ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی ﷺ کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پرنور ﷺ کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے، وہ کتابی بولا: انہ لم یکن نبی الا کان

---

[1] دلائل النبوۃ ابو نعیم، عالم الکتب بیروت، الجزء الاول ص ۲۸، ۲۵

دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی قصۃ وصی عیسٰی ابن مریم علیہما السلام، المکتبۃ الاثریہ، لاہور، ۵/ ۴۲۵ تا ۴۲۷

بعدہ نبی الا ھذا فانه لا نبی بعدہ و ھذا الخلیفة بعدہ۔ بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی ﷺ کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔[1]

بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفیٰ ﷺ:

تذییل اول: ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت، اور بیہقی و ابونعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الٰه الا اللّٰه و اللّٰه اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجا لائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا لا الٰه الا اللّٰه و اللّٰه اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے

---

[1] المعجم الکبیر، حدیث ۱۵۳۷، المکتبة الفیصلیة بیروت، ۲/ ۱۲۵

دلائل النبوة ابو نعیم، عالم الکتب، بیروت، ۱/ ۹

کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا کچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی۔ ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو۔[1] (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے) ولو جعلنه ملکا لجعلنه رجلا وللبسنا علیهم ما یلبسون (القرآن الکریم ۶/ ۹) ترجمہ: اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں۔ ولہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دو سرداروں کا مضمون رہتا ہے۔ الحرب بیننا و بینه سجال ینال منا و ننال منه[2] ۔ رواہ الشیخان عن ابی سفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں، اس کو شیخین نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت) لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ھذه ایة النبوة[3] یہ نبوت کی نشانی ہے رواہ البزار و ابونعیم عن دحیة الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے بزار اور ابونعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] دلائل النبوة للبیهقی، باب ما وجد من صورة نبینا محمد، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱/ ۳۸۶۔۸۷

جامع الاحادیث بحواله ابن عساکر عن المعافی عن عبادة بن الصامت، حدیث ۱۵۲۳۱ دار الفکر بیروت، ۲۰/ ۶۲

[2] صحیح البخاری، باب کیف کان بدء الوحی، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۴

[3] کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اهل الکتاب من علامات نبوته، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۳/ ۱۱۷

تصرفِ اولیاء اور مظلومیتِ حسین

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں، اور اسی قبیل سے ہے جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین ؓ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہو جاتے، ایک اشارے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا۔ مگر یہ سفہا نہیں جانتے کہ ان کی قدرت جو انہیں ان کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم وعبدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جباری و سرکشی وخودسری کے ساتھ مقوقس بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ ؓ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب انہوں نے ان کا شہر مکہ چھڑا یا تھا، حاطب ؓ نے فرمایا: کیا تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول نہیں مانتا انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے انہیں پکڑا اور سولی دینے کا ارادہ کیا تھا؟ مقوقس بولا: انت حکیمٌ جاء من عند حکیم[1] تم حکیم ہو کہ حکیم کامل ﷺ کے پاس سے آئے، رواہ البیھقی عن حاطب ؓ (اس کو بیہقی نے حاطب ؓ سے روایت کیا۔ ت) خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا، حدیث سابق کی طرف عود کریں۔

ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر:

پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز واکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا، اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ

---

[1] دلائل النبوۃ للبیھقی باب ماجاء الی کتاب النبی ﷺ المقوقس دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/۳۹۶

تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ آدم ہیں علیہ السلام پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا یہ نوح ہیں علیہ السلام۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی (کشادہ پیشانی)، رخسارے ستے ہوئے، سر پر نشان پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ ابراہیم ہیں علیہ السلام۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد ﷺ کی تصویر منیر تھی، بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، وہ بولا: تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد (ﷺ) ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انہ اٰخر البیوت ولکنی عجلتہ لا نظر ما عند کم[1] سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن معافی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱، دارالفکر بیروت ۲۰/۲۳

[2] دلائل النبوۃ للبیھقی باب ماوجد فی صورۃ النبی ﷺ، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱/۳۸۸،۸۸

تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کرکے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لوگے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون O (القرآن الکریم ۶۱/۸) والحمد للہ رب العلمین O (القرآن الکریم ۱/۱)

(اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تمام فرمائیگا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ والحمد للہ رب العلمین۔۔ ت)

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پورا ہوگیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصراً حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا تھا، جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء، لوط واسحٰق ویعقوب واسمٰعیل ویوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ میں زائد ہو اسے خطوط ہلالی میں بڑھائیں۔ فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو دانت، باہم چڑھے ہونٹ، سمٹا جیسے کوئی حالتِ غضب میں ہو۔ ہم سے کہا: انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر پر خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدوّر گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثار غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گورا

رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی، رخسارے ہلکے، چہرہ خوبصورت، کہا: یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت صورتِ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی ﷺ کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئی جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ، تلوار حمائل کئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، فربہ سرین، پاؤں میں طول، گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پر لگے تھے گردن دبلی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کی ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعضاء متناسب) کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے حق سبحانہ تعالیٰ نے

---

[1] فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا بحمد اللہ تعالیٰ صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر، امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا ھذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات۔ ۱۲ منہ

ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے آ کر صدیق رضی اللہ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد ﷺ کی نعت پاتے ہیں!۱

مقوقس کے دربار میں فرمانِ نبوی:

تذییل دوم: امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ فرمان اقدس ﷺ لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے ان سے دریافت کیا کہ محمد ﷺ کس بات کی طرف بلاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: توحید و نماز پنجگانہ و روزۂ رمضان و حج و وفائے عہد۔ پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا، انہوں نے باختصار بیان کیا، وہ بولا: قد بقيت اشياء لم تذكر ها في عينيه حمرة قلما تفارقه وبين كتفيه خاتم النبوة الخ ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کے آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت

---

[1] در منثور بحوالہ ابی یعلی و ابن عساکر، تحت آیہ سبحن الذی، منشورات مکتبۃ آیۃ اللہ العظمی، قم ایران، ۱۴۸/۴

المطالب العالیۃ بحوالہ ابی یعلی، حدیث ۴۲۸۷، دار الباز مکۃ المکرمۃ، ۲۰۲/۴

جدا ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ مہر نبوت ہے۔ پھر حضور اقدس ﷺ کی اور صفات کریمہ بیان کر کے بولا: قد كنت اعلم ان نبيا قد بقي وقد كنت اظن مخرجه بالشام، وهناك كانت تخريج الانبياء قبله فاراه قد خرج في ارض العرب في ارض جهد وبؤس والقبط لا تطاوعني على اتباعه وسيظهر على البلاد ۱ مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے عرب میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور قبطی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمۂ حدیث

ابوالقاسم نے بطریق ہشام بن اسحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقد ان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس ﷺ کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ: قد علمت ان نبيا بقي وكنت اظن انه يخرج بالشام وقد اكرمتك رسولك وبعثت اليك بهدية ۲ ترجمہ: مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان

تذییل سوم: بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے راوی،

---

[1] شرح الزرقانی علی المواهب بحواله واقدی و ابن عبدالحکیم، المقصد الثانی، الفصل الثالث، دار المعرفۃ، بیروت، ۳۵۰/۳

[2] الطبقات الکبری، ذکر بعثہ رسول اللہ ﷺ الخ، دار صادر، بیروت، ۲۶۰/۱

جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا چرچا سنا اور حضور کے صفت و نام و ہیات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی: اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے؟ میں نے کہا: اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی: یا ابن اخی اھو النبی الذی کنا نخبر به انه یبعث مع بعث الساعة، قلت لھا نعم [1] ترجمہ: اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں کہا: نعم ہاں۔ (الحدیث) خطیب و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا احمد و محمد والحاشر والمقفی و الخاتم [2] ترجمہ: میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم فرمانے والا ﷺ۔

ہجرت حضرت عباس:

ابو یعلی و طبرانی و شاشی و ابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے موصولاً اور رویانی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی ﷺ نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر

---

[1] دلائل النبوة للبیهقی، باب ما جاء فی دخول عبدالله بن سلام علی رسول الله ﷺ دار الکتاب العلمیه، بیروت، ۲/ ۵۳۰

[2] تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۱۳۵۰ احمد بن محمد اسوطی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۵/ ۹۹

ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پرنور ﷺ نے یہ فرمان نافذ فرمایا: یا عم اقم مکانک الذی انت فیه، فان الله یختم بک الھجرة کما ختم بی النبوة [1] اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو، جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں ﷺ۔

امام اجل فقیہ محدث ابواللیث سمرقندی "تنبیه الغافلین" میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابو بکر محمد بن احمد ثنا ابو عمران ثنا عبدالرحمن ثنا داؤد ثنا عباد بن الکثیر عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ ترجمہ: ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ان کو ابو عمران ان کو عبدالرحمٰن ان کو داؤد ان کو عباد بن کثیر ان کو عبد خیر سے انہوں نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ جب سورۃ اذا جاء نصر الله حضور اقدس ﷺ کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے پنجشنبہ کا دن تھا، منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کر دو "لوگو! رسول اللہ ﷺ کی وصیت سننے چلو" یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے، گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حد یہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی، اور حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں اور اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو۔ پھر حضور ﷺ منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الٰہی بجالائے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا: انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن ھاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی [2] الحدیث، ھذا مختصر۔ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، الحدیث، ہذا مختصر۔

---

[1] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر، ذکر من اسمه عباس، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۷/ ۲۳۵

[2] تنبیه الغافلین، باب الرفق، دار الکتب العلمیة بیروت، ص ۲۳۷

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری:

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور ﷺ کی تشریف آوری کی دھوم ہے، زمین وآسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی وشادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ اناردانہ ہورہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے کہ چھما چھم برس رہا ہے فرش سے عرش تک کا نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
ہم پر چاند نکل آیا وداع کی گھاٹیوں سے
وجب الشکر علینا ما دعاللہ داعٍ [1]
ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والا دعا مانگے

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محو نغمہ سرائی ہیں کہ:

نحن جوارٍ من بنی النجارِ
ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں
یا حبذا محمد من جارٍ [2]
اے نجاریو! محمد ﷺ کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ ت

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلسِ آخری وصیت ہے، مجمع تو

---

[1] المواھب اللدنیۃ، الھجرۃ الی المدینۃ منی لنشد طلع البدر، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/۳۱۳

[2] المواھب اللدنیۃ، الھجرۃ الی المدینۃ منی النشد طلع البدر، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/۳۱۳

آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں، دل کمھلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑگئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا اژدحام اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت ویاس کے ساتھ جاتی اور ضعفِ نومیدی سے ہلکان ہوکر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ؎

کنت السواد لناظری   فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت   فعلیک کنت احاذر [1]

(میں اپنے دیکھنے والوں کے لئے سیاہ تھا پس اندھا کیا گیا آپکو دیکھنے والے کو، پس جو چاہے آپ کے بعد مار دے، پس آپ پر ہی بھروسا تھا کہ مجھے بچالیں گے۔ ت)

اللہ کا محبوب، امت کا والی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظِ حقیقی کے سپرد کررہا ہے، شانِ رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نوسو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت، یہاں بیس (۲۰) تئیس (۲۳) ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت، کنیز وغلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہوجاتی ہے دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو، آنے

---

[1] المواھب اللدنیۃ المقصد العاشر، الفصل الاول (وفاۃ) المکتب الاسلامی، بیروت، ۳/۵۵۳

والوں کو جگہ دو، اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد وصلوۃ اپنے نسب ونام وقوم ومقام وفضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے، مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے، وہی دعوت عام، وہی مجمع تام، وہی منبر وقیام، وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شے کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے سے کام وربنا الرحمن المستعان وبہ الاعتصام وعلیہ التکلان (ہمارا رب رحمن مددگار ہے اور اسی ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد۔ت)

چارپائے کلام کرتے ہیں:

ابن حبان وابن عساکر حضرت ابومنظور اور ابونعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے کلھم لا یرکبہ الا نبی ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے وقد کنت اتوقعک ان ترکبنی، لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصداً گرادیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا، حضور اقدس ﷺ نے اس کا نام یعفور رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس ﷺ یاد فرماتے ہیں، جب حضور پرنور ﷺ نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنویں میں گر کر مرگیا اھ[1]

---

[1] المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن عساکر عن ابی منظور، مقصد رابع، فصل اول، المکتب الاسلامی بیروت ۲/۵۵۴

حدیث ابی منظور ونحوہ عن معاذ باختصار غیر انہ ذکر مکان الاباء ثلثۃ اخوۃ واسمہ مکان یزید عمر وقال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرھم وکنت لک[1] الحدیث قلت ولا علیک من دندنۃ العلامۃ ابن الجوزی کعادتہ علیہ ولا من تحامل ابن دحیۃ علی حدیث الضب المار سابقا فلیس فیھما ما ینکر شرعا ولا فی سندھما کذاب ولا وضاع ولا متھم بہ فانی یاتیھما الوضع وھذا امام الشان العسقلانی قد اقتصر فی حدیث ابی منظور علی تضعیفہ ولہ شاھد من حدیث معاذ کما تری لا جرم ان قال الزرقانی نھایتہ الضعف لا الوضع[2] وقال ھو والقسطلانی فی حدیث الضب (معجزاتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیھا ما ھو ابلغ من ھذا ولیس فیہ ما ینکر شرعا خصوصا وقد رواہ الائمۃ) الحافظ الکبار کابن عدی وتلمیذہ الحاکم وتلمیذہ البیھقی وھو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناھیک بہ (فنھایتہ الضعف لا الوضع) کما زعم کیف ولحدیث ابن عمر طریق اخر لیس فیہ السلمی رواہ ابو نعیم وورد مثلہ من حدیث عائشۃ وابی ھریرۃ عند غیرھما[3] اھ قلت وقد اورد کلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثانی والعشرون، عالم الکتب بیروت، ص ۳۸

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، دارالمعرفۃ بیروت، ۵/۱۳۸

[3] المواہب اللدنیہ مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، المکتب الاسلامی، بیروت، ۲/۵۵۵
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، دارالمعرفۃ بیروت، ۵/۱۳۹۔۵۰

الكبرى وقد قال فى خطبتها نزهته عن الاخبار الموضوعة وما يرد اه[1] قلت وعزو الزرقانى حديث الضب لا بن عمر تبع فيه الماتن اعنى الامام القسطلانى صاحب المواهب وسبقهما الد ميرى فى حيوة الحيوان الكبرى لكن الذى رايت فى الخصائص الكبرىٰ والجامع الكبير للامام الجليل الجلال السيوطى هو عزوه لامير المؤمنين عمر ؓ كما قدمت وقد اورده فى الجامع فى مسند عمر فزيادة لفظ الابن اما وقع سهوا اويكون الحديث من طريق ابن عمر عن عمر رضى الله تعالى عنهما فيصح العزو الى كل وان كان الاولى ذكرا لمنتهٰى ويحتمل على بُعد عن كل منهما فاذن يكون مرويا عن ستة من الصحابة رضى الله تعالى عنهم، والله تعالى اعلم۔

ترجمہ: یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انہوں نے آباء کی جگہ تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا اور اس نے کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں، الحدیث۔ قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ اس کی عادت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیہ کی سوسمار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے، ان دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں اور نہ ہی ان کی سندوں میں کوئی کذاب اور وضاع اور متہم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے ہوا جبکہ امام عسقلانی نے ابو منظور کی حدیث کو ضعیف کہنے پر اقتصار کیا حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت معاذ کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہے اسی بنا پر علامہ زرقانی نے فرمایا زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ہے، اور انہوں نے اور امام قسطلانی نے بھی سوسمار والی حدیث

---

[1] الخصائص الكبرىٰ، مقدمة المؤلف، دارالكتب الحديثة، بيروت، ۸/۱

کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات میں تو اس سے بڑھ کر واقعات ہیں جبکہ اس حدیث میں شرعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں، خصوصاً جبکہ اس کو بڑے ائمہ حفاظ جیسے ابن عدی، ان کے شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت کیا ہو، امام بیہقی تو موضوع روایت ذکر نہیں کرتے، اس کو دارقطنی نے روایت کیا ان کی سند تو تجھے کافی ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا، موضوع کیسے کہا جائے جبکہ ابن عمر کی حدیث دوسرے طریقہ سے بھی مروی ہے جس میں سلمی مذکور نہیں اس طریق کو ابو نعیم نے روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ ؓ سے اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے اھ قلت (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں ذکر فرمایا حالانکہ انہوں نے اس کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو موضوع اور مردود روایات سے دور رکھا ہے اھ قلت (میں کہتا ہوں) زرقانی کا سوسمار والی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصنف مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور جامع کبیر میں دیکھا انہوں نے اس کو امیر المؤمنین عمر فاروق ؓ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، انہوں نے اسے اپنی جامع میں حضرت عمر ؓ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو ''ابن'' کا لفظ سہواً لکھا گیا ہے یا پھر ابن عمر کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لہٰذا دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے، اگرچہ منتہی راوی یعنی عمر ؓ کی طرف منسوب کرنا اولیٰ ہے اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہو سکتی ہے تو یوں چھ صحابہ سے یہ حدیث مروی ہوگی۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)۔ ت

میرے بعد کوئی نبی نہیں

سعید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردویہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ[1] ترجمہ: میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔ احمد و خطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ[2] ترجمہ: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

تیس کذاب:

ابوبکر ابن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمرو لیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابا کلھم یزعم انہ نبی زاد[3] عبید قبل یوم القیامۃ۔ ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو۔ عبید نے اس پر "قبل یوم القیمۃ" کو زائد کیا۔ اقول وانما اخرنا ھما الی التذییل بخلاف عین اللفظ المتقدم فی الحدیث الثانی والستین لان فی تتمہ ان من قال فافعلوا بہ کذا و کذا وھذا العموم انما تم لا جل ختم النبوۃ اذلو جاز ان یکون بعدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی صادق لما ساغ الامر المذکور بالعموم وان کان یاتی ایضا ثلثون او الوف من الکذابین بل کان یجب اقامۃ امارۃ تمیزا الصادق من الکاذب والامر بالایقاع بمن ھو کاذب منھم لا غیر کما لا یخفی والی اللہ المشتکیٰ من ضعفنا فی ھذہ الزمان الکثیر فجارہ‘ القلیل انصارہ‘ الغالب کفارہ‘ البین عوارہ وقد ظھر الأن بعض ھؤلاء الدجالین الکذابین فلو اراد اللہ باحدھم شیئًا یطیروا بالمسلم والمسلم انما حذث فانّا للہ وانّا الیہ رٰجعون لکن الاحتراس کان اسلم للمسلم وانفی للفساد فاحببنا الاقتصار علی القدر المراد واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے تذییل کے آخر میں ذکر کیا برخلاف اس کے جو باسٹھویں حدیث میں پہلے گزرا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر میں یوں ہے کہ جو بھی نبوت کا دعوی کرے اسے یہ یہ کرو۔ اور جو بھی ایسا دعوی کرے اس سے یوں کرو" یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزاروں ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے نبی کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کرکے "یہ یہ کرنے" کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا ہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالٰی سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت ہے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مددگاروں کی قلت، کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے کذاب دجال لوگ ظاہر ہوئے ہیں،

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ، دار الفکر بیروت، ۵/۴۵۴
مجمع الزوائد، کتاب التعبیر، دار الکتاب، بیروت، ۷/۱۷۳

[2] مسند امام احمد بن حنبل، حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، دار الفکر بیروت، ۶/۱۲۹
تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۵۸۳۲ عبد الغالب بن جعفر، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۱/۱۳۰

[3] مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن حدیث ۱۹۳۱۱، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۵/۱۷۰

اگر ایسے دجالوں کو اللہ تعالٰی کے ارادہ سے کچھ ہوگیا تو اس کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انہوں نے ایسی حدیث بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا ہم اللہ تعالٰی کی ملک ہیں اور اسی کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو اپنی حفاظت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا زیادہ بہتر ہے تو اس لئے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند کیا ہے، اور اللہ تعالٰی ہی سے مدد اور اسی پر توکل ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (ت)

علی بمنزلہ ہارون ہیں:

خطیب، حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: انما علی منّی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انه لا نبی بعدی[1] ترجمہ: علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسٰی سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی میں مختصرا، اور بغوی وطبرانی اپنی معاجیم، باوردی معرفت، ابن عدی کامل، ابواحمد حاکم کنی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل میں راوی وھذا حدیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ ت) جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یا اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منّی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انه لا نبی بعدی[1] قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص

---

[1] تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۴۰۲۳، الحسن بن یزید، دار الکتاب العربی، بیروت، ۷/ ۴۵۳

اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسٰی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ امیر المؤمنین نے عرض کی: مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا: جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی: انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت، اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہوں۔

ابن عساکر (ء) بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں: واما انت یا علی فانت

---

[1] تاریخ دمشق لابن عساکر، ذکر من اسمه سلمان، ترجمه سلمان بن الاسلام الفارسی، دار احیاء التراث، العربی بیروت، ۳/۶

فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل، حدیث ۱۰۸۵، موسسة الرسالہ، بیروت، ۶۳۸،۳۹/۲

(ء) فی نسخة کنزالعمال المطبوعة عن عبداللہ بن عقیل عن ابیه عن جده عقیل وھو خطاء وصوابه عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبداللہ تابعی صدوق من رجال الاربعة ما خلا النسائی قال الذھبی حدیثه فی مرتبة الحسن وابوه تابعی مقبول رجال ابن ماجة ۱۲ منه

(م) کنزالعمال کے مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ بن عقیل اپنے والد ماجد اور ان کے دادا عقیل سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل، یہ عبداللہ تابعی ہیں نہایت صادق نسائی کے ماسوا سنن صحاح کے راویوں میں شمار ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے مرتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی اور مقبول، ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں۔ (ت)

منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انی لانبی بعدی[1] ترجمہ: تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں ﷺ۔

الحمدللہ تین چہل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چوراسی ۸۴ حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ ۱۷ تذییلات علاوہ، پہلے گزری تھیں سات (م)۔ اس تکمیل میں بڑھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پر نور خاتم النبیین ﷺ سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہی ہیں نواسی ۸۹ ہوئیں لہٰذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نوّے ۹۰ احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ وتر یحب الوتر (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ ت) کا فضل حاصل ہو۔

میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے:

بیہقی سنن میں حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل رؤیا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر ۷۰ سات سو ۷۰۰ کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو ۷۰۰ سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا، تو یہ ستر گئے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیات، تو اس کے پڑھنے والے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ پھر لوگوں کی طرف منہ کرکے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے: کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، اور رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا، جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے ادھر ادھر اصلاً نہ پھرے، پھر اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا ہلّہ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مٹھا لے لیا، پھر روانہ ہوئے، پھر عام اژدحام آیا، جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ و راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خورد لاغر ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے ہیں سید عالم ﷺ نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہوا اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلاً علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چرا یا کسی نے

---

[1] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عبداللہ بن عقیل حدیث ۳۲۶۱۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۱/ ۶۰۹

(م) بعد حدیث ۱۰ تذییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت وہشام بن عاص، وتذییل دوم دو حدیث حاطب وشیوخ واقدی، وتذییل سوم حدیث ابن سلام وبعد حدیث ۱۷ دو حدیث عبید وجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ (م)

گھاس کا منہ لیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو انا للہ وانا الیہ رجعون ○ اور اے ابن زمل! تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں وامّا ناقۃ التی رأیت ورأیتنی اتبعھا فھی الساعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی ولا اُمۃ بعد اُمتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت[1]، صلی اللہ تعالٰی علیک وعلی امتک اجمعین وبارک وسلم واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

تذییل جمیل

بحمد اللہ بیس (۲۰) احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک ۱۰۱ حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ جن میں نوے ۹۰ مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ واصحاب اکہتر ۷۱۔

گیارہ تابعی صحابہ وتابعین جن میں صرف گیارہ تابعی:

۱۔ امام اجل محمد باقر
۲۔ سعد بن ثابت
۳۔ ابن شہاب زہری
۴۔ عامر شعبی
۵۔ عبداللہ بن ابی الہذیل
۶۔ علاء بن زیاد
۷۔ ابوقلابہ
۸۔ کعب احبار
۹۔ مجاہد مکی
۱۰۔ محمد بن کعب قرظی
۱۱۔ وہب بن منبہ

---

[1] کنز العمال بحوالہ البیہقی، حدیث ۳۲۰۱۸، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۵/ ۵۱۸ تا ۵۲۱
المعجم الکبیر حدیث ۸۱۴۶، عن ابن زمل الجہنی، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت، ۸/ ۳۰۲ و ۳۰۷

اکاون صحابہ: باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں:

۱۲۔ ابی بن کعب
۱۳۔ ابوامامہ باہلی
۱۴۔ انس بن مالک
۱۵۔ اسماء بنت عمیس
۱۶۔ براء بن عازب
۱۷۔ بلال مؤذن
۱۸۔ ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ
۱۹۔ جابر بن سمرہ
۲۰۔ جابر بن عبداللہ
۲۱۔ جبیر بن مطعم
۲۲۔ حبیش بن جنادہ
۲۳۔ حذیفہ بن اسید
۲۴۔ حذیفہ بن الیمان
۲۵۔ حسان بن ثابت
۲۶۔ حویصہ بن مسعود
۲۷۔ ابوذر
۲۸۔ ابن زمل
۲۹۔ زیاد بن لبید
۳۰۔ زید بن ارقم
۳۱۔ زید بن ابی اوفی
۳۲۔ سعد بن ابی وقاص
۳۳۔ سعید بن زید
۳۴۔ ابوسعید خدری
۳۵۔ سلمان فارسی
۳۶۔ سہل بن سعد
۳۷۔ ام المؤمنین ام سلمہ
۳۸۔ ابوالطفیل عامر بن ربیعہ
۳۹۔ عامر بن ربیعہ
۴۰۔ عبداللہ بن عباس
۴۱۔ عبداللہ بن عمر
۴۲۔ عبدالرحمن بن غنم
۴۳۔ عدی بن ربیعہ
۴۴۔ عرباض بن ساریہ
۴۵۔ عصمہ بن مالک
۴۶۔ عقبہ بن عامر
۴۷۔ عقیل بن ابی طالب
۴۸۔ امیر المؤمنین علی
۴۹۔ امیر المؤمنین عمر

۵۰۔ عوف بن مالک اشجعی
۵۱۔ ام المومنین صدیقہ
۵۲۔ ام کرز
۵۳۔ مالک بن حویرث
۵۴۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
۵۵۔ محمد بن عدی بن ربیعہ
۵۶۔ معاذ بن جبل
۵۷۔ امیر معاویہ
۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ
۵۹۔ ابن ام مکتوم
۶۰۔ ابو منظور
۶۱۔ ابو موسیٰ اشعری
۶۲۔ ابو ہریرہ

اور نو صحابی تذییلات میں:

۶۳۔ حاطب بن ابی بلتعہ
۶۴۔ عبد اللہ ابن ابی اوفی
۶۵۔ عبد اللہ بن زبیر
۶۶۔ عبد اللہ بن سلام
۶۷۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص
۶۸۔ عبادہ بن صامت
۶۹۔ عبید بن عمرو لیثی
۷۰۔ نعیم بن مسعود
۷۱۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ:

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسمان کفر وضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض، باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو

نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اس کے رسالۂ ضلالت مقالہ کا خلاصۂ عبارت یہ ہے:

قاسم نانوتوی کا عقیدہ:

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول الله و خاتم النبيين فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے اسی طور پر رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اھ ملتقطاً[1]

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ کہ وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا وخاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہوا کما قال تعالیٰ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ترجمہ): وننزّل من القران ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظّٰلمين الا خسارا ۝ (القرآن الکریم ۱۷/۸۲) اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کیلئے شفاء

---

[1] تحذیر الناس، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔ ص ۳،۱۸

ورحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیان کے۔ اسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث بعدہ یومنون (القرآن الکریم ۷/۱۸۵) قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

صحابۂ کرام اور ختم نبوت:

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے ۹۰ احادیث اور اکثر تذییلات، ان پر علاوہ سو ۱۰۰ سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتارہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی ﷺ کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا صحابہ کرام وتابعین عظام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گزرے، مثلاً:

۱۔ امیر المومنین عمر ؓ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

۲۔ انس ؓ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔

۳۔ عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کا ارشاد کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر ؓ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انہیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ:

اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہوگیا"۔

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی متواتر حدیثیں دیکھئے کہ:

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ ہمیں پچھلے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت ونبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ (ف) اللہ و رسل ﷺ علیہم السلام ارشادات سن سن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد ﷺ خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

(ف) نیز تذییلات میں مقوقس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہرقل کی دو حدیثیں کہ یہ خاتم آخر النبوت تھا، عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک حبر کا قول کہ وہ امت آخرہ کے نبی ہیں بلکہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ وانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پسین پیغمبراں ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلان ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزتہ، سے ارشادات جانفزا و دلنواز آرہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اول وآخر ہے۔

۷۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے ﷺ۔

مگر یہ ضال مضل محرف قرآن مغیر ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سنے نہ انبیاء کی نہ مصطفٰے کی مانے نہ ان کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا، اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہام، خیالاتِ عوام ہیں، آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون○ کذلک یطبع اللہ علی کل متکبر جبار○ (القرآن الکریم ۴۰/۳۵) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب○ (القرآن الکریم ۳/۸) اللہ یونہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے دل پر۔ اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہی بڑا دینے والا۔

ہاں ان نوے ۹۰ حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں، دو

حدیث سید عالم ﷺ کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالٰی نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہوگے۔ شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔ ایک اور حدیث الٰہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کرونگا اور ان کے دین وشریعت پر ادیان شرائع کو۔

او گمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے توریت وانجیل وزبور اللہ تعالٰی کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ: من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور○ (القرآن الکریم ۲۴/۴۰) نسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور والکفر بعد الایمان والضلال بعد الھدی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد اخر المرسلین وخاتم النبیین والہ وصحبہ اجمعین، والحمد للہ رب العلمین۔ جس کے لئے اللہ تعالٰی نور نہ بنائے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالٰی سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنورنے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالٰی سے جو بلند وعظیم ہے، اللہ تعالٰی کی صلواتیں ہمارے آقا و مولٰی محمد ﷺ پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں اور آپ کی سب آل واصحاب پر، والحمد للہ رب العلمین۔ (ت)

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت:

الحمدللہ کہ بیان اپنے منتہٰی کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروۂ اعلٰی کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس ﷺ کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت ورسالت سے

بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن وآشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالفہ وہابیہ قاسمیہ کو خاتم النبیین کو بہ معنی آخر النبیین نہ ماننا، اور حضور اقدس ﷺ کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی ونفاق جلی کا بھی بفضلہ تعالی خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی ۸۰ کوڑوں کی سزا پائی، ان چھوٹے مبتدعوں کا رد یہاں محض ضمنا واستطرادا مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم واحادیث مرفوعہ واقوال اہلبیت وصحابہ وارشادات امیر المؤمنین علی مرتضی واولیائے کرام وعلمائے اعلام ودلائل شرعیہ اصلیہ وفرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل وتحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالی لہ کی کتاب "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" ۱۲۹۷ھ میں مسطور ہے۔

منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت:

اب بتوفیقہ تعالی تکفیر منکرانِ ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی:

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں: بحمد اللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازان ست کہ آنرا بکشف وبیان حاجت نہ افتد اما ایں مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاہلے را در شبہے اندازد وبسیار باشد کہ ظاہر نیارند کردن وبدیں طریق پائے در نہند کہ خدائے تعالی برہمہ چیز قادر ست کسے قدرت او را منکر نیست اما چوں خدائے تعالی از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواہد بودن یا نخواہد بودن جز چناں نباشد کہ خدائے تعالی ازاں خبر دہد وخدائے تعالی خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرا در ہرچہ ازاں خبر دادے صادق دانستے وبہماں حجت ہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش مابداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبراں ست در زمان او وتا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد وہر کہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست وآنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود وآنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفی ﷺ[1] بحمد اللہ تعالی یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان ووضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کے بجائے یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کر سکتا لیکن جب اللہ تعالی کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالی اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہو سکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ ﷺ کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص کہے آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر صحیح ایمان کی شرط ہے۔ (ت)

---

[1] معتمد فی المعتقد (فارسی)

امام ابن حجر مکی:

(نص ۲،۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں: تنبأ فی زمنه ؓ رجل قال امهلونی حتی اتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذلک مکذب لقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا نبی بعدی [1] امام اعظم ؓ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام اعظم نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری دینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاویٰ ہندیہ (فتاویٰ عالمگیریہ):

(نص ۴ تا ۷) فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہیں: واللفظ للعمادی قال قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولوانه حین قال هذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه و افتضاحه لا یکفر [2] یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ

---

[1] خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فراسته، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۱۹

[2] فتاوی هندية بحواله الفصول العمادية، الباب التاسع نورانی کتب خانہ، پشاور، ۲/ ۲۶۳

طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام:

(نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے: واضح تکفیر مدعی النبوۃ و یظهر کفر من طلب منه معجزة لا نه بطلبه لها منه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومة من الدین بالضرورة نعم ان اراد بذلک تسفیهه و بیان کذبه فلا کفر [1] مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی ﷺ کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹، ۱۰) اسی (اعلام بقواطع الاسلام) میں ہے: ومن ذلک (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعمد کذب الیه او محاربته او سبه او الاستخفاف ومثل ذلک کما قال الحلیمی مالو تمنی فی زمن نبینا او بعده ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلک والظاهر انه لافرق بین تمنی ذلک باللسان او القلب [2] اهـ مختصراً ترجمہ: انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے بُرا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ

---

[1] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبة الحقیقة استنبول، ترکی، ص ۳۷۶

[2] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبة الحقیقة استنبول ترکی، ص ۳۵۴

امام ابن حجر مکی:

(نص ۲،۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں: تنبأ فی زمنه رضی اللہ عنہ رجل قال امهلونی حتی اتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذلک مکذب لقول النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لا نبی بعدی[1] امام اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام اعظم نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد قطعی ومتواتر ضروریِ دینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاویٰ ہندیہ (فتاویٰ عالمگیریہ):

(نص ۴ تا ۷) فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہیں: واللفظ للعمادی قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولو انه حین قال هذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قیل یکفر الطالب والمتاخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه و افتضاحه لا یکفر[2] یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ

---

[1] خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فراسته، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۱۱۹

[2] فتاوی هندیة بحواله الفصول العمادیة، الباب التاسع نورانی کتب خانہ، پشاور، ۲/۲۶۳

طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام:

(نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے: واضح تکفیر مدعی النبوة و یظهر کفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه لها منه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومة من الدین بالضرورة نعم ان اراد بذلک تسفیهه وبیان کذبه فلا کفر[1] مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی ﷺ کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹، ۱۰) اسی (اعلام بقواطع الاسلام) میں ہے: ومن ذلک (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعمد کذب الیه او محاربته او سبه او الاستخفاف ومثل ذلک کما قال الحلیمی مالو تمنی فی زمن نبینا او بعده ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلک والظاهر انه لافرق بین تمنی ذلک باللسان او القلب[2] اھ مختصراً ترجمہ: انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے بُرا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ

---

[1] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبة الحقیقة استنبول ترکی، ص ۳۷۶

[2] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبة الحقیقة استنبول ترکی، ص ۳۵۲

تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے اھ مختصراً۔ سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا، والعیاذ باللہ رب العلمین۔

(نص ۱۱ تا ۱۴) تتمۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے: واللفظ لھا اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات[1] ترجمہ: جب نہ پہچانے کہ نبی ﷺ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

طائفہ قاسمیہ:

مولٰی سبحانہ وتعالٰی ہزاراں ہزار جزاہائے خیر وکرم ورضوان اتم کرامت فرمائے ہمارے علمائے کرام کو ان سے کسی نے کہہ دیا تھا کہ صدہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ نفاق وفریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے یہ معنی آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیال عوام وناقابل مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے ان اجلۂ کرام نے لفظ اشہر واعرف ومکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین ہے یہی مراد رب العالمین ہے، اسی ضروری دین وارشاد الٰہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں۔ مہمل ومختل ٹھہراتے ہیں قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون (القرآن الکریم ۶۳/۴) (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) بحمد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے فجزاھم اللہ المثوبات الفاخرۃ ونفعنا ببرکاتھم فی الدنیا والاٰخرۃ اٰمین (اللہ تعالٰی ان کو قابل فخر ثواب کی جزا دے اور ہمیں ان کی برکات سے دنیا وآخرت

---

[1] الاشباہ والنظائر، کتاب السیر باب الردۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۲۹۶/۱

میں نفع عطا فرمائے۔ آمین۔ ت)

فتاوٰی تاتارخانیہ:

تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے: رجل قال لاٰخر من فرشتہ توام فی موضع کذا اعینک علی امرک فقد قیل انہ لا یکفر وکذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف ما اذا قال انا نبی[1] یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بیشک کہا کافر نہ ہوگا یوں ہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوٰی نبوت کہ بالاجماع کفر ہے۔ یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد واسود خواہ بعد کما تقدم و سیاتی (جیسا کہ گزرا اور آگے آئے گا۔ ت)

شفاء قاضی عیاض:

شفاء شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے۔ (وکذلک یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ای فی زمنہ کمسیلمۃ الکذاب والاسود العنسی (او) ادعی (نبوۃ احد بعدہ) فانہ خاتم النبیین بنص القراٰن والحدیث فھذا تکذیب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (کالعیسویۃ) وھم طائفۃ (من الیھود) نسبوا لعیسٰی بن اسحٰق الیھودی ادعی النبوۃ فی زمن مروان الحمار و تبعہ کثیر من الیھود وکان من مذھبہ تجویز حدوث النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (وکاکثر الرافضۃ القائلین بمشارکۃ علی فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبعدہ کالبزیغیۃ والبیانیۃ منھم) وھم اکفر من النصارٰی واشد ضررا

---

[1] فتاوٰی ہندیہ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ، پشاور، ۲۶۶/۲

منهم لانهم بحسب الصورة مسلمون ويلتبس امرهم على العوام (فهؤلاء كلهم (كفار مكذبون للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم لأنه صلى الله تعالى عليه وسلم اخبر انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على ان هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد منه دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعًا اجماعًا وسمعًا)اھ مختصراً۔ یعنی اسی طرح وہ بھی کفر ہے جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب واسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے ﷻ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسی بن اسحق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہوگئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی ﷺ کا شریک اور حضور کے بعد انہیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ وبیانیہ، ان لوگوں کا کفر نصاری سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب ﷻ سے خبر دی کہ وہ حضور کو

---

[1] کتاب الشفاء للقاضی عیاض، فصل فی بیان ما ہو من المقالات، مطبعة شركة صحافيه، ۲/۷۱، ۲۷۰

نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ما ہو من المقالات دار الفکر بیروت، ۴/۵۰۶ تا ۵۰۹

خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات واحادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت وبحکم حدیث وآیت بالیقین کافر ہیں۔

منکرانِ ختم نبوت کے فرقے:

الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلید وروافض بلید وقاسمیہ جدیدہ وامیریہ مطریہ کسی مردود وعنید کا تسمہ نہ لگا وللہ الحجۃ السامیہ، یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود ونصاری سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد ضرر، والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

مجمع الانہر:

وجیز امام کردری ومجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے: اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا امن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا یکون مؤمنا[1] ترجمہ: ہمارے مولا ہمارے سردار محمد ﷺ پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ

(ف) اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الہی ومنزل من اللہ بتاتا ہے اور اس کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے منقول کہ اس میں صراحۃً اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلل ومفصل فتوی تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام السوء والعقاب ہے۔ (وللہ الحمد، عفی عنہ مصحح)

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱/۶۹۱

معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہوگیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔ یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب ﷻ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا۔ کما تقدم فی کلام الامام التور پشتی رحمہ اللہ تعالی (جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔ ت)

علامہ یوسف اردبیلی:

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں: من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیا لھا او اعتقدنبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم او قبلہ من لم یکن نبیا کفر اھ ملخصًا[1] ترجمہ: جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہوجائے اھ ملخصاً۔

امام غزالی:

امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی ''کتاب الاقتصاد'' میں فرماتے ہیں: ان الامت فھمت من ھذا للفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب، لھذا النص الذی اجمعت

---

[1] الانوار لا عمال الابرار

الامۃ علی انہ غیر مؤول ولامخصوص[1] یعنی تمام امت محمدیہ صاحبہا وعلیہا الصلوۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کررہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہوچکا ہے۔

بحمد اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفاء و نسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ وامیریہ خذلھم اللہ تعالی کے ہذیانات کا رد جلیل وجلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرماگئے، یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین:

غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا: ادعت ایضاان علیا نبی (الی قولہ ﷺ) لعنھم اللہ وملئکتہ وسائر خلقہ الی یوم الدین وقلع آثارھم واباد خضراء ھم ولا جعل منھم فی الارض دیارافانھم بالغوا فی غلوھم ومرضوا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدو االالہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الی ھذہ المقالۃ[2] یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعوی بھی ہے کہ مولا علی نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق

---

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد

[2] غنیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں، مصطفی البابی مصر، ۱/ ۸۸

قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کردے زمین پر ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جدا ہوئے اللہ ورسول وقرآن سب کے منکر ہوگئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے۔ الحمدللہ، اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دار الفتن ہند پر محن کی زمین میں فتنوں کی بوچھار کی گندہ بہار میں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الٰہی سے الم نهلک الاولين ۝ ثم نتبعهم الآخرين ۝ كذلك نفعل بالمجرمين (القرآن الکریم ۷۷/ ۱۶ تا ۱۸) ترجمہ: کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ ت) کا منتظر ہے۔

تحفہ شرح منہاج:

تحفہ شرح منہاج میں ہے: او كذب رسولا او نبيا او نقصه بای منقص كان صغر اسمه مريدا تحقيره او جوز نبوة احد بعد وجود نبينا صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم وعيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام نبی قبل فلا يرد[1] یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کرکے لے یا ہمارے نبی ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے ان سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

شرح فرائد:

عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں: فساد مذهبهم

---

[1] المعتقد المنتقد بحوالہ التحفہ شرح المنہاج مع المستند المعتمد، مکتبہ حامدیہ، لاہور، ص ۲۸، ۱۲۷

غنی عن البيان بشهادة العيان، كيف وهو يؤدی الیٰ تجويز مع نبينا صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم اوبعده، و ذلک يستلزم تكذيب القرآن اذ قد نص علی انه خاتم النبيين واخر المرسلين، وفی السنة انا العاقب لا نبی بعدی، واجمعت الامة علی ابقاء هذا الكلام علی ظاهره وهذا احدى المسائل المشهورة التی كفرنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالیٰ[1] فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

نقل هذين خاتم المحققين معين الحق المبين السيف المسلول مولانا فضل الرسول قدس سره فی المعتقد المنتقد۔ ترجمہ: یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین، حق مبین کے معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے اپنی کتاب المعتقد المنتقد میں نقل کی ہیں۔

مواہب شریف:

مواہب شریف آخر نوع ثالث، مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحب صحیح

---

[1] المعتقد المنتقد بحوالہ شرح الفرائد للنابلسی مع المستند المعتمد، مکتبہ حامدیہ، لاہور، ص ۱۵، ۱۱۳

مسمی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا: من ذهب الیٰ ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او الیٰ ان الولی افضل من النبی فهو زندیق الیٰ آخره[1] ترجمہ: جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریہ ہے۔

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا: لتکذیب القران وخاتم النبیین[2] یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم وختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی:

بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے: صنف من الروافض قالوا بان الارض لا تخلو عن النبی والنبوة صارت میراثا لعلی واولاده وقال اهل السنة والجماعة لا نبی بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال الله ولکن رسول الله وخاتم النبیین وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانه انکر النص وکذلک لو شک فیه[3] ببعض اختصار۔ ترجمہ: رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کے لئے میراث ہوگئی ہے اور اہلسنّت وجماعت نے فرمایا ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم ونص صریح کا منکر ہے یوں ہی جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

---

[1] المواهب اللدنیه، المقصد السادس، النوع الثالث، المکتب الاسلامی بیروت، ۳/۱۸۳

[2] شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیه، المقصد السادس النوع الثالث، دار المعرفة بیروت ۶/۱۸۸

[3] روح البیان، آیة ما کان محمد ابا احد من رجالکم مع المکتبة الاسلامیه ریاض الشیخ، ۷/۱۸۸

تمہید ابوشکور سالمی:

تمہید ابوشکور سالمی میں ہے: قالت الروافض ان العالم لا یکون خالیا عن النبی قط وهذا کفر لان الله تعالیٰ قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوة فی زماننا فانه یصیر کافرا ومن طلب منه المعجزات فانه یصیر کافرا لانه شک فی النص ویجب الاعتقاد بانه ما کان لاحد شرکة فی النبوة لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان علیا کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی النبوة وهذا منهم کفر[1] ترجمہ: رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعوی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد ﷺ کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولی علی کو حضور اقدس ﷺ کے شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

مولانا عبد العلی:

بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں: محمد رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خاتم النبیین وابو بکر ؓ افضل الاصحاب والاولیاء وهاتان القضیتان مما یطلب بالبرهان فی علم الکلام والیقین المتعلق بهما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیهما علی امر کلی یجوز العقل تناول هذا الحکم لغیر هذین الشخصین

---

[1] التمهید فی بیان التوحید، الباب السابع فی المعرفة والایمان دارالعلوم حزب الاحناف لاهور، ص ۲، ۱۱۳

وانکار هذا مکابرة و کفر[۱] محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہے اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابدا لآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔ فیه لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن وسنت واجماع امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی:

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول، پھر علامہ عبدالغنی نابلسی حدیقہ ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں: العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی ولدنی شیطانی والمحک هو الوحی و لا وحی بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، واما قصة موسیٰ مع الخضر علیهما الصلوٰة والسلام فالتعلق بها فی تجویز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی الحاد و کفر یخرج عن الاسلام موجب لاراقة الدم والفرق ان موسیٰ علیه الصلوٰة والسلام لم یکن مبعوثا الی الخضر، ولم یکن الخضر مامورا بمتابعته و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الیٰ جمیع الثقلین فرسالته عامة للجن والانس فی کل زمان، فمن ادعی انه مع محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کالخضر مع موسیٰ علیهما الصلوٰة والسلام او جوز ذلک لاحد من الامة فلیجدد اسلامه (لکفره بهذه الدعوی) ولیشهد

---

[۱] شرح سلم لعبد العلی، بحث التصدیقات آخر کتاب، مطبع مجتبائی، دهلی، ص ۲۶۰

شهادة الحق (لیعود الی الاسلام) فانه مفارق لدین الاسلام بالکلیة فضلا عن ان یکون من خاصة اولیاء اللہ تعالیٰ وانما هو من اولیاء الشیطٰن و خلفائه ونوابه (فی الضلال والاضلال) والعلم اللدنی الرحمانی هو ثمرة العبودیة والمتابعة لهٰذا النبی الکریم علیه ازکی الصلوٰة واتم التسلیم وبه یحصل الفهم فی الکتاب والسنة بامر یختص به صاحبه کما قال علی (امیر المؤمنین) وقد سئل (کما فی الصحیح وسنن النسائی) هل خصکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بشیئ دون الناس (کما تزعم الشیعة) فقال لا الا فهما یؤتیه اللہ عبدا فی کتابه اھ[۱] مختصراً مزیدا ما بین الهلالین من شرح العلامة الزرقانی. رزقنا اللہ تعالیٰ بمنّه والائه بفضل رحمته باولیائه وصل وسلم علی خاتم انبیائه محمد واله وصحبه واحبائه امین. یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی، اور ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے کہ میرا یہ علم وحی جدید کے مطابق ہے، رہا خضر وموسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم نہ تھا،) اسے یہاں دستاویز بنا کر علم لدنی کے سبب وحی کی پروا نہ رکھنا نری بے دینی و کفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر

---

[۱] المواهب اللدنیة المقصد السابع، الفصل الاول علامات محبة الرسول، المکتب الاسلامی بیروت، ۳/۲۹۶۔۹۷

شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، الفصل الاول علامات محبة الرسول، دار الفکر بیروت، ۲/۳۱۰۔۱۱

کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الی قومه خاصة) اور محمد ﷺ تمام جن وانس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (وارسلت الی الخلق کافة) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد ﷺ کے ساتھ ایسے تھے جیسے موسیٰ کے ساتھ خضر، امت میں کسی کے لئے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہوگیا مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہوگیا چہ جائے کہ اللہ عزوجل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی و گمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد ﷺ کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہوجاتی ہے جس طرح صحیح بخاری و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہل بیت کو نبی ﷺ نے کوئی خاص شے ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟ فرمایا: نہ مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اھ، مختصراً جلالین میں شرح زرقانی کی عبارت زائد لائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل، احسان و نعمت ہمیں عطا فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ صلوٰۃ والسلام نازل فرمائے خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر اور ان کی آل واصحاب سب پر۔ آمین۔ ت

سیّد کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری، قاسمی، مشہدی مرید، رافضی غالی وہابی شدید، سب صریح کافر مرتد طرید علیهم لعنة العزیز الحمید (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو) اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انه لیس من اهلک انه عمل غیر

صالح (القرآن الکریم ۱۱/۴۶) وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔ (ت) نہ اسے سید کہنا جائز۔

منافق کو سیّد نہ کہو

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا تقولوا للمنافق سید فانه ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل[1] رواه ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ترجمہ: منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو (اس کو ابوداؤد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا) روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب رب عزوجل[2] ترجمہ: جو کسی منافق کو "اے سید" کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتفائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مصون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ: انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا (القرآن الکریم ۳۳/۳۳) ترجمہ: اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب لا یقول المملوک ربی وربتی، آفتاب عالم پریس لاہور، ۲/ ۳۲۳

[2] المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق، دار الفکر بیروت، ۴/ ۳۱۱

تمام فوائد اور بزار وابویعلی مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله و ذريتها على النّار[1] ترجمہ: بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ ﷻ نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کردیا۔

اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں

ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: سالت ربی ان لا يدخل احدا من اهل بيتی النار فاعطانيها[2] ترجمہ: میں نے اپنے رب ﷻ سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

اہل بیت عذاب سے بری ہیں:

طبرانی بسند ر افاده الهيثمی فی الصواعق حيث قال جاء بسند رواته ثقات انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمة فذكره. ١٢ منه صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ان الله تعالى غير معذبک ولا ولدک[3] ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے

---

[1] المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، دار الفکر بیروت، ١٥٢/٣

[2] کنز العمال بحواله ابن بشران فی اماليه عن عمران بن حصين حديث ٣٤١٤٩، موسسة الرساله، بیروت، ٩٥/١٢

ر ہیثمی نے صواعق میں اس کا افادہ کیا جہاں انہوں نے کہا سند کے ساتھ مروی، جس کے تمام راوی ثقہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا تو پھر اس حدیث کا ذکر کیا ١٢ منہ (ت)

[3] المعجم الكبير عن ابن عباس حديث ١١٦٨٥، المكتبة الفيصلية، بیروت، ٢٦٣/١١

عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ:

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انما سميت فاطمة لان الله فطمها وذريتها عن النار يوم القيمة[1] ترجمہ: فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ ﷻ نے اسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

اہل بیت آگ میں نہیں جاسکتے:

قرطبی آیۂ کریمہ ولسوف يعطيک ربک فترضى کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن ﷜ سے ناقل کہ انہوں نے فرمایا: رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا يدخل احد من اهل بيته النّار[2] یعنی اللہ ﷻ نے حضور اقدس ﷺ سے راضی کردینے کا وعدہ فرمایا اور محمد ﷺ کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔ نار دو قسم کی ہے، نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو، اور نار خلود کافر کے لئے ہے، اہل بیت کرام میں حضرت امیر المومنین مرتضی وحضرت بتول زہرا وحضرت سید مجتبےٰ وحضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم وعلیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ

---

[1] المواهب اللدنيه، بحواله ابن عساكر، المقصد الثانی، الفصل الثانی، المكتب الاسلامی، بیروت، ٦٣/٢

تنزيهه الشريعة بحواله ابن عساكر باب مناقب السبطين الفصل الاول، دار الكتب العلميه، بیروت، ٤١٣/١

[2] الجامع الاحكام القرآن (تفسیر القرطبی) تحت اية ولسوف يعطيک ربک، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ٩٥/٢٠

محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر، اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر، اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور: انما سمیت فاطمة هی فاما هی وابنا ها فالمنع مطلق واما من عداهم فالممنوع عنهم نار الخلودا، واما مارواه ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسی الکاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمة احصنت فقال خاص بالحسن و الحسین وما نقله الاخبار یون عنه من توبیخه لاخیه زید حین خرج علی المامون وقوله اغرک قوله صلی الله تعالی علیه وسلم ان فاطمة احصنت الحدیث ان هذا لمن خرج من بطنها لا لی ولا لک فهذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابة المقطوع لهم بالجنّة علی غایة من الخوف والمراقبة والا فلفظ ذریة لا یخص بمن خرج من بطنها فی لسان العرب ومن ذریته داؤد وسلیمن الأية وبینهم وبینه قرون کثیرة فلا یرید ذلک مثل علی الرضا مع فصاحته ومعرفته لغة العرب علی ان التقلید بالطائع یبطل خصوصیة ذریتها ومحبیها الا ان یقال لله تعذیب الطائع فالخصوصیة ان لا یعد به اکراما لها والله اعلم اھ مختصرا ورأیتنی کتبت علی ها مش قوله الا ان یقال ما نصه. اقول ولا

ل شرح الزرقانی المواهب اللدنیة، المقصد الثالث، الفصل الثانی، دارالمعرفة، بیروت، ۳/۲۰۳

یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع اهل السنة واما الامکان فثابت عند من یقول به الی خلاف ائمتنا الماتریدیة رضی الله تعالی عنهم فانهم یحیلونه وقد تکلمت فی مسئلة علی هامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحرا لعلوم بما یکفی ویشفی فانی اجدنی فیها ارکن وامیل الی قول ساداتنا الاشعریة رحمهم الله تعالی و رحمنا بهم جمیعا والله اعلم بالصواب فی کل باب. ترجمہ: بیشک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ نام ہے لیکن فاطمہ اور ان کے بیٹے تو ان پر مطلقاً جہنم کی آگ ممنوع ہے لیکن ان کے ماسوا کے لئے جہنم کا خلود ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابونعیم اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ علی رضا ابن موسیٰ کاظم ابن جعفر الصادق سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے اور وہ جو مورخین نے ان سے یہ نقل کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی زید کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ (الحدیث) اس پر انہوں نے فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا ہے ان سب کے لئے ہے، تو یہ تواضع اور مناقب کثیرہ کے باوجود غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جنت قطعی ہے اس کے باوجود وہ خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریت کا لفظ عربی زبان میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں، جیسے آیہ کریمہ ومن ذریته داؤد سلیمن ہے، حالانکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داؤد و سلیمٰن علیہما السلام کے درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہٰذا علی رضا اپنی فصاحت اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں لے سکتے، علاوہ ازیں نافرمان کی تقلید حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کی

خصوصیت کو باطل کر دیتی ہے، مگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نافرمان کی تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اکرام کے لئے اُسے عذاب نہیں دیتا، واللہ تعالیٰ اعلم اھ مختصراً۔ میں نے زرقانی کے قول "الا ان یقال" پر حاشیہ لکھا ہے جس کی عبارت یہ ہے اقول (میں کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا وقوع تو باجماع اہلسنت ممنوع ہے، باقی رہا امکان تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ ماتریدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہے کیونکہ یہ ائمہ محال سمجھتے ہیں، میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت کی شرح بحر العلوم فواتح الرحموت پر حاشیہ میں کافی اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کو سادات اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

اذا تقرر ذلک فمن علمت نسبته الیٰ اٰل البیت النبوی والسر العلوی لا یخرجه عن ذلک عظیم جنایته ولا عدم دیانته وصیانته ومن ثم قال بعض المحققین ما مثال الشریف الزانی او الشارب او السارق مثلاً اذا اقمنا علیه الحد الا کامیر اوسلطان تلطخت رجلاه بقذر فغسله عنهما بعض خدمه ولقدیر فی هذا المثال وحقق ولیتامل قول الناس فی امثالهم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفران فرض وقوعه لاحد من اهل البیت والعیاذ باللہ تعالیٰ هو الذی یقطع النسبة بین من وقع منه وبین شرفه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انما قلت ان فرض لا ننی اکادان اجزم ان حقیقة الکفر لا تقع ممن علم اتصال نسبه الصحیح بتلک البضعة الکریمة حاشا هم اللہ من ذلک و قد احال بعضهم وقوع نحو الزنا واللواط ممن

علم شرفه فما ظنک بالکفر[1] ترجمہ: تو جب یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت اہلبیت نبی اور علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت وصیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اس بات کی بناء پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چور سیّد پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے، والعیاذ باللہ تو اس سے وہ نسبت منقطع ہو جائے گی، میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب سیّد ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسبی شرافت یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔ (ت)

شیخ اکبر اور اہلبیت:

امام الطریقة لسان الحقیقة شیخ اکبر رضی اللہ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں: لما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عبداً مخصا قد طهره اللہ و اهل بیته تطهیرا واذهب عنهم الرجس وهو کل ما یشینهم فهم المطهرون بل هم عین الطهارة فهذه الاٰیة تدل علی ان اللہ تعالیٰ قد شرک اهل البیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی قوله تعالیٰ لیغفر

---

[1] فتاوی حدیثیہ، طلب ما الحکمة فی خصوص اولاد فاطمه بالمشرف، المطبعة الجمالیه، مصر، ص ۱۲۲

لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر، و ای وسخ وقذر من الذنوب فطهر اللہ سبحانہ نبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالمغفرة ممّا هو ذنب بالنسبة الینا فدخل الشرفاء اولاد فاطمة کلهم رضی اللہ عنهم الی یوم القیمة فی حکم هذه الآیة من الغفران الی آخر ما افادوا جادو لمه کلام طویل نفیس جلیل فعلیک به رزقنا اللہ العمل بما یحبه ویرضاه امین[1] ترجمہ: جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالٰی کے خاص عبد ہیں کہ ان کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا ہے اور رجس ہر ایسی چیز ہے جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں، تو اللہ تعالٰی نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اہل بیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیہ کریمہ ہے "لیغفر لک اللہ" اللہ تعالٰی نے آپ کے لئے پہلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف کر دیے یعنی گناہوں کی میل وقذر سے آپ کو پاک رکھا ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الخ، تک جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ مند کلام فرمایا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالٰی ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حصہ عطا فرمائے، آمین ا ت

بدعقیدہ سیّد:

اگر کہے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سچے ملحد جھوٹے صوفی چکلافت خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سیّد کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

---

[1] الفتوحات المکیۃ، الباب التاسع والعشرون، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۹۶/۱

اقول: کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والناس امناء علی انسابهم (لوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں ت) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول وعلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار، کافر نجس ہے قال تعالٰی انما المشرکون نجس (القرآن الکریم ۲۸/۹) (اللہ تعالٰی نے فرمایا: بے شک مشرک نرے ناپاک ہیں) اور سادات کرام طیب وطاہر قال اللہ تعالٰی ویطهر کم تطهیرا (القرآن الکریم ۳۳/۳۳) (اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے) اور نجس وطاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شئی پر معاً ان کا صدق محال، جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سیّد صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سیّد صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر، اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعوٰی سیّد بن بیٹھے:

غلہ تا ارزاں شود امسال سیدی شوم

(اس سال سیّد ہوں گا تا کہ خوراک میں آسانی ہو)

رافضی سیّد:

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جا کر رفض اختیار کرے کل میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کا فر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو، اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تامہ ہے، علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرة المصطفٰی و فضائل اهل بیت الطاهرین میں فرماتے ہیں: ومن این تحقق

ذلک لقیام احتمال زوال بعض النساء و کذب بعض الاصول فی الانساب[1]

ترجمہ: یہ کیسے ثابت ہوا جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری اور نسب بتانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا احتمال ہے۔ ت

یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا للہ ہزار ہزار حاشا للہ نہ بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش، نہ جسم اطہر سید عالم ﷺ کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذاً باللہ دخول نار کے لائق، الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفر یہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

تین قیاس پر مشتمل

دلیل اوّل:

(۱) یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ: یہ شخص نجس ہے۔

(۲) ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں، نتیجہ: کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

(۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہی شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم:

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔

نتیجہ: یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی ﷺ کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔

---

[1] اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفی وفضائل اہل البیت الطاہرین، محمد بن علی صبان مصری

نتیجہ: یہ شخص نبی ﷺ کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی ﷺ کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن، اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقلاً وقفہا واضح البیان۔

والحمد للہ الکریم المنان والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سیدنا ومولانا سید الانس والجان خاتم النبیین بنص الفرقان وعلی الہ وصحبہ وتابعیہم باحسان وعلینا معہم یااللہ یارحمن امین امین یارؤف یاحنان سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔ تمام تعریفیں احسان فرمانے والے اللہ کریم کے لئے تام وکامل صلوٰۃ وسلام ہمارے آقا ومولےٰ انسان وجن کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین اور آپ کی آل واصحاب اور تابعین اور ان کے ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے شفقت ومہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے اے اللہ! اور تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ وتعالیٰ بڑے علم والا اور اسی جل مجدہ کا علم نہایت تام اور نہایت قطعی ہے۔ ت

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

عبدہ المصطفیٰ احمد رضا خان

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ

الحمد لله الذی جعلنا من ذوی العقول و منحنا بالرضا والقبول نسأله الصلوة والسلام کما ینبغی لجلال عظمة قدر نبیّنا و سیّدنا محمدﷺ خاتم الانبیاء وسیّد کل رسول اشهد ان لا اله الّا الله وحده لا شریک له المنزه عن الکذب والافول والصلوة والسلام علیٰ سیّدنا محمدخاتم انبیائه واشرف رسله المبعوث الیٰ کافة الخلق والی الاسود والاحمر هو الشافع المشفع فی المحشر صلی الله تعالی علیه وعلی اله واصحابه المصابیح الغرر وعلی الائمة المجتهدین الی یوم الیقین اما بعد فقد نورت جفنی باثمدهذا الجواب فیاطرب من جواب اصاب لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه بل هدایة مهداة الی الحق والصواب وکیف لا وهو للبحرالطمطام والحبر الفهام قدوة الفقهاء والمحدثین وزبدة الکملاء والمفسرین ریاض البلغاء المتکلمین ومرکز الفصحاء الماهرین جامع المتون وشارح الفنون التقی النقی نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ القاری الشیخ احمد رضا خاں لا زالت شموس افاضته علی العلمین مشرقة وصمصام اجوبته لاعناق الملحدین قاطعة جزاه الله عنا وعن المسلمین خیرا لجزاء وجمع الله شمله مع الاوتاد والنجباء فلعمری ان هذا الجواب لا یقبله الاّ ذو قلب سلیم ولا یخوض فیه بالباطل الاّ الملحد الزندیق الرجیم کما قیل۔

الحمدلله ان الحق قد ظهرا
الا علی اکمه لا یعرف القمرا
من فاضل نال من ابائه الشرفا
اروی سحاب نداه الجن والبشرا

والحق ان من یضلل الله فلا هادی له ومن یهد ه فلا مضل له اللهم اجعلنا متصفین بالافعال کما جعلتنا واصفین بالاقوال وارضنا وارض عنّا بجاه سیّدنا محمد والاٰل واحفظنا عن زائغ الزائغین ومن همزات الشیاطین واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین نمقه ببنانه الراجی عفو ربه الحفی الباری احمد المکی الجشتی الصابری الامدادی المدرس بالمدرسة الاحمدیة الواقعة فی مکّة المحمیة ۱۳۱۷ھ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ذوالعقول بنایا اور رضا وقبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے نبی وسردار محمد ﷺ جو انبیاء کے پچھلے اور تمام رسولوں کے سردار کی پُر جلال عظمتِ قدر کے مناسب پر صلوٰۃ وسلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں جو کذب اور بے جابات سے پاک ہے، ہمارے سردار، اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورسولوں کے خاتم واشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث وہ محشر کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول ہے سیدنا محمد پر صلوٰۃ وسلام اور ان کی آل واصحاب پر جو قابلِ قدر چراغ ہیں اور ائمہ مجتہدین پر قیامت تک، امابعد میں نے اس جواب کے سرمۂ اثمد سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا ہی خوشی ہے ایسے جواب باصواب سے کہ باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا، بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق وصواب تک پہنچانے والی ہے کیوں نہ ہو کہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر، انتہائی فہم والے ماہر، فقہاء اور محدثین کے

مقتداء، کاملین و مفسرین کے نشان، بلیغ کلام والوں کے باغ، فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے جامع، فنون کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمانِ وقت مولانا الحاج حافظ قاری الشیخ احمد رضا خاں کا یہ جواب ہے ان کے فیض کا سورج تمام جہانوں پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار ملحدین کی گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی عمر کی قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد و زندیق مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا:

> الحمد للہ بیشک حق ظاہر ہوا مگر اندھوں کے لئے نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے فاضل سے ہوا جس نے اپنے آباء و اجداد سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بادل نے جن و بشر کو سیراب کیا۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، اے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے متصف فرما جیسے تو نے ہمیں اقوال میں واصف بنایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلہ سے ہمیں راضی بنا اور ہم سے راضی رہ، اور ہمیں گمراہوں کی گمراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ فرما، ہماری آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے، احمد مکی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے ۱۳۱۷ھ میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔ ت

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَی الْمَسِیْحِ الْکَذَّابِ

(سنِ تصنیف: 1902ء / ۱۳۲۰ھ)

تصنیفِ لطیف

از: امام اہلسنّت مجددِ دین و ملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ

امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

از: امامِ اہلسنت امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی علیہ الرحمہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

مسئلہ

از امرتسر، کڑہ گربا سنگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب واعظ ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہ سبحانہ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبغ عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجل، مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے، اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کرکے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

خلاصہ جوابات امرتسر:

(۱) شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولاد وصغار پر ولایت نہیں۔

(ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ)

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ ﷺ کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے، عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی۔

(۳) لا يشك في ارتداد من نسب المسمريزم الذى هو من اقسام السحر الى الانبياء عليهم السلام واهان روح الله عيسىٰ بن مريم عليهما السلام وادعى النبوة وغيرها من الكفريات كالمرزا فنكاح المسلمة لا شك في فسخه لكن لها المهر والاولاد الصغائر، ابو الحسن غلام مصطفى عفى عنه۔

ترجمہ: بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلا شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے۔ (ابو الحسن غلام مصطفےٰ عفی عنہ۔ ت)

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ (ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ)

(۵) انچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکار معجزات شیوۂ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزاست)۔

(احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی)

علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی (ت)

(۶) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں، ابو الوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحتاً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں۔ لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولاد صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔ (ابو تراب محمد عبد الحق بازار صابونیاں)

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔

(صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف)

(۱۰) آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر وارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ (نور احمد عفی عنہ)

از جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امرتسری
باسم سامی حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالات وضلالات

مفخر العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ تحفۂ تحیات وتسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتور وفساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے در چنگ علماء آں وہری رہزن دین اسلام نمی آید اکنوں ایں واقعہ در خانۂ یک شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ در عقد شخصے بود آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از وے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانۂ پدر رسید لہٰذا برائے آں وبرائے سد آئندہ وتنبیہ مرزائیاں فتوی ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر ودستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعث افتخار باشد سفیر از ندوہ کہ نام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود وگفت اگر دریں فتوی دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن، ازیں جہت مردمان بلدہ را بسیار بدظنی درحق ندوی شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔ الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد وبدعات، جہالت وگمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب، اللہ تعالٰی ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام وتحیت مسنونہ پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور وفساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہوسکی ابھی ایک واقعہ حنفی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت تھی وہ شخص مرزائی ہوگیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کرکے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہٰذا اس واقعہ اور آئندہ سدِ باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتوٰی طبع کرایا ہے

امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہوگا۔ ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتوی اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ دستخط کردے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتوی پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہوجائیں گے اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہوگئے ہیں۔ مزید کیا لکھوں، اللہ تعالٰی آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزاء عطا فرمائے، الملتمس گنہگار بندہ واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔ (ت)

الجواب

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ وصحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون۔ (تمام تعریفیں اللہ وحدہٗ لاشریک کے لئے ہیں، اور صلوۃ وسلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل واصحاب پر جو عزت وکرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں انکے حاضر ہونے سے۔ت)

اللہ ﷻ دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال ووبال ونکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح ومثل مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔ت)

فقیر کو بھی اس دعوٰی سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال، پہلے اس ادعائے کاذب کی

نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" مسمّی کیا۔ یہ رسالہ حامیٔ سنن، ماحیٔ فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ ﷻ قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کیے مثیلِ مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریاتِ دین اور بوجوہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کفر اول: مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس میں لکھتا ہے: میں احمد ہوں جو آیت مُبَشِّرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد میں مراد ہے[1] آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ ﷻ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے ﷺ۔ ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم: توضیح المرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث[2] بھی

---

[1] توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر ص ۱۶

[2] لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو۔ت) سید المحدثین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی۔ انہیں کے

ایک معنی سے نبی ہوتا ہے[1]

کفر سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا[2]

کفر چہارم: مجیب پنجم نے نقل کیا، وہ نیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی، ان اقوال خبیثہ میں:

اولاً: کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیۂ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور ﷺ۔

صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب رواه احمد والبخاری عن ابی هریرة واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما. اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ عنہ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ت) فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب[1] رواه احمد والترمذی والحاکم عن عقبة بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالک رضی الله تعالیٰ عنهما. ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ (اسے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ت)
مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا الا لعنة الله علی الکٰذبین (خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ت) والعیاذ باللہ رب العلمین۔

[1] توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر ص ۱۶

[2] دافع البلاء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ص ۲۶

ثانیا: نبی اللہ ورسول اللہ وکلمۃ اللہ عیسٰی روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثا: اللہ ﷻ پر افتراء کیا کہ اس نے عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ ﷻ فرماتا ہے: ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون (القرآن الکریم ۱۶/ ۱۱۶) بیشک جو لوگ اللہ ﷻ پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔ اور فرماتا ہے: انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون (القرآن الکریم ۱۶/ ۱۰۵) ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعا: اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ ﷻ کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالٰی نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا، اور اللہ ﷻ فرماتا ہے: فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون (القرآن الکریم ۲/ ۷۹) خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت ورسالت کا ادعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ **جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ** ۱۳۱۷ھ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس (۱۱۰) حدیثوں اور تیس (۳۰) نصوں کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا قطعا محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان

ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنٰی ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعا اجماعا کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفران ہے، قول دوم وسوم میں شاید وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی ورسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اولا: صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاوٰی خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے: واللفظ للعمادی لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر[1] یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبان فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب "الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی" ﷺ میں فرماتے ہیں: قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمھما اللہ تعالٰی فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا وذکر کلاما قبیحا، فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی

---

[1] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۳

سالہ اشھد علیہ وانا شریکک برید فی قتلہ و ثواب ذٰلک، قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل[1] یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ ورفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمن خدا! تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں: ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فانہ ارسل من عند اللہ لحق وسلط علی الخلق تاویلا للرسالۃ العرفیۃ بالارادۃ اللغویۃ وھو مردود عند القواعد الشرعیۃ[2] یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلّط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔

---

[1] الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول، مطبع شرکۃ صحافیۃ فی البلاد، العثمانیہ ۲/۲۰۹

[2] شرح الشفاء لملا علی قاری مع نسیم الریاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں: ھذا حقیقۃ معنی الارسال وھذا مما لا شک فی معناہ وانکارہ مکابرۃ لکنہ لا یقبل من قائلہ وادعاؤہ انہ مرادہ لبعدہ غایۃ البعد' وصرف اللفظ عن ظاھرہ لا یقبل کما لو قال انت طالق قال اردت محلولۃ غیر مربوطۃ لا یلتفت لمثلہ و یعد ھذیانا اھ ملتقطا[1] یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیا: وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح وفضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ

دندان تو جملہ در دہانند
چشمان تو زیر ابروانند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ ت)

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محلِ مدح میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل وشرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو (۲) نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو (۲) گھونگے بنائے، یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا

---

[1] نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳

ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہے، اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔ مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

١۔ کل یوم ھو فی شان بخواں　　مرورا بیکار و بے فعلے مداں
(روزانہ اللہ تعالٰی اپنی شان میں، پڑھ اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ۔ت)

٢۔ کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں　　کو سہ لشکر روانہ میکند
(اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روز تین لشکر روانہ فرماتا ہے۔ت)

٣۔ لشکرے ز اصلاب سوئے امہات　　بہر آں تا در رحم روید نبات
(ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے۔ت)

٤۔ لشکرے ز ارحام سوئے خاکدان　　تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
(ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف، تاکہ نر و مادہ سے جہان کو پُر فرمائے۔ت)

٥۔ لشکرے از خاکداں سوئے اجل　　تا بہ بیند ہر کسے حسن عمل![1]
(ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ت)

حق ﷻ فرماتا ہے: **فارسلنا علیھم الطوفان والجراد و القمل والضفادع والدم.** (القرآن الکریم ٧/١٣٣) ترجمہ: ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جُوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹڈی اور مینڈک اور جُوں اور کتے اور سور سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک

---

[1] المثنوی المعنوی قصہ آں کس کہ در یارے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ٧٥

دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت،

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم　　با شما نامحرماں ما خامشیم![1]
(ہم آپس میں سننے دیکھنے والے اور خوش ہیں تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔)

اللہ ﷻ فرماتا ہے: **وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لاتفقھون تسبیحھم** (القرآن الکریم ١٧/٤٤) ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **ما من شیئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ او فسقۃ الجن والانس**[2] **رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ** ؓ **وصححہ خاتم الحفاظ**۔ ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلٰی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ت) حق سبحانہ تعالٰی فرماتا ہے: **فمکث غیر بعید فقال احطت بمالم تحط بہ وجئتک من سبا بنبا یقین۔** (القرآن الکریم ٢٧/٢٢) ترجمہ: کچھ دیر ٹھہر کر ہد ہد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **ما من صباح ولا**

---

[1] المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدہائے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور، دفتر سوم ص ٢٧

[2] المعجم الکبیر حدیث ٦٧٣، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ٢٢/٢٦٢
الجامع الصغیر حدیث ٨٠٢٩، دار الکتب العلمیۃ بیروت، الجزء الثانی ص ٤٩٢

رواح الاوبقاع الارض ینادی بعضها بعضا، یا جارة: هل مربک الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر الله؟ فان قالت نعم رات ان لها بذلک فضلا[۱] رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة عن انس ﷺ۔ ترجمہ: کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس ﷺ سے روایت کیا۔ ت)

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر ریچھ بندر، ہر کتے سؤر کو بھی اپنی طرح نبی ورسول کہے گا؟ ہرگز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی وعرفی رسالت ونبوت مقصود اور کفر وارتداد یقینی قطعی موجود۔

وبعبارة اخری معنی کے چار ہی قسم ہے، لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص، یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور اراد و لغوی کا ادعاء یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی ورسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ وخوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک بھی نہیں، مگر حاش للہ! ایسا باطل ادعاء اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح باد شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت وشرع وعرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے

---

[۱] المعجم الاوسط حدیث ۵۶۶۵ مکتبۃ المعارف الریاض ۳۳۶/۱

سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کرکے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعوی کردے جس میں کفر وتوہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سؤر کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہیے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحة فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے: قدت قادیة جاء قوم قدا فحموا من البادیة والفرس قدیانا اسرع[۱] ترجمہ: قوم جلدی میں آئی، قدت قادیة کا ایک معنی قدت من البادیة یا قدت الفرس جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا۔

قادین اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعاء مسموع ہو جائے تو دین ودنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کرلیں کہ ہم نے تو ایجاب وقبول نہ کیا تھا، اجازت

---

[۱] القاموس المحیط باب الواو فصل القاف مصطفی البابی مصر ۳۷۹/۴

لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمۂ جزر وانکار ہے، لوگ بیع نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الیٰ غیر ذلک من فسادات لا تحصی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن ومال اللہ ورسول (جل جلالہ و ﷺ) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویلیں اور اللہ ورسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کرلیں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں اللہ ورسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و للہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل وعلا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے: قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (القرآن الکریم ۹/۶۶) ترجمہ: ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رب العالمین۔

ثالثا: کفر چہارم میں امتی ونبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی وعرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعا: کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعا معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعا یقینا بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ ورسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن الکریم ۳۳/۴۰) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرتد وکافر ہوا، سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفی ﷺ نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے

ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انه نبی تیس (۳۰) دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[1] حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، امنت امنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم (ترجمہ: میں ایمان لایا میں ایمان لایا، اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔ ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیل مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العلمین۔

کفر پنجم: دافع البلاء ص ۲۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے[2]

کفر ششم: اسی رسالے کے صفحے ۲۰ پر لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے[3]

کفر ہفتم: اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعاء بھی باجماع قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتوی مسمّی بہ ردّ الرفضۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض وروضۂ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی وشرح عقائد نسفی وشرح مقاصد امام تفتازانی واعلام امام ابن حجر مکی ومنح الروض علامہ قاری وطریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع

---

[1] جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب لا تقوم الساعۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۴۵، مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶

[2] دافع البلاء، ضیاء الاسلام قادیان ص ۲۰

[3] دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۲۰

مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے، ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے: النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر کانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ[1] ترجمہ: یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

کفر ہفتم: میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بہ تقدیم با ہے یعنی بختی درکنار کہ خود ان کے تو اول گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم: ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے: اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا[2] یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔ اذ قال اللہ یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک، اذ ایدتک بروح القدس قف تکلم الناس فی المھد وکھلاً ج واذ علمتک الکتب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ج واذ تخلق من الطین

---

[1] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم الخ دار الکتاب العربی بیروت ۱/۲۱۳

[2] ازالہ اوہام، ریاض الہند امرتسر، بھارت، ص ۳۱۲

کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی ج واذ تخرج الموتی باذنی ج واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین (القرآن الکریم ۵/۱۱۰) جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے، اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالٰی علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بتاکید رد فرما دیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا: انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر الایۃ. (القرآن الکریم ۳/۴۹) میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزہ لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔ اور اس کے بعد فرمایا: ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین (القرآن الکریم ۳/۴۹) ترجمہ: بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔ پھر مکرر فرمایا: جئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ

واطیعون (القرآن الکریم ۳/۵۰) ترجمہ: میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رب کی نہ مانے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی بھی کرتے ہیں ؎

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر ہے کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ: تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض (القرآن الکریم ۲/۲۵۳) ترجمہ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا: و اٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت و ایدنٰه بروح القدس (القرآن الکریم ۲/۲۵۳) ترجمہ: اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہٖ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا "بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے" انا للہ و انا الیه راجعون، الا لعنة

---

۱ ازالہ اوہام، ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۱۱۶

اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ وبارک وسلم۔ (ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام۔ت)

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف و شروح شفاء و سیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی و روضہ امام نووی و وجیز امام کردری و اعلام امام حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائله وقابله (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت درکنار اس عبداللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ: ان الذین یؤذون اللہ ورسوله لعنهم اللہ فی الدنیا والاٰخرة واعدلهم عذابا مهینا (القرآن الکریم ۳۳/۵۷) بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفر دھم: ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے: ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے[1]۔[2] یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار لعنهم اللہ کا

---

[1] یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں بگھارتا رہتا ہے اور عنایت الٰہی روز آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ (۱۲منہ رحمہ)

[2] ازالہ اوہام، ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۲۳۲

کفر حضرت عزت عز جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا: كذبت قوم نوح ن المرسلين (القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵) كذبت عاد ن المرسلين (القرآن الکریم ۲۶/۱۲۳) كذبت ثمود المرسلين (القرآن الکریم ۲۶/۱۴۱) كذبت قوم لوط ن المرسلين (القرآن الکریم ۲۶/۱۶۰) كذب اصحب الايكة المرسلين (القرآن الکریم ۲۶/۱۷۶) (نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بَن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ت)

ائمہ کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہیں: من دان بالوحدانية وصحة النبوة و نبوة بنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم ولكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة بزعمه اولم يدعها فهو كافر باجماع[1] ترجمہ: یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوّت کی حقانیت ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر انکی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب

---

[1] الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ھو من المقالات مکتبہ شرکۃ صحافیہ فی بلاد العثمانیہ ۲/۲۹۹

تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء ومرسلین کو کذاب مانا۔ فلعن الله من كذب احدا من انبيائه وصلى الله تعالى على انبيائه ورسله والمؤمنين بهم اجمعين، وجعلنا منهم وحشرنا فيهم وادخلنا معهم دار النعيم بجاههم عنده وبرحمته بهم ورحمتهم بنا انه ارحم الراحمين والحمد لله رب العلمين. (اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء ورسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور انکی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم ورحمٰن ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ ت)

طبرانی معجم کبیر میں وبر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انی اشهد عدد تراب الدنيا ان مسيلمة كذاب[1] ترجمہ: بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشهد معك يارسول الله (یارسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۴۱۲ از وبر بن مشہر الحنفی المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲۲/۱۵۲

دیتا ہوں) اور محمد ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعدد دانہائے ریگ وستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوٰت وارض وحاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے وکفی باللہ شہیدا (القرآن الکریم ۴۸/۲۸) (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ ت) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد ناپاک ہے[1]

اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول ودوم ورسالۂ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر وکھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام وپیشوا ومقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفاء شریف میں ہے: نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک[2] یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔ شفاء شریف نیز فتاوی بزازیہ ودرر وغرر وفتاوی خیریہ ودرمختار ومجمع الانہر وغیرہا میں ہے: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[3] ترجمہ: جو اس

---

[1] یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

[2] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ فصل فی بیان ماھو من المقالات مکتبہ شرکة صحافیہ فی البلاد والعثمانیہ ۲۵/۲

[3] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۳۵۶/۱

کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ ودرمختار وعالمگیری وغرر وملتقی الابحر ومجمع الانہر وغیرہا میں ہے: صاحب الھوی ان کان یکفر فھو بمنزلة المرتد[1] (بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ ت) فتاوی ظہیریہ وطریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وبرجندی شرح نقایہ وفتاوی ہندیہ میں ہے: ھؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامھم احکام المرتدین[2] یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول ومذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وتوبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر ہیں۔ فی الدر المختار عن غنیة ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا[3] درمختار میں غنیہ ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کردیتا ہے اسکی اولاد ولد الزنا ہے۔ اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہوچکی ہو کہ ارتداد کسی دَین کو ساقط نہیں کرتا۔ فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فی بعد قضاء دین ردتہ[4] ترجمہ: تنویر میں ہے قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ اور معجّل توفی الحال

---

[1] درمختار فصل فی وصایا الذمی وغیرہ مطبع مجتبائی دہلی ۳۳۳/۲

[2] فتاوی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۳/۲

[3] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۳۵۹/۱

[4] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۳۵۹/۱

آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہوگیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔ فی الدر ان حکم القاضی بلحاقه حل دینه الخ فی ردالمحتار لانه باللحاق صار من اهل الحرب وهم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت، الا انه لا یستقر لحاقه الا بالقضاء لاحتمال العود، واذا تقرر موته تثبت الاحکام المتعلقة به کما ذکر نهر[2] (درمختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دارالحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دَین لوگوں کو حلال ہے، ردالمحتار میں ہے کیونکہ دارالحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہوگیا اور حربی اسلام کے احکام میں مُردوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگی تو موت سے متعلق تمام احکام نافذ ہو جائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔ ت) اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی، حذرا علی دینهم الاتری انهم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان کانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیه التخلق بسیرها الذمیمة فما ظنک بالاب المرتد والعیاذ بالله تعالیٰ قال فی ردالمحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقی عندها الیٰ ان یعقل الادیان کما سیاتی خوفا علیه من تعلمه منها ما تفعله فکذا الفاجرة[3] الخ وانت تعلم الولد لا یحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلک عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیه ویجب النزع منه وانما احوجنا الیٰ هذا لان

---

[1] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۹

[2] ردالمحتار باب المرتد داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۰۰

[3] ردالمحتار باب الحضانۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۶۳۳

الملک لیس بید الاسلام والا[1] فالسلطان این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانته الاتری الیٰ قولهم لا حضانة لمرتدة لانها تضرب وتحبس کالیوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا کان هذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول ولکن انا لله وانا الیه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم. نابالغ بچوں کے دین کے خطرے کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، ردالمحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ، اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کرلینا ضروری ہے اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہوسکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ ت

حکمران کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور

---

[1] فان سلطان الاسلام مامور بقتله لایجوز له ابقاؤه بعد ثلثة ایام ۱۲ منه ترجمہ: کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے۔ ۱۲ منہ

اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہوجائیں گے۔ فی الدرالمختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وھی خمس النکاح والذبیحة والصید والشھادة والارث ویتوقف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة وھو المفاوضة، اوولایة متعدیة وھوالتصرف علی ولده الصغیر، ان اسلم نفذ وان ھلک اولحق بدارالحرب وحکم بلحاقه یبطل[1] اه مختصرا، نسال الله الثبات علی الایمان وحسبنا الله ونعم الوکیل وعلیه التکلان ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد واله وصحبه اجمعین، امین والله تعالٰی اعلم۔ (درمختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہوگیا تو موقوف امور نافذ ہوجائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مرگیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے لحوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہوجائیں گے، اھ مختصرا، ہم اللہ تعالٰی سے ایمان پر ثابت قدمی کے لئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالٰی کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسا ہے، لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم، وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعین، آمین، واللہ تعالٰی اعلم۔ ت)

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

آل رسول

عبد المصطفٰی احمد رضا خان

محمد وصی احمد

ناصر دین

---

[1] درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

قهر الدیان
علی مرتد بقادیان

(سن تصنیف: ۱۳۲۳ھ / 1905ء)

تصنیف لطیف

از: امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ

امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

از: امام اہلسنت امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی علیہ الرحمہ

مصطفیٰ (ﷺ) خیر الوریٰ ہو   سرورِ ہر دوسرا ہو
سب سے اوّل سب سے آخر   ابتداء ہو انتہاء ہو
تھے وسیلے سب نبی تم   اصل مقصود ہدیٰ ہو
سب بشارت کی اذاں تھے   تم اذاں کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے   تم مؤخر مبتداء ہو
قربِ حق کی منزلیں تھے   تم سفر کا منتہیٰ ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے   تم مدام اس کو سرا ہو

کیوں رضا مشکل سے ڈریے
جب نبی (ﷺ) مشکل کشا ہو

الحمد للہ وکفیٰ، سمع اللہ لمن دعا، لیس وراء اللہ منتہیٰ، ان ربی لطیف لما یشاء، صلوات العلی الاعلیٰ، وتسلیماته المنزهة عن الانتهاء، وبرکاته التی تنمی وتنمیٰ، علی خاتم النبیین جمیعا، فمن تنبأ بعده تامًا اوناقصا فقد کفر وغویٰ، اللہ اکبر علیٰ من عاث وعتا، ومرد وعصیٰ، وفی هوة هواه هویٰ، اللهم اجرنا من ان نذل ونخزیٰ، او نزلّ ونشقیٰ، ربنا وانصرنا بنصرک علیٰ من طغیٰ وبغیٰ، و ضل واضل عن سبیل الاهتداء، صل علی المولیٰ واله وصحبه ابدا ابدا، واشهد ان لا الٰه الّا اللہ وحده لا شریک له احدا صمدا، وان محمدا عبده ورسوله بالحق ودین الهدیٰ، صلی اللہ تعالٰی علیه وعلی اٰله وصحبه دائما سرمدا۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور سنتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی منتہیٰ نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لطف فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صلوتیں، تسلیمات اور برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ کے بعد تام یا ناقص نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور گمراہ، اللہ تعالیٰ ہر سرکش، باغی، کھلے نافرمان اور اپنی خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب و بلند ہے، اے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی، پھسلنے اور بدبختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور جو بھی گمراہ ہوا اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف۔ اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر دائمی۔ ت

اللہ اکبر علی من عتا وتکبر

(اللہ تعالیٰ ہر سرکش اور متکبر پر غالب و بلند ہے۔ت)

مدتے ایں مثنوی تاخیر شد
مہلتے بایست تاخوں شیر شد

(اس مثنوی کو ایک مدت تاخیر ہوئی، خون کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہیے۔ت)

اللہ ﷻ اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، رسالہ ماہواری ردِّ قادیانی کی ابتداء حکمتِ الٰہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے مرید ہوآئے، مسلمانوں نے حسبِ حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارتباط، سلام، کلام یک لخت ترک کردیا۔ دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر (القرآن الکریم ۳۲/۲۱) (ترجمہ: بڑے عذاب سے قبل دنیاوی چھوٹا عذاب چکھا) مسلمانوں پر حملے میں اپنی چتی میں کوئی کمی نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، سائلان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ ع

دست بگیرد سر شمشیر تیز

(تیز تلوار کا سرا ہاتھ میں پکڑا۔ت)

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملانوں کو بلالیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ بدزبانی واکاذیب بہتانی وکلماتِ شیطانی کا اٹھا نہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالباحث عن حتفہ بظلفہ (اس کی

طرح جو اپنی موت اپنے کھر سے کرید کر نکالے۔ت) سے کم نہ تھی۔

ست بازو بجہل میفگند
پنجہ با مرد آہنیں چنگال

(ہر فاہم و جاہل کو پچھیرا، آہنی پنجے والے مرد سے پنجہ آزمائی کی۔ت)

مگر ازانجا کہ عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم (القرآن الکریم ۲/۲۱۶) قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی۔ت)

ع خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

(اللہ تعالیٰ ایسا شر لاتا ہے جس میں ہماری خیر ہو۔ت)

یہ ایک غیبی تحریک خیر ہوگئی جس نے اس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے اکابر افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال ادّعائے رسالت ونبوت وافضلیت من الانبیاء وغیرہا کفر وضلال کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھادیا کہ تمہاری آج کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ ورسول وانبیائے سابقین وائمۂ دین سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالۂ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، ''ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری'' نام رکھا گیا، اس میں دعوتِ مناظرہ، شرائط مناظرہ، طریق مناظرہ، مبادی مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلکِ منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ دشنام ہائے قادیانی بر حضرت ربانی ورسولانِ رحمانی ومحبوبانِ یزدانی، سلسلہ کفریات وضلالاتِ قادیانی، سلسلہ تناقضات وتہافتات قادیانی، سلسلہ دجالی وتلبیساتِ قادیانی، سلسلہ جہالات وبطالاتِ قادیانی، سلسلہ تاصیلات، سلسلہ سوالات اور واقعی وقتی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی

مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل الٹ پھیر کر انہیں ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہذا ہر رسالے کے جداگانہ رو سے انہیں سلاسل کا انتظام احسن و اولیٰ۔

اب بعونہٖ تعالیٰ اسی ہدایتِ نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد فرمانے والا ہے، اس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین میں حسبِ حاجت اندراج گزین مناسب، کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں انسلاک پائے جو نیا کلام ان سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے نے جن کا شمار خدا جانے اول تا آخر ایک سلسلہ میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت ''ت'' لکھ کر جدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہٖ تعالیٰ یقینی امید مدد و موافقت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوفِ خدا اور روزِ جزاء سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہٖ تعالیٰ امید ہدایت ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد والہٖ وصحبہ انہ ہو القریب المجیب۔

ہدایتِ نوری بجواب اطلاع ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین و الہ وصحبہ اجمعین ط

اس میں قادیانی کو دعوتِ مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہولناک اقوال کا تذکرہ ہے۔

اللہ ﷻ مسلمانوں کو دینِ حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح و نصرت بخشے، آمین!

روہیل کھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء فقیر غفرلہ میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان ''اطلاع ضروری'' نظر سے گزرا جس میں اولاً علمائے اہلسنّت

نصرہم اللہ تعالیٰ پر سخت زبان درازی و افتراء پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں عمائدِ شہر کو ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرادیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہو جائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل، کیا کلام و خطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول، اس کی پچھاڑی معلوم از اول، مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم، لہذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایتِ نوری دو عدد پر منقسم، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) ان گالیوں کا جواب متین جو علمائے اہلسنّت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا للہ ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ و دھنو! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء وائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء وائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید خبیث ناپاک گالی ہے جو اس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔

(دوسرے عدد) میں بعونہٖ تعالیٰ قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائط مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذب اور احتمال فتنہ سے یکسر دور ہے اس میں قادیانی کی طرح فریقِ مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بحولہٖ تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمالِ تہذیب و متانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرۂ

حسنہ کے ہادی بھی ہیں۔

ایک مدعی وحی کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوت سب حق کا وار سہارنے کے لئے ملا لے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہیے اس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹی مسیحی جھوٹی وحی کا سب جال پیچ بعونہ کھل جائے گا۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقولہ الحق ان جندنا لھم الغلبون ولن یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلا والحمد للہ رب العلمین۔ (اور یہ اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العلمین۔ت) یہ دوسرا عدد بحولہ تعالیٰ اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ (اور مجھے صرف اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔ت)

عددِ اوّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں
حتیٰ کے خود اللہ ﷻ پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا مالک و مولیٰ تمہیں کفر و کافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختۂ مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اسے اس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثیلِ عیسیٰ بلکہ نزولِ عیسیٰ یا دوسرے لفظوں میں عیسیٰ کا اتار بنتا ہے، عیسیٰ کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا

ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیح صادق کی جمیع اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شنائع ذمیمہ سے اس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ ان کے معجزات، ان کے کمالات سے یک لخت انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں، ذمیم حالتوں کی ان پر بوچھاڑ کرے جب تو اتار بننا ٹھیک اترے۔ میں یہاں اس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہذا اس کی خروار سے مُشتِ نمونہ پیش نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسیٰ بن مریم اور انکی ماں علیہما الصلوٰۃ والسلام پر
قادیانی کی گالیاں

تازیانہ ۱تا۳:

(۱) اعجاز احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ: ''یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں''۔

ت ۴:

(۲) ایضاً ص ۲۴: ''کبھی[۱] آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔''

---

[۱] یہ خود ان کا اپنا عقیدہ ہے بلا ہر انجیل کے سر تھوپا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے۔ اس کا بیان ان شاء اللہ آگے آتا ہے۔

ت۵و۶:

(۳) ایضاً ص ۲۴: ''ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پر ہیں۔'' یہ بھی صراحۃً نبوت عیسیٰ سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر کہتا ہے: ''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔''

ت۷:

نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوساوس ص ۷ پر کہتا ہے: ''کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔''

ت۸:

ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷ پر کہا: ''کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔''

ت۹:

اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص ۶: ''اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔'' تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں۔ الا لعنۃ اللّٰہ علی الظّٰلمین.

ت۱۰تا۱۲:

(۴) دافع البلاء تائٹل پیج ص ۳: ''ہم مسیح کو بیشک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا''۔ رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم ونوح وموسیٰ وعیسیٰ و محمد علیہم السلام اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو ان کی خاک پاکے ادنیٰ غلاموں کا بھی پورا وصف نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسیٰ کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی ﷺ تھے، اور اب قادیانی ہے کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ ''حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان''۔

ت۱۳:

(۵) پھر یہاں تک تو عیسیٰ کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا ''یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں۔'' اے سبحٰن اللّٰہ!

ایماں یقین شعار باید
حسنِ ظن تو چکار آید

(پختہ ایمان انسان کا شعار ہونا چاہیے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔ت)

ت۱۴:

(۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص وہ تمام ہو گئی، اسی کے

ص ۴ پر کہا ''عیسیٰ کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے''۔

ت ۱۵ تا ۱۷:

(۷) عیسیٰ کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع انواع بداطواری کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص ۴۔ مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحییٰ) شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا گیا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ت ۱۸ تا ۲۰:

(۸) اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں یوں لکھا: ''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے''۔

ت ۲۱ تا ۳۶:

اسی رسالہ ص ۴ سے ص ۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ اللہ ﷻ کے سچے مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان اسرائیلی، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے۔

ت ۳۷:

(۲۶) صاف لکھ دیا ص ۶ ''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا''

ت ۳۸:

(۲۷) ''اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔''

ت ۳۹ و ۴۰:

(۲۸) انتہاء یہ کہ ص ۷ پر لکھا: آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حلم کہ رسول اللہ کو حیلہ و بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو مچھ بند صاحب نے علماء اہلسنت کو دیں ان کا پیر

تو نانی دادی تک کی دے چکا۔ الا لعنة الله علی الظّٰلمین.

ت۴۱تا۴۴:

(۲۹) وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گنا دیں، اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں، ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت۴۵:

کشتی ساختہ ص ۱۶ پر لکھا: ”مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ مسیح کی دونوں ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں“، اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔“

ت۴۶:

دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا اور جو ایک پادری کی بے معنی ژٹل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

ت۴۷:

(۳۰) نیز اسی دافع البلاء کے ص ۱۵ پر لکھا ”خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا۔“ یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت۴۸:

(۳۱) اربعین نمبر ۲ ص ۱۳ پر لکھا ”کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ۔ ان مرسلین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، جناب قادیانی۔“ دیکھو اسی کا ص ۱۲ و ۱۳۔

ت۴۹و۵۰:

(۳۲) مواہب الرحمٰن پر صاف لکھ دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا لو قدر الله رجوع عیسی الذی هو من الیهود لرجع العزة الیٰ تلک الیوم (اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسیٰ کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔)

ت۵۱:

ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔

ت ۵۲:

(۴۳) حد یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کردی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کرکے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ عیسیٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ ص ۱۸ پر کہتا ہے "جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں" دیکھو کیسا صاف بتادیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ الا لعنة اللہ علی الکفرین۔

قصد تھا کہ فصل اول یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی "ازالۃ الاوہام" ملی، اس کی برہنہ گوئیاں بہت بے لاگ اور قابلِ تماشا ہیں۔

ت ۵۳ تا ۵۷:

(۴۴) یہ جو مثیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلانا اس سے طلب کئے تو صاف جواب دیتا ہے ص ۳ "احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے"۔ دیکھو وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جابجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے

ص ۴،۔ "ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا"۔

دیکھو "کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا" کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص ۴ و ۵ "زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کرکے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں"۔

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحات قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول و نبی ہونے کا ادعا، مسلمان تو مکذب قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنة اللہ علی الکفرین (خبردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) اور اس کذاب کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے، رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآنِ عظیم کی صاف تکذیب ہے، قرآنِ عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ: انی قد جئتکم باٰیة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمه والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لاٰیة لکم ان کنتم مؤمنین (القرآن الکریم ۳/۴۹) ترجمہ: بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت

بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہوں، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مکرر فرمایا: وجئتکم باٰیة من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون (القرآن الکریم ۳/ ۵۰) ترجمہ: میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا، کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔

ت ۵۸ و ۵۹:

(۳۵) اسی بکر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۶۱ سے آخر ۱۶۲ تک تو نوٹ میں پیٹ بھر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے وہ مسخریاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں، صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت ۶۰:

(۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت ۶۱ و ۶۲:

(۳۷) وہ معجزے نہ تھے، کل کا ذور تھا عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھئی

کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آ گئی تھیں۔

ت ۶۳:

(۳۸) عیسیٰ کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

ت ۶۴:

(۳۹) وہ جھوٹی جھلک تھی۔

ت ۶۵:

(۴۰) سب کھیل تھا لہو ولعب تھا۔

ت ۶۶:

(۴۱) سامری جادوگر کے گوسالے کے مانند تھا۔

ت ۶۷:

(۴۲) بہت مکروہ و قابل نفرت کام تھے۔

ت ۶۸:

(۴۳) اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت ۶۹:

(۴۴) عیسیٰ روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکما تھا۔

ت ۷۰:

وہ ناپاک عبارات بروجہ التقاط یہ ہیں ص ۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں، ایک محض سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر، دوسرے عقلی جو خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح ممرد

من قواریر (القرآن الکریم ۲۷/ ۴۴) (شیشے جڑا صحن ہے۔ ت)

بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی اور در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ[1] یوسف کے ساتھ بائیس (۲۲) برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام در حقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا[2] سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں ہلتی بھی ہیں۔ دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں[3] ماسوا اس کے یہ قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے[4] سلب امراض عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی، کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں، اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الٰہی اس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دخان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فرد میں بشر ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے، مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اس وقت تو کوئی

---

[1] اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔

[2] اس کا دادا، دیکھئے دونوں مسیح و مریم کو گالی ہے۔

[3] یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا۔

[4] یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزا تھا اب اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے پر مسخری کرتا ہے۔

تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمن اسلام نے اللہ ﷻ کے سچے رسول کو کیسی مغلظ گالیاں دیں، کون سی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اظہار کی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو ولعب وشعبدہ وسحر ٹھہرایا، ابرائے اکمہ وابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور معجزۂ پرند میں تین احتمال پیدا کیے، بڑھئی کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر، اور اسے صاف سامری کا بچھڑا بتادیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ جبریل کی خاک سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالیٰ: قال بصرت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها وكذلك سوّلت لي نفسي (القرآن الکریم ۲۰/۹۶) ترجمہ: سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انہیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپ رسول کی خاکِ قدم سے ایک مٹھی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس امارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔ مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرۂ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول یقیناً اس کافر جادوگر سے بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا، اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار، قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے

ع چوں وضوئے محکم بی بی تمیزہ

(جیسے تمیزہ بی بی کا وضوئے محکم ہو۔ ت)

---

[1] یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپ روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک بچھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے دعوے کر کے اٹھے اسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذب قرآن ودشمن انبیاء وعدو الرحمٰن کو امامِ وقت مسیح ومہدی مان رہے ہیں۔ ع

گر مسیح ایں ست لعنت بر مسیح

(اگر یہی مسیحیت ہے اس مسیحیت پر لعنت۔ ت)

اور ان سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شدید پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کہے میں جناب[1] مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں، ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافر وہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق وتکریم کرے ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ كذلك يطبع اللہ على كل قلب متكبر جبار (القرآن الکریم ۴۰/۳۵) ترجمہ: اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

تنبیہ: ان عباراتِ ازالہ سے بحمد اللہ تعالیٰ اس جھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہوگیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

اوّلاً: ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجاز احمدی ودافع البلاء وکشتی نوح واربعین ومواہب الرحمٰن وغیرہ میں اہلی وگہلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے

---

[1] ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو منکر ضروریات دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ترجمہ: جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے۔ (ت۔ درمختار باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶) جب مکذب قرآن وسب وشتم انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ وہنود ونصاریٰ نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں، یا شاید ایسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو یہ بھی معجزات مسیح کی طرح قرآن کے بے اصل کرڈالا یا مسلم بلانا کافر، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے، دلہن کا منہ کالا، مشاطہ کب تک ہاتھ دیے رہے گی۔

ثانیاً: کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً: مرزا کو ادعا ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعتِ محمدیہ سے باہر ہو نہیں آ سکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ: لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم (القرآن الکریم ۶/ ۱۰۸) ترجمہ: کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ ﷻ کی جناب میں گستاخی کریں گے۔

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

رابعاً: مرزا کو ادعا ہے کہ وہ مصطفیٰ ﷺ کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص ۲۸۳ پر لکھتا ہے: من ایات صدقی انہ تعالٰی وفقنی باتباع رسولہ واقتداء نبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فما رأیت اثرا من اثار النبی الاقفوتہ۔ (میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا۔ ت)

بتائے تو کہ مصطفیٰ ﷺ نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خامساً: مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر فکر کا کامل ازالہ کر دیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتی کہ چور اور ولد الزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی، ضمیمہ انجام ص ۶، نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب

طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لا کر بے پر کی اڑاتے اور اپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادتِ زنا وہ اس نے اس بائبل محرف کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزاماً پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحۃً اس کی مکذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کر دی کہ قرآن عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص ۳۰۸ "آیت ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل"۔ تو ثابت ہوا کہ یہ توریت وانجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزاماً نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالیٰ دجالوں کا پردہ یونہی کھولتا ہے والحمد للہ رب العلمین۔

(یہ رسالہ نامکمل دستیاب ہے)

اَلْمُبِین خَتْمُ النَّبِیِّیْن

(سنِ تصنیف: 1908ء / ۱۳۲۶ھ)

تصنیفِ لطیف

از: امام اہلسنت مجددِ دین و ملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ
امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

از: امام اہلسنت امام احمد رضا محقق محدث فقیہ برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالتِ کل، امامت کل، سیادت کل، امارت کل
حکومتِ کل، ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لواء کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

مسئلہ (۸۸ تا ۹۴)

از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مرسلہ مولوی ابو طاہر نبی بخش صاحب ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامدا و مصلیا و مسلما

اما بعد بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلب تعلیم دادہ وعظ فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں ''النبیین'' پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (القرآن الکریم ۳۳/۴۰) (محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) تلاوت کرکے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور نور ﷺ کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔ آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ ''النبیین'' پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے، چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبروار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی و بدعقیدگی سے بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیۂ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) بر تقدیر صحت نفی استغراق اس آیت سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور ﷺ کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہلسنت اس آیت کو مثبت خاتمیت کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہلسنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور ﷺ کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

(۷) کیا سُنّی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پُر نور ﷺ کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں۔

(فقط المستفتی محمد عبداللہ)

دلائل خارجیہ[1]

دلیل اوّل: توضیح ص ۱۰۰ میں ہے: الاصل ای الراجح هو العهد الخارجی لانه حقيقة التعيين و كمال التمييز[2] اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد خارجی حقیقت تعیین اور کمال تمیز ہے۔ پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

---

[1] چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہٰذا خارجیہ لکھے گئے ہیں۔۱۲

[2] التوضیح والتلویح قولہ ومنها الجمع المعرف باللام نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۳۲

دلیل دوم: نور الانوار صفحہ ۸۱ پر ہے: يسقط اعتبار الجمعية اذا دخلت على الجمع[1] جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت ساقط ہو جاتا ہے۔ پس نبیین کو صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہُوا تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم: یہ امر مسلم ہے کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل من حيث هو كل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا، بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہوگی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشئی علی نفسه لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہیے۔

الجواب

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو اس میں ادنٰی شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیۂ کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (القرآن الکریم ۳۳/۴۰) (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ت) وحدیث متواتر لانبی بعدی[2] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) سے تمام امت مرحومہ

---

[1] نور الانوار بحث التعریف باللام والاضافۃ مکتبہ علمی دہلی ص ۸۱

[2] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس ﷺ بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاوٰی یتیمۃ الدہر واشباہ والنظائر وفتاوٰی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے: اذا لم یعرف الرجل ان محمدا ﷺ اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات[1] فتاوٰی ہندیہ باب احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور، ۲/۲۶۳ جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات دین سے ہے۔ (ت) شفاء شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں ہے: کذٰلک (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا ﷺ او بعدہ (الی قولہ) فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی ﷺ لانہ ﷺ اخبر انہ خاتم النبیین ولانبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالٰی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا و سمعا[2] یعنی جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالٰی کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا ورسول کو مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

---

[1] الاشباہ والنظائر، باب الردۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱/۲۹۶

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین شرکت صحافیہ فی البلد العثمانیہ ترکی، ۲/۲۷۱، ۲۷۰

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ الوالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں: ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص[1] یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں: تجویز نبی مع نبینا ﷺ او بعدہ یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی واجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشھورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالٰی[2] ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا بعد کسی کو

---

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد امام غزالی، المکتبۃ الادبیۃ مصر، ص ۱۱۴

[2] المعتقد المنتقد بحوالہ المطالب الوفیہ شرح الفرائد السنیہ، تجویز نبی بعدہ کفر، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۱۱۵

نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں، اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم و استغراق بلا تاویل و تخصیص، اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب ''المعتمد فی المعتقد'' میں فرماتے ہیں: بحمد اللہ تعالی ایں مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آں را بکشف و بیان حاجت افتد، خدائے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے ﷺ نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او ﷺ معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے اور ہر چہ ازاں خبر داد صادق دانستے و بہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما درست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے ﷺ باز پسین پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست و نہ آں کس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست ایں ست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفٰے ﷺ[1] بحمد اللہ تعالی یہ مسئلہ اہل اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے خود اطلاع فرما دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت و نبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں

---

[1] المعتمد فی المعتقد

اور اب تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء ﷺ پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے (ت) بالجملہ آیہ کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰) مثل حدیث متواتر لا نبی بعدی[1] قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع امت خیر الانام علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل و قال اصلاً مسموع نہیں، جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ ''خاتم النبیین'' سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں'' اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدم (تحذیر الناس نانوتوی ۱۲) تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیال جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے''۔ اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول (مواہب الرحمن قادیانی ۱۲) نے یوں ادا کیا کہ ''خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے'' ایک اور مرتد نے لکھا ''خاتم النبیین (مناظرہ احمدیہ ۱۲) ہونا حضرت رسالت ﷺ کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں''، چند اور خبیثوں نے لکھا کہ ''الف لام (ہمراہ الرحمن سہوانی ۱۲) خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف

---

[1] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ ۱/ ۴۹۱، کراچی

ہے کہ اکثر علما ظنی ہونے کے قائل ہیں'' ان شیاطین سے بڑھ کر اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ '' اہل اسلام (تحریر ابی زندیق پشاوری ۲) کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے'' الی غیر ذلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس و قاذورات التدلیس لعن اللہ قائلها وقاتل اللہ قابلها. دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے اللہ تعالٰی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنے والے کو اللہ تعالٰی برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویلیں رکیک میں یا عموم و استغراق ''النبیین'' میں تشویش و تشکیک سب کفر صریح و ارتداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و عموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب ''جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ'' میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس ۱۲۰ حدیثیں اور تکفیر منکر کے ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس ۳۰ نصوص ذکر کئے۔ وللہ الحمد۔ تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کرسکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن، قرآن کا منکر، مردود و ملعون، خائب و خاسر، والعیاذ باللہ العزیز القادر۔ ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء رب العلمین میں بھی کرسکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالٰی

"وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ" (القرآن الکریم ۲/ ۴۷) ترجمہ: اور میں نے تم کو جہان والوں پر فضیلت دی۔ اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العلمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں، اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (القرآن الکریم ۱۱/ ۱۸) (ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا (القرآن الکریم ۳۳/ ۵۷) (بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ت)

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جس سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پُرنور خاتم الانبیاء و مرسلین ﷺ کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس ﷺ کے روز بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت، اگرچہ ایک ہی، اگرچہ غیر تشریعی، اگرچہ کسی اور طبقۂ زمین، یا کنج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع ماننا، یا باوصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی و امکان وقوعی جائز جاننا، یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ، خواہ ان کے کبراء یا نظراء کی تکفیر سے باز رہتا ہے، تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ و قاسمیہ و امیریہ و نذیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کافر و مرتد ملعون ابد ہے، قٰتَلَہُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ (القرآن الکریم ۹/ ۳۰) (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ت) کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہ اور احتمال خلاف، ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے، بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے: من قال بعد نبینا نبی

یکفر لانہ انکر النص وکذلک لو شک فیه[1] (جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نصِ قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا۔ درمختار وبزازیہ ومجمع الانہر وغیرہا کتب میں ہے: من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر[2] (جس نے اس کے کفر وعذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ ت)

ان لعنتی اقوال نجس تر از ابوال کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علمائے عرب وعجم طبع ہوچکے اور وہ ناپاک فتنے غارِ ذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے والحمد للہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکر جرار، اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے۔ قال تعالٰی "الم نهلک الاولین○ ثم نُتْبِعُهُمُ الاخرین○ کذلک نفعل بالمجرمین○ ویل یومئذ للمکذبین○" (القرآن الکریم ۷۷/ ۱۶ تا ۱۹) اللہ تعالٰی نے فرمایا: (کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا، پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز واحتمال نبوت یا عدم تکفیر منکران ختم نبوت، معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیہ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکار اور ارادۂ بعض پر اصرار کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیہ کریمہ کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر ومبطل ہے جو خود حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امتِ مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقل متواتر ضروریاتِ دین سے ہو کر ہم تک آئی،

---

[1] بحر الکلام

[2] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی احکام الجزیہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۷۷

مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمۂ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہوگیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمتِ خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم خمر کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوص نصوص کے محتاج نہیں رہتے، امام اجل ابوزکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں: اذا جحد مجمعا علیه یعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیه نص اولا فان جحده یکون کفرا اھ ملتقطا[1] (جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دینِ اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے۔ اھ ملتقطات۔) بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول ﷺ سے ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند ہوجانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک، کبھی کسی وقت کسی جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہوسکنا کچھ اس آیہ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر وباہر، متوافر ومتظافر، متکاثر ومتواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ تعالٰی مسئلہ خود ضروریاتِ دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر، مجمع علیہ، قطعی ضروری کا انکار، اس پر کفر ثابت کرے گا اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نفسِ مسئلہ کا انکار نہیں، منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہے: لو قال حرمة الخمر لا تثبت بالقران کفر ای لانه عارض نص القران وانکر تفسیر اهل الفرقان[2] (اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نصِ قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہل فرقان کی تفسیر کا انکار کیا۔ ت) فتاوٰی تتمہ میں ہے: من انکر

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۳

[2] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر ملا علی قاری فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ مصطفی البابی مصر ص ۱۹۰

حرمة الخمر فی القرآن كفر[1] (جس نے قرآن کے حوالے سے حرمتِ شراب کا انکار کیا وہ کافر ہوگیا۔ ت) اعلام امام مکی میں ہمارے علماء سے کلماتِ کفر بالاتفاق میں نقل کیا: او قال لم تثبت حرمة الخمر فی القرآن[2] (یا اس نے کہا قرآن میں حرمتِ شراب کا ثبوت نہیں ہے۔ ت) پھر خود فرمایا: کفر زاعم انه لانص فی القرآن علی تحریم الخمر ظاهر، لانه مستلزم لتکذیب القرآن الناص فی غیر ما اٰیة علی تحریم الخمر فان قلت غایة ما فیه انه کذب وهو لا یقتضی الکفر قلت ممنوع لانه کذب یستلزم انکار النص المجمع علیه المعلوم من الدین بالضرورة۔[3] (جس نے کہا تحریم، شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کافر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کر رہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف اتنا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا تقاضا نہیں کرتا، میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآن کے انکار کو مستلزم ہے۔ جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔ ت)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیۂ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تمام نبوت پر دلائل قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کرسکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کرگیا، ہاں اگر ارباب طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء والمرسلین

---

[1] منح الروض الازہر بحوالہ الفتاوی تتمہ ملا علی قاری فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۹۰

[2] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۷۱

[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۷۲

ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ و اجماع یقینی وضروریات دین، سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں، صرف بزعم خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں، بطالتوں، کج فہمیوں کے باعث آیۂ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نامستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی اسلوب فقہی، اس پر اب بھی لزوم کفر مانے مگر از انجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کردی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق و احتیاط ہوگا، امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں: ومن ثم یتجه انه لو قال الخمر حرام ولیس فی القرآن نص علی تحریمه لم یکفر لانه الاٰن محض کذب وهو لا کفر به اھ[1] اسی وجہ سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہوگا (اھ)۔ ت۔ اقول و باللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہے۔ ت) اس تقدیر اخیر پر بھی اس قسم میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یاوہ معین، مرتدین و بازیچہ کنندۂ کلام رب العالمین، ومکذب تفسیر حضور سید المرسلین ومخالف اجماع جمیع مسلمین وسخت بدعقل وگمراہ وبددین ہے۔

اول تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق وتجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہمزبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزعم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل ومردود جانا۔

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت وجوہ مختلفہ سے وارد: (۱) فرداً فرداً خواہ بتصریح اسماء یہ صرف چھبیس ۲۶ کے لئے

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۷۲

ہے: (۱) آدم (۲) ادریس (۳) نوح (۴) ہود (۵) صالح (۶) ابراہیم (۷) اسحٰق (۸) اسماعیل (۹) لوط (۱۰) یعقوب (۱۱) یوسف (۱۲) ایوب (۱۳) شعیب (۱۴) موسیٰ (۱۵) ہارون (۱۶) الیاس (۱۷) الیسع (۱۸) ذوالکفل (۱۹) داؤد (۲۰) سلیمان (۲۱) عزیر (۲۲) یونس (۲۳) زکریا (۲۴) یحییٰ (۲۵) عیسیٰ (۲۶) محمد ﷺ وبارک وسلم یا برسبیل ابہام مثل قال لھم نبیھم (القرآن الکریم ۲/۲۴۸) (شمویل) (انکوان کے نبی (شمویل) نے کہا و اذ قال لفتہ (القرآن الکریم ۱۸/۶۰ تا ۶۵) (یوشع) فوجدا عبدا من عبادنا خضر علیھم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے نوجوان (یوشع) سے کہا تو پایا حضرت موسیٰ اور یوشع نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام ت)

(۲) یا برسبیل عموم و استغراق اور یہی اوفر و اکثر ہے، مثل قولہ تعالیٰ: قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا (الی قولہ تعالیٰ) وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ (القرآن الکریم ۲/۱۳۶) یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (الی قولہ تعالیٰ) اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔

وقال اللہ تعالیٰ: وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ (القرآن الکریم ۲/۱۷۷) ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔

وقال اللہ تعالیٰ: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (القرآن الکریم ۲/۲۵۳)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

وقال اللہ تعالیٰ: كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (القرآن الکریم ۲/۲۸۵)

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو۔

وقال اللہ تعالیٰ: لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (القرآن الکریم ۲/۲۸۵)

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

وقال اللہ تعالیٰ: وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ (القرآن الکریم ۳/۸۴)

جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان پر فرق نہیں کرتے۔

وقال اللہ تعالیٰ: اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ (القرآن الکریم ۴/۶۹) اسے ان کے ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔

وقال اللہ تعالیٰ: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ (القرآن الکریم ۴/۱۵۲) اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا۔

وقال اللہ تعالیٰ: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (القرآن الکریم ۶۴/۸)

تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔

وقال اللہ تعالیٰ: لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ (القرآن الکریم ۵/۱۲)

ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔

وقال اللہ تعالیٰ: يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ (القرآن الکریم ۵/۱۰۹)

جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا۔

وقال اللہ تعالٰی : وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ (القرآن الکریم ۶/۴۸)

اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔

وقال اللہ تعالٰی : فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ (القرآن الکریم ۷/۶)

تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔

وقال اللہ تعالٰی: عن المؤمنین : لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ (القرآن الکریم ۷/۴۳)

اور اللہ تعالٰی نے مومنین سے فرمایا: بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے۔

وقال اللہ تعالٰی: عن الکافرین : قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ (القرآن الکریم ۷/۵۳)

اور اللہ نے کفار سے فرمایا، بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں۔

وقال اللہ تعالٰی : ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (القرآن الکریم ۱۰/۱۰۳)

پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔

وقال اللہ تعالٰی : وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا (القرآن الکریم ۱۸/۱۰۶)

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی۔

وقال اللہ تعالٰی : اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ (القرآن الکریم ۱۹/۵۸)

یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے۔

وقال اللہ تعالٰی : اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ (القرآن الکریم ۲۷/۱۰)

بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔

وقال اللہ تعالٰی : وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ (القرآن الکریم ۳۳/۷)

اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے۔

وقال اللہ تعالٰی : هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ (القرآن الکریم ۳۶/۵۲)

یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا۔

وقال اللہ تعالٰی : وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ (القرآن الکریم ۳۷/۱۷۱)

اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے۔

وقال اللہ تعالٰی : وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (القرآن الکریم ۳۷/۱۸۱)

اور سلام ہے پیغمبروں پر۔

وقال اللہ تعالٰی : وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ (القرآن الکریم ۳۹/۶۹)

اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہوں گے۔

وقال اللہ تعالٰی : اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (القرآن الکریم ۴۰/۵۱)

بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی۔

وقال اللہ تعالٰی : اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ (القرآن الکریم ۵۷/۱۹)

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔

وقال اللہ تعالٰی : اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ (القرآن الکریم ۵۷/۲۱)

تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔

وقال اللہ تعالٰی : لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ (القرآن الکریم ۵۷/۲۵)

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔

وقال اللہ تعالٰی : کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (القرآن الکریم ۵۸/۲۱)

اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول۔

وقال اللہ تعالی : وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ (القرآن الکریم ۷۷/۱۱،۱۲)

اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے۔

الی غیر ذلک من آیات کثیرۃ. اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں۔ت

(۳) یا ملحوظ بوصف قبلیت یعنی انبیائے سابقین علی نبینا علیہم الصلاۃ والسلام مثل قولہ تعالی:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنْ اَھْلِ الْقُرٰی (القرآن الکریم ۱۲/۱۰۹) اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے۔

وقال تعالی : وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا اِنَّھُمْ لَیَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ (القرآن الکریم ۲۵/۲۰)

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے۔

وقال تعالی : سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ نِالَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ (القرآن الکریم ۳۳/۳۸_۳۹)

اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے۔

وقال تعالی : وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ (القرآن الکریم ۳۹/۶۵)

اور بیشک وحی کی گئی تمھاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف۔

وقال تعالی : مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَاقَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ (القرآن الکریم ۴۱/۴۳)

تم سے نہ فرمایا جائے گا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔

وقال تعالی : کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (القرآن الکریم ۴۲/۳)

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ عزت وحکمت والا۔

وقال تعالی : وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَا (القرآن الکریم ۴۳/۴۵) وغیر ذلک۔

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔ وغیر ذلک۔

(۴) یا بر سبیل معنی جنسی شامل فرد وجمع بے لحاظ خاص خصوص وشمول مثل قولہ تعالی:

مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ (القرآن الکریم ۲/۹۸) جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔

وقولہ تعالی : اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (القرآن الکریم ۳/۲۱) وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انھیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔

وقولہ تعالی : وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا (القرآن الکریم ۳/۸۰) اور نہ تمھیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔

وقولہ تعالی : وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا (القرآن الکریم ۴/۱۳۶) اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

وقولہ تعالی : اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ (القرآن الکریم ۴/۱۵۰) الی قولہ تعالی : اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وغیرھا (القرآن الکریم ۴/۱۵۱) وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں (الی قولہ تعالی) یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہا۔

(۵) یا خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہ

بیان سے نفسِ کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو،

مثل قولہ تعالیٰ: وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (القرآن الکریم ۲/۸۷) اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔

وقال تعالٰی فی بنی اسرائیل: وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ (القرآن الکریم ۵/۳۲) اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا: اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔

وقال تعالٰی فی التوراۃ: یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا (القرآن الکریم ۵/۴۴) اور اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا: اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی۔

وقال تعالٰی ما ذکر نوحا ثم رسولا اٰخر: ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا (القرآن الکریم ۲۳/۴۴) اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا۔

ثم قال ثم ارسلنا موسٰی، (القرآن الکریم ۲۳/۴۵) پھر فرمایا: پھر ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔

وقال تعالٰی: اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْکَ کَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ (القرآن الکریم ۴/۱۶۳) بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی۔

فالمراد من بین ہود و موسٰی علیہم الصلوۃ والسلام، وقال تعالٰی: فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ، اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ (القرآن الکریم ۴۱/۱۳، ۱۴) ان سے ہود اور موسیٰ کے درمیان والے نبی علیہم الصلوۃ والسلام مراد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی

کڑک عاد و ثمود پر آئی تھی جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔

وقال تعالٰی: بعد ذکر نوح و ابراهیم: ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا (القرآن الکریم ۵۷/۲۷) اور اللہ تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا: پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے (ت)

(۶) یا بوجہ عہد حضوری مثل قولہ تعالیٰ: قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ (القرآن الکریم ۳۶/۲۰) بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو (ت)

(۷) یا ذکری مثل قولہ تعالیٰ: فی قوم نوح وهود و صالح ولوط وشعیب بعد ماذکر هم علیهم الصلوۃ والسلام، تِلْکَ الْقُرٰی نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ (القرآن الکریم ۷/۱۰۱) نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم الصلوۃ والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد یہ بستیاں ہیں جنکے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے (ت)

یا علمی مثل قولہ تعالیٰ: وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ (القرآن الکریم ۳۶/۱۳) (اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے۔

وقال تعالٰی: سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ (القرآن الکریم ۳/۱۸۱) و غیر ذلک۔ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا۔ ت) وغیر ذلک

اب اولاً:

اب اگر آیہ کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (القرآن الکریم ۳۳/۴۰) (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہو

جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکری، اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وجہ وہ ہے جو بداہۃً کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت ومقید بقید سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس ﷺ سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متاخر کہنا محض لغو وفضول وکلام مہمل ومعطّل ومغسول ہوگا جس حاصل حمل اولے بدیہی مثل زید زید سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا اسے بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہ ؎

چشمانِ تو زیرِ ابرو انند
دندانِ تو جملہ در دہانند

(تمہاری آنکھیں زیر ابرو ہیں اور تمام دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی واقع تعریف کی تھی، احسن تقویم (القرآن الکریم ۹۵/۴) (اچھی صورت۔ت) سے بعض اوضاع کا بیان ہے اسے مقام مدح میں یوں مہمل جانا گیا ہے، کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحۃً عبث موجود اور معنی مدح بھی مفقود، اور پھر عموم واشتراک بھی نقد وقت کے ہر شے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے، غرض یہ وجہ تو یوں مندفع ہوجائے گی کہ اصلاً محل افادہ وصالح ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی نامحتمل مان لیجئے پھر بھی اول وچہارم وپنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجوہ کثیر ہے، کہیں من بعد موسٰی، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں

من بعد ہود و موسٰی، کہیں صرف انبیائے عاد وثمود، کہیں انبیائے قوم نوح وعاد وثمود، کہیں من بعد ابراھیم قوم لوط ومدین وغیر ذلک، بہرحال ذکر وجوہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ وبینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہدہ کا مبنی ہی کہ تعیین ہے منہدم ہوگیا کہ اختلاف وتنوع مطلقاً منافی تعیین نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہدیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً:

جب کہ کہ اتنی وجوہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم واستغراق ہے کہ لا نبی بعدی[1] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) کما سیأتی، اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد واستغراق کا حاصل ایک ہوگیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اہل اسلام تھا ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ برتقدیر عہدیت مجمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر متشابہات سے ہوگئی، اب رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پرنور ﷺ میں کتنے ہی انبیاء مانے، حضور کے بعد ہر قرن وطبقہ وشہر وقریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے استاذوں کو مرسلین اولوالعزم بتائے، آیہ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کرسکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہوسکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا وکلا۔

ثالثاً:

میں تکثر وتزاحم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب

---

[1] صحیح البخاری باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

پر بھی آتش در کاسہ رہے گی کہ پچھلی جھوٹی کاذبہ ملعونہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کرسکے گی۔ معنی اول یعنی افرادِ مخصوصہ معینہ مراد لئے تو نبی ﷺ انہیں معدود انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معیّن علی وجہ الابہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعات خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعات صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی، چہ جائے جماعات کاذبہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہوجائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشیء لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نہج فقط ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا، اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ مہدویہ وقادیانیہ وامیریہ ونذیریہ ونانوتویہ وامثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر امنا بہ کرلیا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (القرآن الکریم ۲۶/۲۲۷) (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنالینا اور معتقدات اسلام کو تخیلات (دیکھو تحذیر الناس) عوام ٹھہرا دینا ایسے خبثاء کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق وادراک تواتر پر دسترس، وہاں ایک ہٹ میں کام نکل

جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس میں بخاری ومسلم (دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی) کی بھی صحیح احادیثیں مردود ہیں، ہاں ایسی جگہ ان بیچارے اندھوں کی کچھ کوردتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تلبیس عوام برائے (دیکھو تحذیر الناس) برائے نام اسلام کا ادعا ہو کر، قرآن پر صراحۃً انکار کا ٹٹو خر در گل ہے، لہذا وہاں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو الٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کریں پھر گونہ وہی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (القرآن الکریم ۶۱/۸) (اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے اگرچہ بُرا مانے کافر۔ ت)

سوم یعنی اس طائفہ کا مکذب تفسیر حضور سید المرسلین ﷺ ہونا وہ ہر ادنٰی خادم حدیث پر روشن، یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد وسنن ابوداؤد وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی[1] بے شک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام احمد مسند وطبرانی معجم کبیر اور ضیاء مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: یکون فی امتی کذابون و دجالون سبعۃ و عشرون منھم اربع نسوۃ و انی خاتم النبیین لانبی بعدی۔[2] میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے

---

[1] جامع ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون امین کمپنی دہلی ۲/۴۵

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۳/۱۷۰

ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ترمذی وتفسیر ابن حاتم وتفسیر ابن مردویہ میں جابر سے ہے رسول اللہ فرماتے ہیں: مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی داراً فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها ونظر الیها قال ما احسنها الا موضع الالبنه فانا موضع البنة فختم بی الانبیاء۔[1] میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جاکر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کردیے گئے۔ صحیح مسلم ومسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مثلی و مثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلک اللبنة۔[2] ترجمہ: میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔ مسند احمد وصحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترک فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۸
صحیح بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین ﷺ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۰۱

[2] مسند امام احمد حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ دارالفکر بیروت ۳/ ۹

موضع تلک اللبنة۔[1] ترجمہ: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑدی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہوجاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن نسائی وتفسیر ابن مردویہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہی مثل بیان کرکے ارشاد فرمایا: فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔[2] ترجمہ: تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں ﷺ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم۔

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہوچکی کہ تفسیر رسول اللہ ﷺ کا رد کرنیوالا اجماعی قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوائے گمراہ وبددین کے کون ہوگا۔ نوله ما تولی ونصله جهنم وساء ت مصیرا (القرآن الکریم ۴/ ۱۱۵) (ہم اسے اس کے حال پر چھوڑدیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔ت)

رہی بدعقلی وہ اس کے ان شبہات واہیات، خرافات، مزخرفات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے جو اس نے اثبات ادعائے باطل "عہد خارجی" کے لئے پیش کیے اہل علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابل التفات، مگر حفظ عوام وازالۂ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب والله الهادی وولی الایادی (اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے۔ت)

شبہ اولٰی میں اس طائفہ نے عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ

---

[1] جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی ﷺ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۰۱

[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۸

توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اولاً: اقول اگر یہ مدعیان عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے وجوہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ یہ آیہ کریمہ ولكن رسول الله و خاتم النبيين (القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰) (اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوع وجوہ ذکر و عدم اولویت و ترجیح جس کا بیان مشرحاً گزرا، کمال تمیز جدا سرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں "عہد خارجی" ناممکن کاش مکر کیلئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت العهد هو الاصل ثم الاستغراق ثم تعريف الطبيعة[1] (عہد اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت و سفاہت پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت ولا بعض الافراد لعدم الاولوية[2] ترجمہ: اور نہ بعض افراد کیونکہ اولیٰ نہیں۔ اس کی صفر اشکنی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ حائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہٰذا نام تو لیا توضیح کا اور براہ بدقسمتی عبارت نقل کردی تلویح کی، جس میں صاف صریح ان عقلاً کی تسفیہ اور ان کے وہم کاسد کی تقبیح تھی۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

ثانیاً: توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا نہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہوسکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے،

---

[1] توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام

[2] توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام

رسول اللہ ﷺ نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً و خلفاً اس کی یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے: ثم الاستغراق الى ان قال فالاستغراق هو المفهوم من الاطلاق حيث لاعهد في الخارج خصوصا في الجمع الى قوله هذا ما عليه المحققون[1] (پھر استغراق (تا) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (تا) محققین کی یہی رائے ہے۔ ت)

ثالثاً: بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہ خمسہ سے اول و سوم و پنجم کا بطلان تو دلائل قاہرہ سے اوپر ثابت ہولیا اور واضح ہو چکا کہ خود جن سے کلام الٰہی کا اولاً و اصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پرنور سید یوم النشور ﷺ، انہوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں، مگر وجہ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر و اوفر ذکر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بروجہ عموم و استغراق تام ہے اسی وجہ معہود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمد الله تعالى وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت و بعدیت ہے جیسے اولویت بمعنی نفی معیت و قبلیت تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے: الاول فرد لا يكون غيره من جنسه سابقا عليه ولا مقارنا له[2] اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے۔ حدیث شریف میں ہے: انت الاول

---

[1] توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام

[2] التعریفات باب الالف انتشارات ناصر خسرو ایران ص ۱۷

فلیس قبلک شئی وانت الأخر فلیس بعد شئی[1] رواہ مسلم فی صحیحہ و الترمذی واحمد وابن ابی شیبۃ وغیرھم عن ابی ہریرۃ ﷺ عن النبی ﷺ وللبیھقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا عن النبی ﷺ انہ کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انت الاول فلا شئی قبلک وانت الأخر فلا شئی بعدک[2] (تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، اور تو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں۔ اسے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، امام بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہ آپ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں۔ ت) تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پُر نور ﷺ کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً ولغۃً وشرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہٰذا لائے نفی جنس صیغ عموم سے ہے جیسے لا رجل فی الدار ولھذا الا اللہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا..... وللہ الحمد۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

---

[1] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا، باب الدعا، عند النوم قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ۲/۳۴۸

مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الدعا، حدیث ۲۳۴۲، ادارۃ القرآن، کراچی ۱۰/۲۵۱

[2] الاسماء والصفات للبیھقی مع فرقان القرآن باب ذکر اسماء التی تتبع اثبات الباری الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۱۰

الجبل الثانوی
علی کلیۃ التھانوی

(سنِ تصنیف: 1918ء / ۱۳۳۶ھ)

تصنیفِ لطیف

از: امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ
امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

از: امام اہلسنت امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی علیہ الرحمہ

زہے عزت واعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ

مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمان سرائے محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد ﷺ

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

رضا پل سے اب وجد کرتے گذریے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

مسئلہ: ۱۰

ماقولكم دام طولكم فی رجل يسمى اشرف على كتب اليه بعض محبيه انه رأى فی المنام انه يقرأ الكلمة الطيبة لكن يذكر فيها اسمكم (ای اسم اشرف علی) مكان محمد (ﷺ) ثم تذكر انه اخطأ فاعاد فلم يخرج من لسانه الا "اشرف علی" رسول الله مكان محمد رسول الله(ﷺ) هو دار ان هذا غير صحيح لكن لاينطلق اللسان الابهذا من غير اختيار قال فلما تكرر هذا رايتكم تجاهی فخررت على الارض و صحت صياحا شديدا وخلت ان لم يبق فی باطنی قوة ثم استيقظت بيدان الغيبة عن الحس واثر عدم الطاقت كما هو، لكن لم يكن فی المنام ولا فی اليقظة الا تصوركم،

تمہاری (اللہ تعالیٰ تمہیں طویل عمر عطا فرمائے) اشرف علی نامی شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس کی طرف اس کے کسی چاہنے والے نے لکھا کہ اس نے خواب میں کلمہ طیبہ پڑھا لیکن حضور ﷺ کے اسم گرامی محمد کی جگہ تیرا نام (اشرفعلی) پڑھا اس کے بعد خیال آیا یہ تو غلط ہے دوبارہ کلمہ پڑھا تو زبان سے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی جگہ "اشرفعلی رسول اللہ" نکلتا ہے میں نے غور کیا یہ تو صحیح نہیں لیکن زبان سے بے اختیار یہی نکلتا ہے، جب بار بار ایسا ہوا تو میں نے تمہیں سامنے دیکھا میں زمین پر گر پڑا اور سخت چیخ و پکار کی اور مجھے خیال آتا ہے کہ میرے اندر باطنی قوت ختم ہوگئی ہے پھر میں جاگا مگر حس کا غائب ہونا اور ناطاقتی پہلے کی طرح ہی تھی مگر نیند اور بیداری میں صرف تمہارا ہی تصور تھا، بیداری کی

تاملت فی الیقظة ماوقع من الغلط فی الکلمة الطیبة فاردت ان ادفع هذا الخیال عن القلب فجلست ثم اضطجعت علی الجنب الاخر لتدارک الغلط الواقع فی الکلمة الشریفة اردت الصلوة النبی ﷺ فلا اقول الا اللهم صل علی سیدناونبینا ومولانا اشرف علی، مع انی الاٰن یقظان غیروسنان ولکن خارج عن الاختیار لیس لی علی اللسان اقتدار حتی بقیت هکذا طول النهار وبکیت من الغد بالاکثار وسوی هذه وجوه کثیرة اوجبت لی محبتکم(اه ماکتب الرجل) فکتب الیه اشرف علی ان فی هذه الواقعة تسلیة لکم ان الذی ترجعون الیه هو متبع السنة اه، وقد طبع هذا کله واشاعه اشرف علی نفسه فی جریدة شهریه تسمی "الامداد مبتهجا"

حالت میں میں نے غور کیا کہ کلمہ طیبہ میں غلطی ہوگئی تو میں نے اس خیال کو دل سے نکالنے کی کوشش کی میں بیٹھ گیا پھر میں دوسری کروٹ لیٹ گیا، کلمہ طیبہ میں واقع غلطی کے تدارک کے لئے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں "اللهم صلی علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی" حالانکہ میں اب بیداری میں تھا نہ کہ حالت غفلت ونیند میں، لیکن یہ معاملہ بے اختیاری میں تھا، زبان پر میرا کنٹرول ختم ہو چکا تھا حتی کہ یہی عمل سارا دن رہا، دوسرے روز بہت رویا ہوں، ان وجوہ کے علاوہ دیگر کئی وجوہ نے بھی مجھے آپ کی محبت عطا کی ہے کہاں تک عرض کروں، اس شخص کا مکتوب ختم ہوا۔

اشرفعلی نے اس کے جواب میں لکھا اس واقعہ میں تمہارے لئے اس بات کی تسلی ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کر رہے ہو وہ سنت کا متبع ہے اھ اور یہ تمام واقعہ

به علی روس الا شهاد . بل داعیا مریدیه الی مثله من الغلاة فی تعظیمه وایثار فضله . فان هذا هومقصد الجریدة ان یحسبوها فی ارشادهم رشیده. فما حکم الشریعة الغراء فیهما و اشرف علی هذا هوالذی کتب فی رسیلة له لا تزید علی ثلاث وریقات فی ابطال نسبة علم الغیب الی محمد ﷺ، انه ان اریدبه کل العلوم بحیث لایشذ منها شیء فبطلانه ظاهر عقلا و نقلا و ان ارید البعض فای خصوصیة فیه له فان مثل هذا حاصل لزید و عمرو بل لکل صبی و مجنون بل لکل بهیمة و حیوان و قد حکم علیه بقوله هذا اکابر علماء الحرمین المکرمین انه کفر و ارتد و من شک فی کفر فقد کفر کما هو مفصل فی "حسام الحرمین"

اشرف علی نے خود اپنے ماہنامہ رسالہ **"الامداد"** میں اعلانیہ شائع کیا خوشیاں مناتے ہوئے بلکہ مریدین کو اپنی تعظیم اور بزرگی کی ترجیح میں غلو کی طرف بلاتے ہوئے، اس لئے کہ رسالہ کا مقصود ہی یہ ہے کہ مریدین اسے اپنی ہدایت میں راہ راست پر جانیں تو شریعت مبارکہ کا ان دونوں اشخاص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور یہ وہی اشرف علی ہے جس نے اپنے ایک رسالہ (جو تین چھوٹے چھوٹے اوراق پر مشتمل ہے) میں نبی اکرم ﷺ کی طرف علم غیب کی نسبت کو باطل قرار دیتے ہوئے کہا ہے اگر اس علم غیب سے مراد اس طرح کے تمام علوم ہیں کہ اس سے کوئی شی خارج نہیں تو اس کا باطل ہونا عقلاً ونقلاً باطل ہے اور اگر مراد بعض علوم غیبیہ ہیں تو اس میں آپ ﷺ کی کیا خصوصیت ہے کیونکہ یہ تو زید، عمرو بلکہ ہر بچے، پاگل بلکہ ہر چوپائے اور حیوان کو حاصل ہے۔ اس کی اس عبارت پر علماء حرمین شریفین نے

افیدونا اجزل الله تعالیٰ ثوابکم. آمین

یہ حکم جاری کیا کہ یہ شخص کافر مرتد ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، جیسا کہ "حسام الحرمین" میں تفصیلاً موجود ہے ہمیں اس کے جواب سے مطلع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل عطا فرمائے، آمین!

الجواب

اللهم لک الحمد : صل علیٰ نبیک نبی الحمد واٰله و صحبه العمد رب انی اعوذ بک من همزٰت الشیاطین. و اعوذبک رب ان یحضرون. ائمة الدین لم یقبلوا زلل اللسان فی الکفر والا لاجترا کل خبیث القلب ان یجاهر بسب الله وسب رسوله ﷺ و یقول زلت لسانی قال الامام القاضی عیاض فی الشفاء الشریف "لا یعذراحد فی الکفر بدعوی زلل اللسان اھ[1] و فیه ایضاً

اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے۔ اپنے نبی محمد پر، ان کی آل واصحاب جو دین کے ستون ہیں پر رحمتوں کا نزول فرما۔ اے میرے رب! میں شیطان کے حملوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ مجھ پر وہ حملہ آور ہو۔ ائمہ دین کسی کفر میں زباں کا پھسل جانا قبول نہیں کرتے، ورنہ یہ ہوتا کہ جو خبیث القلب ہو وہ اعلانیہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کو سب وشتم کرکے کہہ دے میری زبان پھسل گئی۔ امام قاضی عیاض شفاء شریف میں فرماتے ہیں کسی آدمی

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ(ﷺ) فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعة الشرکة الصحافیه ترکی ۲/۲۲۳

عن ابی محمد بن ابی زید "لایعذراحد بدعوی زلل لسان فی مثل هذا[1]" اھ وفیه ایضًا افتی ابوالحسن القابسی فیمن شتم النبی ﷺ فی سکره یقتل لانه یظن به انه یعتقد هذا و یفعله فی صحوه"[2] اھ ثم الزلل انکان انما یکون بحرف اوحرفین لا ان تزل اللسان طول النهار وهذا غیر مقبول ولا معقول قال فی جامع الفصولین الفصل الثامن والثلثین ابتلی بمصیبات متنوعه فقال اخذت مالی وولدی و اخذت کذاوکذا فما ذاتفعل ایضا وماذا بقی لم تفعله وما اشبهه من الالفاظ کفر کذا حکی عن

کے کفر کے ارتکاب پر اس کا یہ عذر مقبول نہ ہوگا کہ میری زباں پھسل گئی اھ اس میں یہ بھی ہے امام ابومحمد بن ابی زید نے فرمایا ایسی صورت میں کسی کا یہ عذر قبول نہیں کہ زبان قابو میں نہ رہی اھ اس میں یہ بھی ہے امام ابوالحسن القابسی نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ جاری فرمایا جس نے نشہ کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کیا، کیونکہ اس سے متعلق خیال یہی ہے کہ وہ یہ اعتقاد رکھتا ہے اور وہ حالت ہوش میں بھی ایسا کہا کرتا ہے اھ پھر زبان کا پھسلنا ہو تو ایک حرف یا دو حرفوں میں ہو، یہ تو نہیں ہوگا کہ سارا دن زبان قابو میں نہ رہے، ایسا ہونا غیر مقبول وغیر معقول ہے، جامع الفصولین کی اڑتیسویں فصل میں ہے ایک شخص مختلف مصائب میں مبتلا ہوا

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ(ﷺ) فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعة الشرکة الصحافیه ترکی ۲/۲۲۳

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعة الشرکة الصحافیه ترکی ۲/۲۲۳

عبدالکریم فقیل له ارایت لو ان المریض قاله وجری علی لسانه بلاقصد لشدة مرضه قال الحرف الواحد یجری و نحوه قدیجری علی اللسان بلا قصد اشار الیٰ انه یحکم بکفره ولا یصدق[1] اه فان لم یصدق فی نصف سطر کیف یصدق فیما کرره منا ما و یقظة طول النهاربل هو قطعاً مسرف کذاب الم تران الله تعالی جعل الجسد تحت ارادة القلب قال نبینا الحق المبین ﷺ "الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الاوهی القلب"[2] فما فسد قوله ولسانه الا وقد فسد فیه قلبه وجنانه وهذا یدعی ان لسانه فی فیه حیوان مستقل

اور وہ کہتا ہے (اے اللہ!) تو نے میرا مال، میری اولاد اور یہ یہ چھین لیا اس کے بعد اور کیا کرے گا، اور باقی رہ ہی کیا گیا جو تو نے نہیں کیا، اور اس کی مثل دیگر الفاظ کہے تو یہ کفر ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالکریم سے منقول ہے کہ ان سے سوال ہوا کہ ایک مریض کی زبان سے شدت مرض کی وجہ سے بلاقصد ایسا کوئی کلمہ جاری ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایسا اگر کوئی حرف بھی جاری ہوجائے خواہ بلاقصد ہو تو اس پر کفر کا حکم ہی جاری کیا جائے گا اور زبان بہکنے کا عذر سچا نہ سمجھا جائے گا اھ جب نصف سطر میں اس کی بات نہیں مانی جائے گی تو وہاں کیسے تصدیق جائز ہوگی جب خواب میں اور سارا دن بیداری میں ایسا بکتا رہا، بلکہ یہ شخص تو یقیناً ظالم، زیادتی کرنے والا اور کذاب وجھوٹا ہے، کیا تمہارے علم میں

---

[1] جامع فصولین فصل ۳۸ فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۰

[2] صحیح البخاری کتاب الایمان باب فضل من استبراء لدینه

بارادته غیر تابع للقلب کفرس جموح شدیدة الجموح تحت راکب ضعیف قوی الضعف یرید الیمین والفرس لاتنعطف الا للشمال حتی کلما اراد ردها للیمین لم تاخذ الاذات الشمال حتی تنازع القلب واللسان طول النهار فلم یک الغلبة الا للسان هذا غیر معقول ولامسموع فلاشک انه محکوم علیه بالکفر حکما غیر مدفوع وهل سمعتم باحد یدعی الاسلام و یقول طول النهار فلان رسول الله مکان محمد رسول الله او یقول لابیه یاکلب ابن الکلب یاخنزیر ابن الخنزیر و یکرره من الصباح الی المساء ثم یقول انما کنت اقول یا ابت یاسیدی فینازعنی اللسان و یذهب من الاب والسیدالی الکلب والخنزیر حاش لله ماکان هذا

نہیں اللہ تعالیٰ نے جسم کو ارادۂ دل کے تابع بنا رکھا ہے، حق واضح فرمانے والے ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: سنو جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست رہے تو تمام جسم درست رہتا ہے اگر وہ بگڑ جائے تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے سن لو وہ دل ہے۔ زبان کا قول اس وقت ہی فاسد ہوگا جب اس سے پہلے دل فاسد ہوگا۔ مذکور شخص کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کے منہ میں زباں ایسا حیوان ہے جو اپنے ارادہ میں مستقل ہے دل کے تابع نہیں جیسے کوئی سخت سرکش گھوڑا نہایت ہی کمزور سوار کے تحت ہو وہ اس گھوڑے کو دائیں طرف لے جانا چاہے مگر وہ بے پروا ہو کر بائیں طرف چل پڑے جب بھی اسے وہ دائیں جانب لانے کی کوشش کرے وہ بائیں ہی کو جائے حتی کہ سارا دن دل اور زبان میں جھگڑا رہا اور زباں کو غلبہ حاصل ہوگیا یہ بات ودعوٰی نہایت غیر معقول ہے اور ہرگز قابل سماعت وتوجہ نہیں، اس پر

ولايكون ولن يقبله احدالا مجنون هذا حكم ذالك القائل اماما كتب اليه اشرفعلى فى الجواب فاستحسان منه لذلك الكفر و استحسان الكفر كفر بلا ارتياب وما هو الالماراى فيه من تعظيم نفسه و وصفه بانه رسول الله ذى القوة، والصلاة اليه استقلالا بدل النبى ﷺ و مدحه بالنبوة فابتهج واجاز كل ذلك وجعله تسلية لذلك الهالك ارأيت لوسبه وامه واباه احد طول النهار ثم قال انما كنت اريد بمدحك فلم يطع اللسان فى الخطاب وبقيت تسبك واباك وامك من الصباح حتى توارت بالحجاب هل كان اشرفعلى اواحد من اراذل الناس ولو خصافا اوزبالا اوارذل منهم يقبل هذه المعاذير، و يقول له ان فى هذا التسلية لكم ان الذى

بلاشبہ کفر کا ایسا حکم ہی صادر ہوگا جو نقل نہیں سکتا، کیا تم نے کبھی یہ سنا کوئی شخص اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اور سارا دن محمد رسول اللہ کی بجائے فلاں رسول اللہ کہتا رہے یا اپنے والد کو اے کتے، کتے کے بیٹے یا خنزیر بن خنزیر کہتا رہے اور صبح تا شام اس کی زبان پر یہی جاری رہے، پھر کہے میں تو یہ کہنا چاہتا تھا اے میرے ابا جان، اے میرے سردار، مجھ سے میری زبان جھگڑ پڑی اور اس نے آب اور سردار کی جگہ کلب اور خنزیر کہہ دیا۔ اللہ کی قسم یہ بات ہی غلط ہے، ایسی بات کو دیوانے کے علاوہ کوئی قبول نہیں کرے گا، یہ تو اس قائل کا حکم ہے، رہا معاملہ اشرف علی کا جو اس نے جواب میں لکھا تو اس میں اس کے کفر کی تعریف کی ہے اور بلاشبہ کفر کو اچھا کہنا اور سمجھنا بھی کفر ہوتا ہے کیونکہ مجیب نے اس میں اپنی ذات کی تعظیم ووصف کو سمجھا ہے کہ وہ اللہ کا رسول صاحب قوت ہے اور حضور ﷺ کے بجائے اس پر درود

تحبونه وتسبونه انه لمن ضنضئى الخنازير، كلابل يحرق غيظا و يموت غنظا اويفعل به ما قدر عليه حتى القتل ان وجد سبيلا اليه فالستسلية، ههنا ليس الا لاستخفافه بحمد ﷺ و بمرتبة النبوة والرسالة و ختم النبوة الاعظم. واستحان نسبتها الىٰ نفسه الامارة بالسوء كثيرا. لقد استكبروا فى انفسهم وعتوعتواً كبيراً[1]، فلاريب ان اشرف على و مريده المذكور كلاهما كافر بالرب الغيور، غرتهما الامانى و غرهما بالله الغرور بل اشرف على اشد كفرا واعظم وزرا فان المريد زعم ان مايقوله غلط صريح و باطل قبيح وهذا لم يقبح القول ولاوبخ قائله بل استحسنه وجعله تسلية له. ولكن لاغروفان من

وسلام اور نبوت کے ساتھ مدح کی گئی ہے وہ اس پر خوش ہوا ہے اور ہر ایک کو اس نے اس کی اجازت دی ہے اور اس تباہ و برباد ہونے والے کے لئے اسے تسلی قرار دیا، تم ہی بتاؤ اگر اس تھانوی کو یا اس کی ماں کو یا اس کے والد کو سارا دن گالی دیتا اور پھر کہتا میں تو تمہاری مدح وتعریف کرنا چاہ رہا تھا لیکن زبان نہ مانی وہ صبح سے تجھے، تیرے والد اور تیری ماں کو گالی دیتی رہی تھی حتی کہ شام ہوگئی، کیا اشرف علی یا کوئی سب سے کمینہ اگرچہ وہ موچی، ماشکی یا اور گھٹیا آدمی ہو ان عذروں کو قبول کرے گا اور اسے کہے گا تمہارے لئے اس میں تسلی ہے کہ جس سے تم محبت کرتے ہو اور تم اسے گالی دیتے ہو وہ اصل خنزیر ہے وہ ہرگز نہیں قبول کرے گا بلکہ وہ غیظ میں جل جائے گا غیرت سے مرجائے گا یا وہ کچھ کر گزرے گا جو اس کے بس میں ہو حتی کہ اگر اسے طاقت ہو تو وہ اسے قتل کردے گا

---

[1] القرآن الکریم ۲۱/۲۵

سب رسول الله محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بتلک السبة الفاحشة الماثورة فی السوال عنه، المحکوم علیه لا جلها بالکفر والارتداد من اسیادنا علماء الحرمین الکریمین فبای کفر یتعجب منه واذ کان عنده مثل علم محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالغیب حاصل لکل صبی ومجنون و بهیمة ولاشک اله اعلم عنده من هؤلاء الاخساء الذمیمة فکان بزعمه اعلم واکرم من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحق له ان یدعی النبوة والرسالة لنفسه لا لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کذلک یطبع الله علی کل قلب متکبر جبار ولکن والله ان رب محمد لبالمرصاد ولمن شاقه عذاب النار والله اعلم بما یوعون و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون والله سبحنه وتعالیٰ اعلم.

تو یہاں تسلی دینا فقط رسول اللہ ﷺ کی توہین اور مرتبہ نبوت ورسالت اور خاتم الانبیاء ﷺ کی بے ادبی اور تحقیر پر ہے اور اپنے نفس امارہ جو بکثرت اسے برائی کا حکم دیتا ہے کی طرف نبوت ورسالت کی نسبت کرنے کو پسند کیا۔ بیشک ان لوگوں نے تکبر کیا اور اللہ کے بہت بڑے باغی قرار پائے، بلاشبہ اشرف علی اور اس کا مذکور مرید دونوں رب غیور کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں انہیں ان کی خواہشات نے فریب دیا اور شیطان دھوکہ باز نے انہیں اللہ سے دھوکے میں ڈالا، بلکہ اشرف علی کفر اور جھوٹ کے اعتبار سے اشدو اعظم ہے کیونکہ مرید نے خیال کیا جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ واضح طور پر غلط اور نہایت ہی قبیح و بدتر ہے لیکن یہ اشرف علی نہ تو اس قول کو برا کہہ رہا ہے اور نہ اس کے قائل کو جھڑک رہا ہے بلکہ اسے اچھا جان رہا ہے اور اس کو اس کے لئے تسلی قرار دے رہا ہے مگر اس پر کچھ تعجب نہیں جس نے واضح طور پر نبی اکرم ﷺ کو وہ سب وشتم کیا ہے جس کا تذکرہ سوال میں ہے، جس پر علماء حرمین کریمین نے اسے کافر اور مرتد قرار دیا تو اس سے کس کفر کا تعجب کیا جائے جبکہ اس کے نزدیک تو حضور ﷺ کی طرح علم غیب ہر بچے، مجنون اور چوپائے کو حاصل ہے حالانکہ بلاشبہ اس کا اپنا علم ان برے خسیسوں سے زیادہ ہوا، تو گویا اس کا گمان یہ ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ سے اعلم واکرم ہے لہٰذا اس نے حضور ﷺ کے بجائے اپنے لئے نبوت ورسالت کا دعوی حق جانا، اللہ تعالیٰ ایسے متکبر سرکش لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے، اللہ کی قسم رب محمد بھی ان کی گھات میں ہے اور جس نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اس کے لئے دوزخ کا عذاب ہے، اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو یہ ذہن میں رکھتے ہیں، عنقریب جان لیں گے ظالم یہ کہاں پلٹ جانے والے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

احمد رضا خان

الجراز الدیانی
علی المرتد القادیانی

(سنِ تصنیف: 1921ء / ۱۳۴۰ھ)

تصنیف لطیف

از: امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ
امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

از: امام اہلسنت امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی علیہ الرحمہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلی کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۷۹۔۸۰

از پیلی بھیت مسئولہ شاہ میر خاں قادری رضوی ۳ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت ارسال خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱) آیت کریمہ: والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون شیئا وھم یخلقون ○ اموات غیر احیاء ط وما یشعرون ایان یبعثون ○ (القرآن الکریم ۱۶/۲۰،۲۱) (اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں، مردے ہیں زندہ نہیں، اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنا بریں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارقام فرماتے ہیں۔ (منقول از مشارق الانوار حدیث ۱۱۱۸): لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسْجِدًا[1] ترجمہ: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں

---

[1] صحیح بخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۷

پوچی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہٗ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (القرآن الکریم ۴/۵۹) (پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ ورسول کے حضور رجوع کرو۔ت)

آیات الٰہیہ، احادیث نبویہ ثبوت ممات عیسیٰ علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر ان کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم
شاہ میر خاں قادری رضوی عفرلہ ربہ ساکن پیلی بھیت
۳ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ

الجواب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

(۱) قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال وجواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست وپا زدن ہو۔

قادیانی صدہا وجہ سے منکر ضروریات دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے انکار نزول کیونکر ممتنع ہو گیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت

محض ایک آن کو تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ[۱] ترجمہ: انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ ان کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہو گیا؟ وعدہ وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (القرآن الکریم ۲۱/۹۵) (اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ت)

ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ قال اللہ تعالیٰ: فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط (القرآن الکریم ۲/۲۵۹) (تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کردیا۔ت)

چاروں طائران خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ: ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا (القرآن الکریم ۲/۲۶۰) (پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔ت)

ہاں مشرکین ملاعنہ منکرین بعث اسے محال جانتے ہیں اور دربارۂ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اس قادر مطلق عزجلالہ کو معاذ اللہ صراحۃً عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۱۴ پر یوں کفر بکتا ہے: خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کردیا ہے۔

مشرک وقادیانی دونوں کے رد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے: اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ

---

[۱] مسند ابو یعلٰی مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۴۱۲ موسسہ علوم القرآن بیروت ۳/۳۷۹

بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ (القرآن الکریم ۵۰/۱۵) (تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں۔ ت)

جب صادق ومصدوق ﷺ نے ان کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن وداخل زیرِ قدرت وجائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیفائے اجل کے لئے ہے، اس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانع اعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالیٰ: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (القرآن الکریم ۲/۲۴۳) (اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔ ت) قتادہ نے کہا: اَمَاتَهُمْ عُقُوْبَةً ثُمَّ بُعِثُوْا لِيَتَوَفَّوْا مُدَّةَ اٰجَالِهِمْ وَلَوْ جَاءَتْ اٰجَالُهُمْ مَا بُعِثُوْا. (معنا)[1] (اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کردیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں، اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہوجاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے۔ ت)

(۴) اس وقت حیات ووفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجّال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہلسنّت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ، عیسیٰ رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابن مریم کیونکر ہوسکا؟ قادیانی اس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے

---

[1] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالیٰ الم تر الی الذین الآیۃ المطبعۃ المیمنۃ مصر ۲/ ۳۶۷

پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا، اسے نزولِ عیسیٰ فرمایا گیا اور اس کو ابن مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ: يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (القرآن الکریم ۴/۱۱۵) (مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ ت) کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے مثیل مسیح مراد لینا تحریف نصوص ہے کہ عادتِ یہود ہے، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (القرآن الکریم ۵/۱۳) (اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔ ت) ایسی تاویل گھڑنی نصوصِ شریعت سے استہزاء اور احکام وارشادات کو درہم برہم کردینا ہے، جس جگہ جس شئی کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شئی خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ ملاعنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز وروزہ فرض ہے نہ شراب وزنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶) بفرضِ باطل انہیں برعلم پھر اس سے قادیان کا مرتد رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں، اس کی فضیحتیں، اس کی خباثتیں، اس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل ودین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا؟ اس کے خروار ہزارہا کفریات سے مشتے نمونہ، رسائل ''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب'' و ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان'' و ''نور الفرقان و باب العقائد والکلام'' وغیرہا میں ملاحظہ

ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصاف جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے: قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا○ قَالَ کَذٰلِکِ ۚ قَالَ رَبُّکِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا ۚ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا. (القرآن الکریم ۱۹/۲۰، ۲۱) (بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ امر ٹھہر چکا ہے۔ت) انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا: فَنَادٰھَا مِنْ تَحْتِھَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّکِ تَحْتَکِ سَرِیًّا، الآیۃ۔ (القرآن الکریم ۱۹/۲۴) تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہادی ہے۔ علی قراءۃ من تحتھا بالفتح فیھما وتفسیرہ بالمسیح علیہ الصلوۃ والسلام (معنًا)[1] (ترجمہ: اس قرأت پر جس میں مَنْ کی میم مفتوح اور تَحْتَھَاکی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

انہوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی۔ یکلم الناس فی المھد

---

[1] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالٰی فناداھا من تحتھا المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۱۶/۴۵

وکہلا (القرآن الکریم ۳/۴۶) (لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں۔ت)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی، قال انی عبداللہ اتنی الکتٰب وجعلنی نبیا (القرآن الکریم ۱۹/۳۰) ترجمہ: بچے نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں۔ وجعلنی مبٰرکا این ماکنت (القرآن الکریم ۱۹/۳۱) (اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ت) برخلاف کفر طاغیہ، قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کردیا۔

انہیں اپنے غیبوں پر مسلط کیا، علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا○ الا من ارتضی من رسولٍ۔ (القرآن الکریم ۷۲/۲۶، ۲۷) (غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ت) جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب ان پر آئینہ تھا۔ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم (القرآن الکریم ۳/۴۹) (اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ت)

انہیں توراتِ مقدس کے بعض احکام کا ناسخ کیا، ومصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ولاُحل لکم بعض الذی حُرّم علیکم (القرآن الکریم ۳/۵۰) (اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ت)

انہیں قدرت دی کہ مادر زاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے، وتبرئ

الاکمہ والابرص باذنی (القرآن الکریم ۵/۱۱۰) (اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔ت)

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے، واذ تخرج الموتیٰ باذنی (القرآن الکریم ۵/۱۱۰) واُحی الموتیٰ باذن اللہ (القرآن الکریم ۳/۴۹) (اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ت)

ان پر اپنے وصفِ خالقیت کا پرتو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا، واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیراً باذنی (القرآن الکریم ۵/۱۱۰) (اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔ت)

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیل مسیح ہوگیا؟

اخیر کی چار یعنی مادرزاد اندھے اور ابرص کو شفا دینا، مردے جلانا، مٹی کی مورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بنتا ہے ان میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم، لہٰذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا (القرآن الکریم ۸/۳۱) ترجمہ: اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے۔ ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے، الا لعنۃ اللہ علی الکٰفرین۔

قادیانی خذلہ اللہ کے ازالۂ اوہام ص ۳، ۴، ۵ و نوٹ آخر میں ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۶۴ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول: ملعون ازالہ ص ۳: احیاءِ جسمانی کچھ چیز نہیں۔ ملعون ازالہ ص ۴: کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ ملعون ازالہ ص ۱۵۱[1]: شعبدہ بازی اور دراصل بے سود، عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہوجاتی ہے، بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں، یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں، سلب امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلب امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے، یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ ہے جو اپنے تئیں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے، مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک نمودار ہوجاتی تھی، مسیح کے معجزات اس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا، بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھو، ان ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور

---

[1] ازالۂ اوہام، مطبع ریاض الہند ص ۱۲۱۔۱۲۳

وہ کونسی تکذیب ہے جو آیت قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس (۳۳) کفر ہیں۔

بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحب معجزات و آیات بینات، اور یہ مردود و مطرود و مرتد و مورد آفت، اور خود اس کے نزدیک یوں کہ معاذاللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکمے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت۔ ت)

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعم ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء ص ۴: مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحیٰی) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحیٰی کا نام حصور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔[1]

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷: آپ (یعنی عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیز گار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۶: حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔ ص ۷: آپ کے ہاتھ میں سوا مکروفریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں

---

[1] دافع البلاء، مطبع ضیاء الاسلام، قادیان ص ۶۔ ۵

آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک تحیلۂ باطلۂ مناظرہ خود ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے، اللہ ﷻ کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کردیا۔ یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا، غرض تیس سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کرلے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بدچلن، بدمعاش، فریبی، مکار، زنانے خیال والا، کٹیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چیلہ، کنجریوں کی اولاد، کسبیوں کا جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہوم و مزعوم ہے، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات و حیات مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عبث بحث، کیسی تضییع وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل و پادر ہوا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے، ایسی مہمل عیاریوں کیا دیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ دُرشت۔ پہلے قادیانی کے کفر اٹھوا دیا اسے کا فرمان

کرتو بہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سنی المذہب سے جواب شبہات گزارش کرتے ہیں، وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

شبہ اوّل: آیۂ کریمہ والذین یدعون من دُون اللہ الایۃ۔

اقول اولاً: یہ شبہ مرتدانِ حال نے کافرانِ ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیۂ کریمہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون (القرآن الکریم ۲۱/۹۸) نازل ہوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسٰی اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب ﷻ نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔ اِنَّ الذین سبقت لھم منّا الحسنٰی اولٰئک عنھا مُبعدون o لا یسمعون حسیسھا۔ (القرآن الکریم ۲۱/۱۰۱، ۱۰۲) ترجمہ: بیشک وہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے۔ قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔ ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وطبرانی وابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: لمّا نزلت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون فقال المشرکون الملٰئکۃ وعیسٰی وعزیرٌ یُعبدون من دون اللہ فنزلت ان الذین سبقت لھم منّا الحسنٰی اولٰئک عنھا مُبعدون، جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ (الایۃ) تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالٰی

---

[1] المستدرک کتاب التفسیر تفسیر سورۃ انبیاء دارالفکر بیروت ۲/۳۸۵

کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقت (الایۃ) بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

ثانیاً: یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ یقیناً مشرکین ہیں اور قرآنِ عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا، ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرکہ سے باطل، ان کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا، اُن کا مردار، قال اللہ تعالٰی: لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین منفکین حتّٰی تاتیھم البیّنۃ (القرآن الکریم ۹۸/۱) (کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے۔ت) وقال اللہ تعالٰی: ان الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین فی نار جھنّم خٰلدین فیھا اولٰئک ھم شرّ البریّۃ (القرآن الکریم ۹۸/۶) ترجمہ: بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ وقال اللہ تعالٰی: ما یودّ الذین کفروا من اھل الکتٰب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم (القرآن الکریم ۲/۱۰۵) (وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔ت) وقال اللہ تعالٰی: لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودّۃ للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصارٰی (القرآن الکریم ۵/۸۲) ترجمہ: ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بیشک ہم نصارٰی ہیں۔ وقال اللہ تعالٰی: الیوم احل لکم الطیّبٰت وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم (القرآن الکریم ۵/۵)

(آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔ ت) ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن (القرآن الکریم ۲/۲۲۱) (اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہوجائیں۔ ت)

جب قرآن عظیم یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ میں نصارٰی کو داخل نہیں فرماتا اس اَلَّذِیْنَ میں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کیونکر داخل ہوسکیں گے؟

ثالثًا: سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قُرّاءِ سبعہ کی قرأت تَدْعُوْنَ بہ تائے خطاب، تو بُت پرست ہی مراد ہیں اور اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اَصْنَامٌ (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بُت ہیں۔ ت)

رابعًا: خود آیۂ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء عمومًا اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والتسلیم خصوصًا مراد نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ (القرآن الکریم ۱۶/۲۱) (مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہٰذا ارشاد ہوا غَیْرُ اَحْیَآءٍ یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نِرے جماد ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے، تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے: حیث کان بعض الاموات ممّا یعتریہ الحیاۃ سابقا اولا حقا کا جساد الحیوان والنطف التی ینشئھا اللہ تعالٰی حیوانا احترز عن ذلک فقیل غیر احیآءٍ ای لا یعتریھا الحیوۃ اصلا فھی اموات علی الاطلاق[1] ترجمہ: بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالٰی مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء

---

[1] ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) آیۃ ۱۶/۲۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۰۶

یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہٰذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔

خامسًا: رب ﷻ فرماتا ہے: ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ط بل احیاء عند ربھم یرزقون ۝ فرحین بما اٰتھم اللہ من فضلہ (القرآن الکریم ۳/۱۶۹) ترجمہ: خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔ اور فرماتا ہے: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ (القرآن الکریم ۲/۱۵۴)

ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔

محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مردے کے سمجھے جائیں، یقینًا قطعًا ایمانًا وہ اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ (زندہ ہیں مردہ نہیں۔ ت) ہیں نہ کہ عیاذًا باللہ امواتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ (مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) جس وعدۂ الٰہیہ کی تصدیق کے لئے ان کو عروضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعًا شہداء کو بھی لازم ہے۔ کلّ نفس ذائقۃ الموت (القرآن الکریم ۲۱/۳۵) (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ت)

پھر جب یہ اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں وہ یقینًا ان سے لاکھوں درجے زائد اَحْیَاءٌ غَیْرُ امواتٍ ہیں نہ کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ۔

سادسًا: آیۂ کریمہ میں وَھُمْ قَدْ خُلِقُوْا بصیغۂ ماضی نہیں بلکہ وَھُمْ یُخْلَقُوْنَ (القرآن الکریم ۱۶/۲۰) بصیغۂ مضارع ہے کہ دلیل تجدد واستمرار ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے بنائے گھڑے جائیں گے، یہ یقینًا بُت ہیں۔

سابعًا: آیۂ کریمہ میں ان سے کسی چیز کی خلق کا سلب کُلّی فرمایا کہ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا (وہ کوئی چیز نہیں بناتے۔ ت) اور قرآن عظیم نے عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی

خلق ثابت فرمائی، وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ ۔ (القرآن الکریم ۵/۱۱۰) (اور جب تو مٹی سے پرند کی مورت بناتا۔ ت) اور ایجاب جزئی نقیض سلب کلی ہے تو عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام پر صادق نہیں، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اَمْوَاتٌ قضیہ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ، بر تقدیر ثانی یقیناً انس وجن وملک سے کوئی مراد نہیں ہوسکتا کہ ان کیلئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، بر تقدیر اول قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسٰی وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہوچکی، ورنہ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مرچکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔ تفسیر انوار التنزیل میں ہے: (اَمْوَاتٌ) حالاً او مآلاً غيرُ احياءٍ بالذّاتِ ليتناول كلَّ معبودٍ[1] (مردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو۔ ت) تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے: فالمراد مالا حيوة له سواءٌ كان له حيوة ثم مات كعزير او سيموت كعيسیٰ والملئكة عليهم السلام اوليس من شانه الحيوة كالاصنام[2] ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسٰی وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام۔ منکرین دیکھیں کہ ان کا شبہ ہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔

شبہ دوم: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى[3] ترجمہ: اللہ تعالٰی یہود ونصارٰی پر لعنت فرمائے۔ اقول وَالْمِرْزَائِيَّةُ لَعَنَهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)

اوّلاً: اَنْبِيَآئِهِمْ میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسٰی سے یحیٰی علیہما الصلوۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود ونصارٰی سب نے مسجد کرلیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے، جس طرح وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ (القرآن الکریم ۴/۱۵۵) (انہوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا۔ ت) میں اضافت ولام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے، قال اللہ تعالٰی: ففريقا كذبتم وفريقا تقتلون (القرآن الکریم ۲/۸۷) (انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ ت) اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا داخل کرلینا ادّعائے باطل ومردود ہے، یہود کے سب انبیاء نصارٰی کے بھی انبیاء تھے، یہود ونصارٰی کا ان میں بعض قبور کریمہ کو (مسجد بنالینا) صدق حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کرکے کہ نصارٰی کے انبیاء کہاں ہیں، ان کے تو صرف ایک عیسٰی نبی تھے ان کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو بتوفیقہ تعالٰی ہم نے ذکر کیا کہ: او المراد بالاتخاذ اعم من ان يكون ابتداعا او اتباعا فاليهود ابتدعت والنصارى اتبعت ولا ريب ان النصارى تعظم قبور كثير من الانبياء الذين تعظمهم اليهود[1] ترجمہ: انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداءً ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصارٰی بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

---

[1] انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) آیۃ ۱۶/۲۱ مصطفی البابی مصر ۱/۲۷۰

[2] عنایۃ القاضی حاشیۃ الشہاب علی تفسیر البیضاوی آیۃ ۱۶/۲۱ دار صادر بیروت ۵/۳۲۲

[3] صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۷

[1] فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۲۲

ثانیاً: امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصارٰی اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہٰذا صحیح بخاری حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں دربارۂ قبور انبیاء تنہا یہود کا نام ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد[1] ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔ اور صحیح بخاری حدیث اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میں جہاں تنہا نصارٰی کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اولئک قوم اذا مات فیھم العبد الصالح اوالرجل الصالح بنوا علٰی قبرہ مسجداً وصَوَّرُوْا فیہ تلک الصُّوَر[2] رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نصارٰی وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔ اور صحیح مسلم حدیث جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ میں یہود و نصارٰی دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ: سمعت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال الاوان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیآئھم وصالحیھم مساجد[3] ترجمہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے۔ ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاح ہوتا ہے۔

ثالثاً: اقول چالاکی بھی سمجھئے! یہ فقط قبر عیسٰی ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر

---

[1] صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۶۲

[2] صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۶۲

[3] صحیح مسلم کتاب المساجد، باب النھی عن بناء المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۰۱

ہے، قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح، اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان وقادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہوگیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالۂ اوہام ص ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالٰی: کذبت قوم نوح ن المرسلین (القرآن الکریم ۲۶/ ۱۰۵) (نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ ت) تو اس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں[1] تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دولاکھ[3] چوبیس ہزار[2] ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندارج کفر

---

[1] کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم والبیھقی وغیرھم عن ابی ذر وھؤلاء وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم ۱۲ منہ غفرلہ (م) (جیسا کہ احمد ابن حبان، حاکم بیہقی وغیرہم نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نیز انہوں نے اور ابن ابی حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ۱۲ منہ غفرلہ۔ ت)

[2] کما فی روایۃ علٰی ما فی شرح عقائد النسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیھا ۱۲ منہ غفرلہ (م) (جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الحفاظ نے فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا ۱۲ منہ)

[3] مسند احمد بن حنبل، حدیث ابو امامۃ الباھلی، دارالفکر بیروت، ۵/ ۲۶۶

[4] شرح عقائد النسفی دار اشاعۃ العربیۃ قندھار، افغانستان ص ۱۰۱

میں اور ترقی معکوس کر کے اسفل سافلین پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنے گھڑے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی قبر کو مسجد کرلیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے، نصاریٰ ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اسے مسجد کرلینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفیٰ ﷺ (کے دشمنوں) نے (خاک بدہن ملعونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے چھکے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاریٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کرلیا جس کا مصطفیٰ ﷺ نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ ﷺ کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور: ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا (القرآن الکریم ۳۳/۵۷) (بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ت) کی گہرائی میں پڑے الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین، کیوں، حدیث سے موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟ کذلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ○ (القرآن الکریم ۶۸/۳۳) (مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ت) (واللہ تعالیٰ اعلم)

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

حجۃ الاسلام شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد حامد رضا خان قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

○ حالاتِ زندگی

○ ردِ قادیانیت

حالات زندگی

ولادت باسعادت:

رئیس العلماء، تاج الاذکیاء، حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ حامد رضا خاں کی ولادت شریف ماہ ربیع الاول میں مرکز اہلسنّت بریلی شریف کی سرزمین پر ہوئی۔ آپ امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے فرزند اکبر ہیں۔

تحصیل علم، بیعت و خلافت:

حجۃ الاسلام نے جملہ علوم وفنون اپنے والد ماجد سے پڑھے اور انیس سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کو شرف بیعت وخلافت نور العارفین سیدی ابوالحسین احمد نوری نور اللہ مرقدہ سے حاصل ہے۔ اور والد ماجد امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ سے بھی آپ کو خلافت واجازت حاصل تھی۔

فضائل:

آپ امام اہلسنّت اور حضرت نور العارفین کے فیوض وبرکات کے مجمع البحرین تھے جو چرخ دنیائے ولایت وفقاہت پر نیر تاباں کی طرح نور بار ہوئے۔ آپ کا چہرہ اقدس مہبط انوار ربانی تھا۔ ہزاروں غیر مسلم صرف آپ کی زیارت سے ہی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ فصاحت وبلاغت میں ایسا ملکہ تھا کہ حاضری حرمین شریفین کے موقع پر حضرت شیخ سید الحسن دباغ اور سید مالکی ترکی نے ان الفاظ میں خراج تحسین فرمایا کہ:

> ''ہم نے ہندوستان کے اطراف واکناف میں حجۃ الاسلام
> جیسا فصیح وبلیغ نہیں دیکھا''

استقامت و اعلاء کلمۂ حق:

آپ اپنے دور کے بے نظیر مدرس، ولی کامل، فقیہ اکبر تھے۔ مصروفیات سے اگر چند لمحات کی فرصت بھی میسر آتی تو ذکر الٰہی اور درود شریف میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے جسم اقدس پر ایک پھوڑا ہو گیا جس کا آپریشن ناگزیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا انجکشن لگانا چاہا تو یہ کہہ کر منع فرمایا کہ ''نشہ والا ٹیکہ میں نہیں لگواؤں گا۔'' اللہ اکبر، استقامت کا یہ عالم تھا کہ آپریشن کے دو تین گھنٹہ کے دورانیے میں حضرت درود شریف کا ورد کرتے رہے اور ایک سسکی بھی آپ کے لبوں سے نہ نکلی آپ کی استقامت کو دیکھ کر ڈاکٹر بھی ششدر رہ گئے۔

شدھی تحریک نے سرزمین ہند میں ایک بہت بڑا فتنہ بپا کیا اس کا مشن یہ تھا کہ یہاں کے مسلمانوں کو ہندو بنا دیا جائے اور اس مقصد کے لیے سرمایہ دار ہندوؤں اور تمام اسلام مخالف قوتوں نے جانی اور مالی طور پر ان کی مدد بھی کی۔ لیکن حجۃ الاسلام نے ایسے عالم میں اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر جگہ جگہ دورے کر کے امت مسلمہ کو بیدار فرمایا اور اس انداز سے جدوجہد فرمائی کہ یہ تحریک اپنے مقصد میں ناکام ہو گئی۔ غرض قادیانی، رافضی، وہابی فتنہ ہو یا ہندو اور عیسائیوں کا اسلام پر حملہ آپ نے سب کی سرکوبی فرمائی۔

خلفاء و تلامذہ:

حضرت حجۃ الاسلام کے خلفاء اور تلامذہ کی فہرست طویل ہے ان میں سے چند مشاہیر یہ ہیں۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائلپوری، حضرت مجاہد ملت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین صاحب، شیر بیشہ اہلسنّت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب، مفسر اعظم ہند حضرت ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب، حضرت حماد رضا خاں، شیخ الحدیث حضرت مولانا احسان علی صاحب فیض پوری، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری، علامہ مولانا حضرت مفتی تقدس علی خاں،

شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اولاد امجاد:

حضرت حجۃ الاسلام کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادوں کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خاں صاحب (۲) حضرت علامہ حماد رضا خان صاحب۔

وصال:

وہ لوگ بہت ہی ذی شان ہوتے ہیں جن کی سانسیں ذکر الٰہی میں ہی منقطع ہوتی ہیں۔ حضرت حجۃ الاسلام بھی ایسی ایک منفرد ہستی کے حامل تھے جن کی ساری زندگی یاد الٰہی میں صرف ہوئی، جن کے دیدار سے ہی ہزاروں لاکھوں غیر مسلم دولت ایمانی سے مالا مال ہوئے۔ اور جب ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء کو اس دنیا سے پردہ فرمایا تو حالت نماز دوران تشہد رب کی کبریائی اور رسالت حبیب ﷺ کی گواہی دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ بقول امام حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ!

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی　　جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

آپ کے مرید خلیفہ خاص حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد لائلپوری صاحب نور اللہ مرقدہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور امام اہلسنّت کے قرب میں تدفین ہوئی جہاں آج بھی آپ کی قبر اقدس مرجع خلائق ہے۔ باری تعالیٰ ہمیں بھی حجۃ الاسلام کا فیضان نصیب کرے۔

تصانیف

۱۔ الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی

۲۔ حاشیہ کنز المصلی مصنفہ مولانا سید پرورش علی سہوانی

۳۔ اجلی انوار الرضا

۴۔ ترجمہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ

ردِ قادیانیت

حجۃ الاسلام کی خدمت اقدس میں یعقوب علی خان نامی پولیس کلرک نے ۱۵؍رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو سرساوہ ضلع سہارنپور یوپی سے ''حیات مسیح'' سے متعلق سوال کیا اور ساتھ ہی نزول عیسیٰ علیہ السلام وخروج دجال سے متعلق بھی دریافت کیا۔ حضرت حجۃ الاسلام نے ۲۲؍رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو اس کا مفصل تحریری جواب مکمل فرما کر اس کا تاریخی نام ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' تجویز فرمایا۔ اس مدلل جواب میں آپ نے پانچ مقدمات و پانچ تنبیہات میں نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ۴۳، احادیث مبارکہ سے استدلال فرمایا جبکہ رفع عیسیٰ پر قرآن مجید احادیث مبارکہ واقوال مفسرین بمعہ حوالہ جات کے پیش فرمائے ساتھ ہی دلائل عقلیہ سے بھی ان ابحاث کو خوب بسط سے ثابت فرمایا۔

اس رسالے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد امام اہلسنّت امام احمد رضا محدث بریلوی کی تین اہم کتب کا تذکرہ بھی فرمایا۔

اس رسالے کے مطالعہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کے علم و مطالعہ میں قادیانی دجال کی اکثر کتب تھیں اور آپ اس فتنے سے بخوبی واقف تھے آپ نے اس کے تمام دلائل کو تار عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالۂ مبارکہ '''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب'' ۱۳۲۰ھ میں اپنے لخت جگر کے اس رسالے کے متعلق یوں ارشاد فرماتے ہیں ''فقیر کو بھی اس دعوی سے اتفاق ہے مرزا کہ مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال، پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد الاعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد (حفظہ اللہ تعالیٰ) نے لکھا اور بنام تاریخی ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' مسمّٰی کیا۔

یہ رسالہ فتاوی حامدیہ سے لیا گیا ہے۔ ترجمہ میں لفظ فاروقی سے مراد مولانا محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی صاحب ہیں۔

محمد امین قادری حنفی

الصَّارِمُ الرَّبَّانِی
عَلیٰ اسرافِ القادیانی

(سن تصنیف: 1898ء / ۱۳۱۵ھ)

تصنیفِ لطیف

حجۃ الاسلام شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد حامد رضا خان قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

حضرت علامہ مولانا حسن رضا خان قادری حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل،
ہمیں گل سے بہتر ہے خار مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبار مدینہ

جدھر دیکھئے باغ جنت کھلا ہے
نظر میں گل سے بہتر ہے خار مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوار مدینہ

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تاجدار مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسن افتخار مدینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

مسئلہ: از سرساوہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلرک پولیس ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ قبلہ وکعبہ ام مدظلہ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت کہ اس قصبہ سرساوہ میں ایک شخص جو اپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا ہے۔ پرسوں اس نے ایک عبارت پیش کی جس کا مضمون ذیل میں تحریر کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہوں گا اور درصورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہے گا اور وہ اپنی راہ پر لے آوے گا زیادہ آداب۔

تحریر یہ ہے

ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں اب میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے بس اس بارے میں ایک آیت قطعیۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ یا کوئی حدیث مرفوع متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری ذی حیات جسمانی آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ آسمان سے رجوع کریں گے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوں گے یا ان کو خدا تعالیٰ اس عہدہ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنا دے گا تو پہلے تو کوئی آیت بشروط متذکرہ بالا ہونی چاہیے اور بعد اس کے کوئی حدیث تا کہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت

ہوا کہیں لفظ حیات ہو خواہ کسی صیغے سے ہو یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفیک وفلما توفیتنی دو آیات پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا ﷺ وابن عباس سے پیش کرتے ہیں اور سند میں صحیح بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں۔ اب آپ ان آیتوں کے ترجمے جو کسی صحابی یا رسول اللہ ﷺ سے منقول ہوں اور صحیح بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمایئے اور دونوں طرف روایتیں ہر قسم کی موجود ہیں ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی آیت اور نہیں ہے تو وجہ فقط بینوا و توجروا۔

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین کذبوا بایتنا و استکبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء الحمد لله الذی خلق عبده وابن امته عیسٰی بن مریم رسول الله بکلمة منه وجعله فی البدء مبشراً برسول یاتی من بعده اسمه احمد وفی الختم ناصراً لملته اماماً من امته نائباً عنه صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہ وعلیٰ سائر انبیائہ و کل محبوب لدیه وعلینا بهم الی یوم الدین آمین آمین یارب العلمین، قال الفقیر محمد المدعو بحامد رضا القادری البریلوی غفر اللہ تعالیٰ لہ واورده من مناهل المنی کل موردروی. اللهم هدایة الحق والصواب

الجواب:

برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالیٰ عن شرور المفسدین حفظ ناموس و حفظ جان و حفظ جسم و حفظ مال میں سب مومن و کافر ہمیشہ ساعی و سرگرم رہتے ہیں اللہ عزوجل کو یاد کرکے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجئے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی گوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجئے اور انہیں میزان عقل وانصاف میں تول کر حق وناحق کی تمیز کیجئے فضل الٰہی عزوجل سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائے گی اور شب ضلالت کی ظلمت دھواں ہوکر اڑ جائے گی۔ مخالف اگر بر سر انصاف آئے فھو المراد ورنہ آپ تو بعنایت الٰہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائیں گے وباللہ التوفیق۔ میں پیش از جواب چند مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لائح واللہ المعین وبہ نستعین۔

مقدمۂ اولیٰ:

مسلمانو! میں پہلے تمہیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید وحدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شی جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو مگر ساتھ ہی فرما دیا وما یعقلها الا العلمون اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔ اسی لیے فرماتا ہے فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں۔ نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرما دیا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم اے نبی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لیے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرما دے اس چیز کی جو ان کی طرف اتاری گئی۔ اللہ اللہ قرآن عظیم کے لطائف ونکات منتہی نہ ہوں گے۔ ان دو آیتوں کے اتصال

سے رب العلمین نے ترتیب وار سلسلہ فہم کلام الٰہی کا منتظم فرما دیا کہ اے جاہلو تم کلام علماء کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ غرض ہم پر تقلید ائمہ واجب فرمائی اور ائمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن و للہ الحجۃ البالغۃ والحمد للہ رب العلمین امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ میں اس معنی کو جابجا بتفصیل تام بیان فرمایا از انجملہ فرماتے ہیں۔ لولا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصل بشریعتہ ما اجمل فی القران بقی القران علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتھدین لولم یفصلوا ما اجمل فی السنۃ لبقیت السنۃ علی اجمالھا وھکذا الی عصر نا ھذا پس اگر رسول اللہ ﷺ اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یوں ہی مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یوں ہی مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام ائمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اسے سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلہ ہدایت رب العزۃ کا قائم فرمایا ہوا ہے جو اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے اسی لیے قرآن عظیم کی نسبت ارشاد فرمایا یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا اللہ تعالیٰ اسی قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا اور بہتیروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔ جو سلسلے سے چلتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اوندھی سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہ ضلالت میں گرتے ہیں اسی لیے امیر المومنین عمر فاروق اعظم ؓ فرماتے ہیں سیاتی ناس یجادلونکم بشبھات القران فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑیں گے تم انہیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں رواہ الدارمی ونصرا لمقدسی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی زمنین فی اصول السنۃ والدار قطنی والاصبھانی فی الحجۃ وابن النجار اسی لیے امام سفیان بن عیینہ ؒ فرماتے ہیں الحدیث مضلۃ الا للفقھاء حدیث گمراہ کردینے والی ہے علاوہ ائمہ مجتہدین کے۔ تو وجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے جس کی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ مجتہدین نے کر دکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن وحدیث سے اخذ کرنا چاہے بہکے گا۔ گرے گا۔ اور جو حدیث چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وادیٔ ضلالت میں پیاسا مرے گا تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوح دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن وحدیث چاہیے جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتا سنو ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ لو کہ یہ بددین دین خدا کا بدخواہ ہے پہلا فرقہ قرآن عظیم کی پہلی آیت فسئلوا اھل الذکر کا مخالف متکبر ہے اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی دوسری آیت لتبین للناس ما نزل الیھم کا منکر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے فرقہ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہے رواہ ابوداؤد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما اور دوسرے طائفہ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل۔ خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت

پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ ﷺ نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی رواه الائمة احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن المقدام بن معد یکرب و نحوه عندهم ما خلا الدارمی وعند البیهقی فی الدلائل عن ابی رافع وعند ابی داؤد عن العرباض بن ساریة رضی اللہ تعالیٰ عنهم رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق اس زمانہ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بے فکرے نیچری حضرات تھے جنہوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کر دیا اور بزور زبان صرف قرآن عظیم پر دارومدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن ان کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الٰہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اس کے معنی گڑھنا۔ اب دوسرے یہ حضرات نئے فیشن کے مسیحی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں، حضور کی روشن حدیثیں ان کے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں اسی لیے اپنی بگڑتی بنانے کو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگا لینے کی گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اس میں این وآں نکالیں تم ائمہ کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آکر حق وباطل صاف کھل جائے گا اور ان گمراہوں کا اڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے دھل جائے گا اور اس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے کانهم حمر مستفرة فرت من قسورة اول تو حدیثوں ہی کے آگے انہیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور

وہاں کچھ چون وچرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دیں گے کہ پھر انہیں یہی کہتے بن آئیگی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ ان کا امام ابلیس لعین ہے جو انہیں لیے پھرتا ہے اور قرآن وحدیث وائمہ کے ارشادات پر نہیں جمنے دیتا ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم یہ نفیس وجلیل فائدہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئے گا۔ اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائے گا کیف لا وانه من زواهر جواهر افادات سیدنا الوالد العلام مقدام المحققین الاعلام مدظله العالی الی یوم القیام فی کتابه المستطاب "البارقة الشارقة علیٰ مارقة المشارقة" والحمد للہ رب العلمین.

مقدمہ ثانیہ:

مانی ہوئی باتیں چار قسم ہوتی ہیں:

اول: ضروریات دین جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضحة الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبے کی گنجائش نہ تاویل کو راہ۔

دوم: ضروریات مذہب اہل سنت وجماعت، جن کا منکر گمراہ وبد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو۔

سوم: ثابتات محکمہ، جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی وآثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی جب کہ اس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح ومضمحل کر دے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم وجمہور علما سند وانی فان ید اللہ علی الجماعة۔

چہارم: ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے ان کے لیے ایسی دلیل ظنی بھی

کافی جس نے جانب خلاف کے لیے بھی گنجائش رکھی ہو۔

ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بیوقوف ہے یا مکار فیلسوف ع

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد   گر فرق مراتب نکنی زندیقی

اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں حتیٰ کہ مرتبہ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح ان کا ذکر آیات و احادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن و حدیث میں اللہ عزوجل کے علم و احاطہ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان و امتناع کی بحث کہیں نہیں پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب و الشہادہ ہے کوئی ذرہ اس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاش لِلّٰہ ضرور کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح صریح قرآن و حدیث میں ضرور نہیں تو ان سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مرچڑا پن کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانیں گے نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔ اس کی نظیر یوں سمجھنا چاہیے کہ کوئی کہے فلاں بیگ کا باپ قوم کا مرزا تھا زید کہے اس کا ثبوت کیا ہے ہمیں قرآن میں لکھا دکھاؤ کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانیں گے کہ قرآن کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے ایسے سفیہ کو مجنون سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے شرع میں نسب شہرت و تسامع سے ثابت ہو جاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور یا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھاؤ کہ ان کی رحلت ہو چکی سلم علیہ یوم ولد ویوم یموت فرمایا ہے مات یحییٰ کہیں نہیں آیا تو

اس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت و حیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص یحییٰ و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے انتقال و زندگی کا ذکر ضرور ہوتا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیاء ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا ومنھم من لم نقصص علیک بہت انبیاء وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیاء کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے ان کی نبوت معاذ اللہ باطل نہیں ٹھہر سکتی یوں ہی موت یحییٰ یا حیات عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہ فرمانے سے ان کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہو سکتی عقل و انصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہو گئی اور جنون و تعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

مقدمہ ثالثہ:

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا بار ثبوت اسی کے ذمہ ہوتا ہے آپ اپنے دعویٰ کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل و مجنون کہلاتا ہے یا مکار پرفنون وھذا ظاھر جدا.

مقدمہ رابعہ:

جو جس بات کا مدعی ہو اس سے اس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اس کے خصم کو مضر نہیں ایسی بات میں اس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا کھیلنا ہوتا ہے مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے ان کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائے گا کہ اگر ان کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہوا کیا ان کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو

اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں منہ ڈال کر الگ بیٹھے۔

مقدمہ خامسہ:

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اس کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ج قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ج فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ط فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ لا قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ٥ یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر بولا کہاں جلائے گا اسے اللہ بعد اس کی موت کے سو اسے موت دی اللہ نے سو برس پھر اسے زندہ کیا اور فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا بولا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں ٹھہرا سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو (جو دو روز میں بگڑ جانے کی چیز تھے وہ اب تک) نہ بگڑے اور دیکھ اپنے گدھے کو (جس کی ہڈیاں تک گل گئیں) اور تاکہ ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لئے (کہ اللہ تعالیٰ یوں مردوں کو جلاتا ہے) اور دیکھ ان ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر انہیں اٹھاتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ سب اس کے لیے ظاہر ہوگیا۔ (اور اس کی آنکھوں کے سامنے ہم نے اس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پہنا کر زندہ کردیا) بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ اس کے بعد رب جل و علا نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے رب سے عرض کی مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ حکم ہوا چار پرند اپنے اوپر ہلا لے پھر انہیں ذبح کر کے متفرق پہاڑوں پر ان کے اجزا رکھ دے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ

والتسلیم نے ایسا ہی کیا ان کے پر اور خون اور گوشت قیمہ قیمہ کر کے سب خلط ملط کیے اور اس مجموع مخلوط کے حصے کر کے متفرق پہاڑوں پر رکھے حکم ہوا اب انہیں بلا تیرے پاس دوڑتے چلے آئینگے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بیچ میں کھڑے ہو کر آواز دی۔ ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اڑ کر ہوا میں باہم ملتا اور پورا پرند بن کر زندہ ہو کر ان کے پاس دوڑتا آرہا ہے تو جب پرند چند مر کر دنیا میں پھر پلٹے اور عزیر یا ارمیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لا کر ہادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالفرض انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ ان کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہو سکتا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اس کے کلام کو حق یقینی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود ان کے زعم میں نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ ان کے خود ساختہ نیچر کے خلاف دم نہیں مار سکتا جو بات ان کی ناقص عقل معمولی قیاس سے باہر ہے کیا مجال کہ ان کا خدا کر سکے ان کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات معاذ اللہ سب بناوٹ کی کہانیاں ہیں کہ گڑھ گڑھ کر من سمجھوتے کو بنائی گئی ہیں تعالیٰ اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا۔ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ٥ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ٥ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ٥ اب فقیر غفرلہ المولی القدیر ان مقدمات خمس سے منکرین شمس کے حواس خمسہ درست کر کے بتوفیق اللہ تعالیٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اول:

سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی نبینا الکریم وعلیہ وسائر الانبیاء وبارک وسلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں۔

مسئلہ اولیٰ:

یہ کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیے گئے بلکہ ان کے رب جل و علا نے انہیں مکر یہود عنود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود ملاعنہ نے ان کے دھوکے میں اسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر اس کی دلیل قطعی رب العزۃ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بڑا بہتان اٹھانے اور ان کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی دی بلکہ اس کی صورت کا دوسرا بنا دیا گیا ان کے لیے اور بیشک وہ جو اس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اس سے شک میں ہیں انہیں خود بھی اس کے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے ہولینا اور بالیقین انہوں نے اسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور نہیں اہل کتاب سے کوئی مگر یہ کہ ضرور ایمان لانے والا ہے عیسیٰ پر اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہی دے گا۔ اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچری کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساختہ نیچر کی سمجھ سے دور ہے کہ

آدمی سلامت آسمان پر اٹھالیا جائے اور اس کی صورت کا دوسرا بن جائے اس کے دھوکے میں سولی پائے مگر ختم الٰہی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اس عبداللہ و رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ، اللہ و ابن اللہ مان کر پھر باتباع یہود اسی کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے انہیں سولی دیدی۔ قتل کیا نہ ان کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ خدا جسے آدمی سولی دیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ ثانیہ:

اس جناب رفعت قباب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب قیامت آسمان سے اتر کر دنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا دین محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد کرنا یہ مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب اہلسنت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر بدمذہب فاجر اس کی دلیل احادیث متواترہ و اجماع اہل حق ہے ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حدیث اول:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم کیسا حال ہوگا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ یعنی اس وقت کی تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اتریں تم میں رہیں تمہارے معین و یاور بنیں اور تمہارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

حدیث دوم:

نیز صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں انہیں سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما

عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لایقبله احد حتی یکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا و ما فیها ثم یقول ابو هریرة فاقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتب الا لیؤ منن به قبل موته قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں پس صلیب کو توڑ دیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یہ حدیث بیان کر کے ابو ہریرہؓ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

حدیث سوم:

صحیح مسلم میں انہیں سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی نصاریٰ اعماق یا دابق میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں) ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائے گا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہوں گے۔ جب دونوں لشکر مقابل ہوں گے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑ لینے دو جو ہم میں سے قید ہو کر تمہاری طرف گئے (اور جو مسلمان ہو گئے) ہیں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر ان سے لڑائی ہوگی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کبھی انہیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائینگے وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہوں گے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑیں گے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آ چکا ہوگا) فتح کریں گے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہوں گے اپنی تلواریں درختان زیتون پر لٹکا دی ہوں

گی کہ ناگاہ شیطان پکار دے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آ گیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئیں گے دجال نکل آئے گا فبینما هم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا قیمت الصلاة فینزل عیسی بن مریم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لا تذاب حتی یهلک ولکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته اسی اثنا میں کہ مسلمان دجال سے قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہوں گے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسیٰ بن مریم نزول فرمائیں گے ان کی امامت کریں گے۔ وہ خدا کا دشمن دجال جب انہیں دیکھے گا ایسا گلنے لگے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ رسول اللہ اسے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کرے گا مسیح مسلمانوں کو اس کا خون نیزے میں دکھائیں گے۔

حدیث چہارم:

نیز صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر ایات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ بن مریم و یاجوج و ماجوج (الحدیث) بیشک قیامت نہ آئے گی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو از انجملہ ایک دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔

حدیث پنجم:

مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ذکر میں فرمایا یاتی بالشام مدینة بفلسطین بباب لُد فینزل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فیقتله ویمکث عیسیٰ فی الارض اربعین سنة اماما عدلا و حکما مقسطا وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازہ لُد کو جائے گا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتر کر اسے قتل کریں گے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امام عادل وحاکم منصف ہو کر۔

حدیث ششم:

نیز مسند وصحیح مذکورین میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الیٰ یوم القیمة فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لاان بعضکم علیٰ بعض امیر تکرمة الله تعالیٰ لهذه الامة ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک غالب رہے گا پس عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اتریں گے امیر المومنین ان سے کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے۔ نہ تم میں بعض بعض پر سردار ہیں بسبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حدیث ہفتم:

نیز مسند احمد وصحیح مسلم وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ میں مطولاً اور سنن ابی داؤد میں مختصراً حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام وعراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہے گا پہلا دن ایک سال کا ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اس قدر جلد ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اڑائے لیے جاتی ہو جو اسے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم دے گا برسنے لگے گا زمین کو حکم دے گا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا

جائے گا ان پر قحط ہو جائے گا تہی دست رہ جائیں گے ویرانے پر کھڑا ہو کر کہے گا اپنے خزانے نکال خزانے نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہو لیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کرے گا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دے گا وہ زندہ ہو کر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہو گا ہنسے گا فبینما هو کذلک اذ بعث الله المسیح عیسی بن مریم علیه الصلاة والسلام فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرو ذتین واضعا کفیه علیٰ اجنحة ملکین اذا طأطأ راسه قطرو اذا رفعه تحدر منه جمان کا للؤلؤ فلایحل لکافر یجد ریح نفسه الامات و نفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لُد فیقتله دجال لعین اسی حال میں ہو گا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجے گا وہ دمشق کی شرقی جانب منارہ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے دو کپڑے ورس وزعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائیں گے موتی سے جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ ان کے سانس کی خوشبو پائے اور مر نہ جائے اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لُد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔ اس کے بعد سید عالم ﷺ نے ان کے زمانے میں یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر اس کا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے میں برکت کی افراط یہاں تک کہ انار اتنے اتنے بڑے پیدا ہوں گے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھریگا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آجائے گی ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہوگا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائے گا۔

حدیث ہشتم:

نیز مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین فیبعث اللہ عیسی بن مریم فیطلبة فیھلکه (الحدیث) دجال میری امت میں نکلے گا ایک چلہ ٹھہرے گا پھر اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے ڈھونڈ کر قتل کریں گے۔

حدیث نہم:

سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لیس بینی و بینه نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام وانه نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوه رجل موبوع الی الحمرة والبیاض بین مُمَصَّرتین کأن راسه یقطروان لم یصبه بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویھلک اللہ فی زمانه الملل کلھا الاالاسلام ویھلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد ہیں رنگ سرخ و سپید دو کپڑے ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انہیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ اٹھادیں گے ان کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب مذہبوں کو فنا کردے گا وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے دنیا میں چالیس برس رہ کر وفات پائیں گے مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث دہم:

جامع ترمذی میں حضرت مُجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ

فرماتے ہیں یقتل ابن مریم الدجال بباب لد عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دجال کو دروازہ شہر لد پر قتل فرمائیں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین و نافع بن عتبہ و ابو برزہ و حذیفہ بن اسید و ابوہریرہ و کیسان و عثمان بن ابی العاص و جابر و ابوامامہ و ابن مسعود و عبداللہ بن عمرو و سمرہ بن جندب و نواس بن سمعان و عمرو بن عوف و حذیفہ بن الیمان سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حدیث یازدہم:

سنن ابن ماجہ و صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم و صحیح مختارہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالتفصیل عجائب احوال اعور دجال اعاذنا اللہ تعالیٰ منه بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی) فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذنزل علیھم عیسی بن مریم الصبح اس اثنا میں کہ ان کا امام نماز صبح پڑھانے کو بڑھے گا ناگاہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام وقت صبح نزول فرمائیں گے مسلمانوں کا امام الٹے قدموں پھرے گا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لیے ہوئی تھی ان کا امام نماز پڑھائے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سلام پھیر کر دروازہ کھلوائیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہوں گے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گھلنے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر جا نہیں سکتا پھر شہر لد کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائیں گے اس کے بعد یہود کے قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

حدیث دو ازدہم:

نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے ہے شب اسرا رسول اللہ ﷺ ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام سے ملے باہم قیامت کا چرچا ہوا انبیاء نے پہلے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے ان کا حال پوچھا انہیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انہیں بھی معلوم نہ تھا انہوں نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر رکھا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزۃ نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال ذکر کرکے فرمایا **فانزل فاقتله** میں اتر کر اسے قتل کروں گا پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہوں گے **فعهد الی متی کان ذلک کانت الساعة من الناس کالحامل التی لا یدری اهلها متی تفجؤهم بولادة** یعنی مجھے رب العزۃ نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اس وقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پورے دنوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانتے کہ کس وقت اس کے بچہ ہو پڑے۔

حدیث سیز دہم:

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویانی مسند اور ضیا صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے ذکر دجال بیان کرکے فرمایا **ثم یجئی عیسی بن مریم من قبل المغرب مصدقا بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی ملته فیقتل الدجال ثم انما هو قیام الساعة** اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام جانب مغرب سے آئیں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر۔ پس دجال کو قتل کریں گے پھر آگے قیامت ہی قائم ہونا ہے۔

حدیث چہار دہم:

معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے بعد ذکر دجال فرمایا **یلبث فیکم ما شاء الله ثم ینزل عیسیٰ بن مریم مصدقا بمحمد صلی الله علیه وسلم علی ملته اماما مهدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال** وہ تم میں رہے گا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اتریں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عدل کرنے والے وہ دجال کو قتل کریں گے۔

حدیث پانزدہم:

مسند احمد وصحیح ابن خزیمہ ومسند ابی یعلی ومستدرک حاکم ومختارہ مقدسی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے حدیث طویل ذکر دجال میں فرمایا۔ مسلمان ملک شام میں ایک پہاڑ کی طرف بھاگ جائیں گے وہ وہاں جا کر ان کا حصار کرے گا اور سخت مشقت و بلا میں ڈالے گا۔ **ثم ینزل عیسیٰ فینادی من السحر فیقول یا یها الناس ما یمنعکم ان تخرجوا الی الکذاب الخبیث فیقولون هذا رجل حی فینطلقون فاذا هم بعیسی علیه الصلاة والسلام** اس کے بعد عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتریں گے پچھلی رات مسلمانوں کو پکاریں گے لوگوں اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں ان کے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی آواز سن کر کہیں گے یہ مرد زندہ ہے) جواب دینگے دیکھیں تو وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اس کے بعد نماز صبح میں امام مسلمین کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا۔

حدیث شانزدهم:

نعیم بن حماد کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قلت یا رسول اللہ الدجال قبل او عیسی بن مریم قال الدجال ثم عیسی بن مریم (الحدیث) میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) پہلے دجال نکلے گا یا عیسیٰ بن مریم، فرمایا دجال پھر عیسیٰ بن مریم۔

حدیث هفتدهم:

طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ینزل عیسیٰ بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق۔ عیسیٰ بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے۔

حدیث هژدهم:

مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لیهبطن عیسی بن مریم حکمًا وامامًا مقسطًا ولیسلکن فجا فجا حاجا اومعتمرا ولیأتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن مریم حاکم وامام عادل ہو کر اتریںگے اور ضرور شارع عام کے رستے رستے حج یا عمرے کو جائیںگے اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزار اقدس پر حاضر آئیںگے اور ضرور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہ وعلیٰ جمیع اخوانکما من الانبیاء والمرسلین والک والنھم وبارک وسلم۔

حدیث نوزدهم:

صحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سیدرک رجلان من امتی عیسی بن مریم و یشهدان قتال

الدجال عنقریب میری امت سے دو مرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائیںگے اور دجال سے قتال میں حاضر ہوں گے۔

اقول: ظاہراً امت سے مراد امت موجودۂ زمانہ رسالت ہے علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ ورنہ امت حضور سے تو لاکھوں مرد زمانہ کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ پائیں گے اور قتال لعین دجال میں حاضر ہوں گے۔

اس تقدیر پر وہ دونوں مرد سیدنا الیاس وسیدنا خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ اب تک زندہ ہیں اور اس وقت تک زندہ رہیں گے کما ورد فی حدیث افادہ سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ علی ھا مش التیسیر شرح الجامع الصغیر۔ (جیسا کہ وارد ہے ہمارے سردار والا محقق دام ظلہ کہ افادہ کی اس گفتگو میں جو "تیسیر شرح جامع صغیر" کے حاشیہ پر موجود ہے۔ فاروقی)

حدیث بیستم:

امام حکیم ترمذی نوادر الاصول اور حاکم مستدرک میں حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لن یخزی اللہ تعالی امۃ انا اولها وعیسی بن مریم اخرها اللہ عزوجل ہرگز رسوانہ فرمائے گا اس امت کو جس کا اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث بیست ویکم:

ابوداؤد وطیالسی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لم یسلط علی الدجال الا عیسیٰ بن مریم دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے۔

حدیث بیست ودوم:

مسند احمد وسنن نسائی وصحیح مختارہ میں حضرت ثوبان ؓ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں عصابتان من امتی احرزھما اللہ تعالیٰ من النار عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ تکون مع عیسی بن مریم میری امت کے دو گروہوں کو اللہ عزوجل نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ جو کفار ہند پر جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔

حدیث بیست و سوم:

ابونعیم حلیہ اور ابوسعید نقاش فوائد العراقیین میں حضرت ابوہریرہ ؓ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں طوبی لعیش بعد المسیح یؤذن للسماء فی القطر ویؤذن للارض فی النبات حتی لوبذرت حبک علی الصفالنبت وحتی یمر الرجل علی الاسد فلا یضرہ و یطا علی الحیۃ فلا تضرہ ولا تشاحح ولا تحاسد ولا تباغض خوشی اور شادمانی ہے اس عیش کے لیے جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہوگا آسمان کو اذن ہوگا کہ برسے اور زمین کو حکم ہوگا کہ اگے یہاں تک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈال دے تو وہ بھی جم اٹھے گا اور یہاں تک کہ آدمی شیر پر گزرے گا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا اور وہ اسے مضرت نہ دے گا نہ آپس میں مال کا لالچ رہے گا نہ حسد نہ کینہ فی التیسیر شرح الجامع الصغیر طوبی لعیش بعد المسیح ای بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام الی الارض فی اخر الزمان۔

حدیث بیست وچہارم:

مسند الفردوس میں انہیں سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ینزل عیسی

بن مریم علیٰ ثمانمائۃ رجل واربع مائۃ امراۃ خیرا من علی الارض (الحدیث) عیسیٰ بن مریم ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہوں گے۔

حدیث بیست و پنجم:

امام رازی وابن عساکر بطریق عبدالرحمن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ ؓ راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم عند باب دمشق عندا لمنارۃ البیضاء لست ساعات من النھار فی ثوبین ممشوقین کانما ینحدر من راسہ اللؤلؤ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام دروازہ دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے پہنے اتریں گے گویا ان کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں۔

حدیث بیست وششم:

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ ؓ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں انی لارجوان طال بی عمرا ان القی عیسیٰ بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیہ منکم فلیقرأہ منی السلام میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لیجانا جلد ہو جائے تو تم میں جو انہیں پائے ان کو میرا سلام پہنچائے۔

حدیث بست وھفتم:

ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم

انا وعیسی بن مریم من قبر واحد بین ابی بکر و عمر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام زمین پر اتریں گے یہاں شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرۂ پاک میں دفن ہوں گے روز قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اٹھیں گے کہ ابوبکر وعمر ہم دونوں کے داہنے بائیں ہوں گے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث بیست و ہشتم:

بغوی شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل ابن صیاد میں راوی (جس پر دجال ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا) امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کردوں فرمایا ان یکن ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی بن مریم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد اگر یہ دجال ہے تو اس کے قاتل تم نہیں دجال کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم ہوں گے اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں نہیں پہنچتا کہ کسی ذمی کو قتل کرو۔

حدیث بیست ونہم:

ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اول الآیات الدجال ونزول عیسیٰ ویاجوج وماجوج یسیرون الی حزاب الدنیا حتی یاتوا بیت المقدس وعیسی والمسلمون بجبل طور سینین فیوحی اللہ الی عیسیٰ ان احرز عبادی بالطور و مایلی ایلۃ ثم ان عیسیٰ یرفع یدیہ الی السماء ویؤمن المسلمون فیبعث اللہ علیہم دابۃ یقال لہا النغف تدخل فی مناخرہم فیصبحون موتی ھذا مختصر قیامت کی بڑی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج ماجوج کا پھیلنا (وہ

گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ گروہ ان میں کا مرد نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے۔ ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا ویران کرنے چلیں گے (دجلہ وفرات وبحیرۂ طبریہ کو پی جائیں گے) یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام واہل اسلام اس دن کوہ طور سینا میں ہوں گے اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہاتھ اٹھا کر دعا کریں گے اور مسلمان آمین کہیں گے اللہ عزوجل یاجوج ماجوج پر ایک کیڑا النغف نامی بھیجے گا وہ ان کے نتھنوں میں گھس جائے گا صبح سب مرے پڑے ہوں گے۔

حدیث سیوم:

حاکم وابن عساکر تاریخ اور ابونعیم کتاب اخبار المہدی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کیف تہلک امۃ انا فی اولہا وعیسی بن مریم فی اخرھا والمہدی من اہل بیتی فی وسطہا کیونکر ہلاک ہو وہ امت جس کی ابتدا میں ہوں اور انتہا میں عیسیٰ بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔

حدیث سی ویکم:

نیز اسی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں منا الذی یصلی عیسی بن مریم خلفہ میرے اہل بیت میں وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

حدیث سی ودوم:

ابونعیم حلیۃ الاولیا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا عم النبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان اللہ ابتدا

الاسلام بی و سیختمه بغلام من ولدک وهو الذی یتقدم عیسی بن مریم اے نبی کے چچا بیشک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا مجھ سے کی اور قریب ہے کہ اسے ختم تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کرے گا وہی جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت کہ وہ عترت رسالت و بنی فاطمہ سے ہیں اور متعدد احادیث میں ان کا علاقہ نسب حضرت عباس عم مکرم سید عالم ﷺ سے بھی بتایا گیا اور اس میں کچھ بعد نہیں وہ نسبا سید حسنی ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس ؓ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق ؓ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے باپ کو بھی برا کہتا ہے ابوبکر صدیق دو بار میرے باپ ہوئے یعنی دو طرح سے میرا نسب مادری حضرت صدیق اکبر ؓ تک پہنچتا ہے۔

حدیث سی و سوم:

اسحٰق بن بشر و ابن عساکر حدیث طویل ذکر دجال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علی جبل افیق اماما هادیا وحکما عادلا علیه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بیده حربة یقتل الدجال تضع الحرب اوزارها وکان السلم فیلقی الرجل الاسد فلا یهیجه ویا خذ الحیة فلا تضره وتنبت الارض کنبا تها علی عهد ادم ویؤمن به اهل الارض ویکون الناس اهل ملة واحدة یعنی جب دجال نکلے گا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش اس کے ساتھ ہولیں گے اور لوگ اس کے سبب بلائے عظیم میں ہوں گے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہوں گے اس وقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے کوہ افیق پر اتریں گے امام راہ نما و حاکم عادل ہوکر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد کشادہ پیشانی موئے سر سیدھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کریں گے اس وقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دیگی اور سب جہان میں امن و امان ہو جائیگی آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آئیگا اور سانپ کو پکڑے تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا کھیتیاں اس رنگ پر اگیں گی جیسے زمانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اگا کرتی تھیں تمام اہل زمین ان پر ایمان لے آئیں گے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

حدیث سی و چهارم:

ابن النجار انہیں سے راوی رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا واذا سکن بنوک السواد ولبسوا السواد وکان شیعتهم اهل خراسان لم یزل هذا الامر فیهم حتی یدفعوه الی عیسی بن مریم جب تمہاری اولاد دیہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور ان کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ ان میں رہے گی یہاں تک کہ وہ اسے عیسیٰ بن مریم کو سپرد کریں گے۔

حدیث سی و پنجم:

ابن عساکر ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی میں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کی جاؤں فرمایا وانی لی بذلک الموضع ما فیه الا موضع قبری و قبر ابی بکر و عمر و عیسیٰ بن مریم بھلا اس کی اجازت میں کیونکر دوں وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابوبکر و عمر و عیسیٰ بن مریم کی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث سی و ششم:

ابو نعیم کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ المحاصرون ببیت المقدس اذذاک مائة الف امرأة

واثنان وعشرون الفًا مقاتلون اذ غشیتهم ضبابة من غمام اذتنکشف عنهم مع الصبح فاذا عیسیٰ بین ظهرانیهم اس وقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بائیس ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا ان پر چھائے گی صبح ہوتے کھلے گی تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ ان میں تشریف فرما ہیں۔

حدیث سی وهفتم:

مسند ابی یعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں والذی نفسی بیده لینزلن عیسیٰ بن مریم ثم لئن قام علیٰ قبری فقال یا محمد لاجیبنه قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسیٰ بن مریم اتریں گے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور میں انہیں جواب دوں گا۔

حدیث سی و هشتم:

ابو نعیم حلیہ میں عروہ بن رویم سے مرسلا راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خیر هذه الامة اولها واخرها فیهم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واخرها فیهم عیسی بن مریم الحدیث اس امت کے بہتر اول و آخر کے لوگ ہیں اول کے لوگوں میں رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوں گے۔

حدیث سی و نهم:

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سے ہے مکتوب فی التوراة صفة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعیسیٰ یدفن معه رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے توریت مقدس میں حضور سید عالم ﷺ کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ ان کے پاس دفن کیے جائیں گے علیہ الصلوٰۃ والسلام فی المرقاة ای ومکتوب فیها ایضًا ان عیسی

یدفن معه قال الطیبی هذا هو المکتوب فی التوراة.

حدیث چهلم:

ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ ؓ سے راوی یهبط عیسی بن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع ویزید فی الحلال کانی به تجدبه رواحله ببطن الروحاء حاجًا او معتمرًا عیسیٰ بن مریم اتریں گے نمازیں پڑھیں گے جمعے قائم کریں گے مال حلال کی افراط کر دیں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں انکی سواریاں انہیں تیز لیے جاتی ہیں بطن وادی روحا میں حج یا عمرے کے لیے۔

حدیث چهل ویکم:

وہی حضرت ترجمان القرآن ؓ سے راوی لا تقوم الساعة حتی ینزل عیسی بن مریم علی ذروة افیق بیده حربة یقتل الدجال قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کوہ افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں ہاتھ میں نیزہ لیے جس سے دجال کو قتل کریں گے۔

حدیث چهل و دوم:

وہی حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے راوی ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیمة ولیستغن به الناس عمن سواه بیشک مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام قیامت سے پہلے ظہور فرمائیں گے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے۔ یہ امر بمعنی اخبار ہے زمانہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ انہیں کی طرف سب کاموں میں رجوع ہوگی۔

حدیث چهل و سوم:

وہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل ذکر مغیبات

آئندہ میں راوی کہ چنیں وچناں ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ وروميہ کو فتح کریں گے پھر دجال نکلے گا اس کے زمانہ میں قحط شدید ہوگا۔ فبینما ھم کذالک اذسمعوا صوتا من السماء ابشروا فقد اتاکم الغوث فیقولون نزل عیسی بن مریم فیستبشرون ویستبشر بھم و یقولون صل یا روح اللہ فیقول ان اللہ اکرم ھذہ الامۃ فلا ینبغی لاحد ان یؤمھم الا منھم فیصلی امیر المؤمنین بالناس ویصلی عیسی خلفہ لوگ اسی ضیق وپریشانی میں ہوں گے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے خوش ہو کہ فریادرس تمہارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اترے خوشیاں کریں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں دیکھ کر خوش ہوں گے مسلمان عرض کریں گے یاروح اللہ نماز پڑھایئے فرمائینگے اللہ عزوجل نے اس امت کو عزت دی ہے اس کا امام اسی میں سے چاہیے امیر المؤمنین نماز پڑھائیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے سلام پھیر کر اپنا نیزہ لے کر دجال کے پاس جا کر فرمائینگے ٹھہر اے دجال اے کذاب۔ جب وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھے گا اور ان کی آواز پہچانے گا ایسا گلنے لگے گا جیسے آگ میں رانگ یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ نے ٹھہر نہ فرمادیا ہوتا تو گل کر فنا ہوجاتا پس عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی چھاتی پر نیزہ مار کر واصل جہنم کریں گے پھر اس کے لشکر کو کہ یہود و منافقین ہوں گے قتل فرمائیں گے صلیب توڑ دینگے خنزیر کو نیست ونابود کریں گے اب لڑائی موقوف اور امن چین کے دن آئینگے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری بیٹھے گی اور وہ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے گا بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹے گا ساری زمین عدل سے بھر جائیگی پھر خروج یاجوج وماجوج اور ان کی فنا وغیرہ کا حال بیان کر کے فرمایا ویقبض عیسی بن مریم وولیہ المسلمون وغسلوہ و حنطوہ وکفنوہ وصلوا علیہ و حضروا لہ ودفنوہ الحدیث ان سب وقائع کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے مسلمان ان کی تجہیز کریں گے نہلائیں گے خوشبو لگائیں گے کفن دینگے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کریں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ سروست بے قصد استیعاب تینتالیس حدیثیں ہیں جن میں ایک چہل حدیث پوری حضور پرنور سید المرسلین ﷺ سے ہے ثمانیۃ وثلثون نصا واثنان اوثلثۃ حکما اما عبداللہ بن عمرو فکثیرا ما یاخذ عن الاوائل اور ایک حدیث میں تو کلام اللہ توراۃ مقدس کا ارشاد ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اس کا اشعار موجود قال اللہ عزوجل وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا الی قولہ تعالی وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ بیشک مریم کا بیٹا علم ہے قیامت کا یعنی ان کے نزول سے معلوم ہو جائے گا کہ قیامت اب آئی۔ حضرت ابوہریرہ وحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قرأت وانہ لَعَلَم للساعۃ بیشک ابن مریم نشانی ہیں قیامت کے لیے۔ معالم التنزیل میں ہے وانہ یعنی عیسیٰ لعلم للساعۃ یعنی نزولہ من اشراط الساعۃ یعلم بہ قربھا وقرأ ابن عباس وابوھریرۃ وقتادۃ وانہ لَعَلَم للساعۃ بفتح اللام والعین ای امارۃ وعلامۃ مدارک التنزیل میں ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کیلئے علم ہیں یعنی ان کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اس سے جان لیا جائے گا کہ قیامت قریب ہے اور حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے اسے وانہ لعلم للساعۃ پڑھا لام اور عین کے زبر کے ساتھ یعنی ان کا نزول قرب قیامت کی امارت وعلامت ہے۔ فاروقی) وانہ لعلم للساعۃ وان عیسی علیہ الصلاۃ والسلام مما یعلم بہ مجئی الساعۃ وقرأ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما العلم وھو العلامۃ ای وان نزولہ عَلَم الساعۃ (یعنی بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کیلئے علامت ہیں جس سے جان لیا جائے گا کہ اب قیامت آنے والی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہ لَعَلَم الساعۃ پڑھا یعنی ان کا نزول قرب

قیامت کی علامت ہے۔ فاروقی) امام جلال الدین محلی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں وانه ای عیسیٰ لعلم للساعة تعلم بنزوله (یعنی بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کیلئے علم ہیں جوان کے نزول سے پہچان لی جائے گی۔ فاروقی) بالجملہ یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہلسنت وجماعت سے ہے، جس طرح اس کا راسا منکر گمراہ بالیقین یوں ہی اس کا بدلنے والا اور نزول عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو کسی زید وعمرو کے خروج پر ڈھالنے والا بھی ضال مضل بددین کہ ارشادات حضور سید عالم ﷺ کی دونوں نے تکذیب کی وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۝

مسئلہ ثالثہ: سیدنا روح اللہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی حیات

اقول اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام بحیات حقیقی زندہ ہیں ان کی موت صرف تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے ائمہ کرام نے اس مسئلہ کو محقق فرما دیا ہے وقد فصلها سیدنا الوالد المحقق دام ظله فی کتابه سلطنة المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ (سیدنا والد المحقق دام ظلہ نے اپنی کتاب سلطنت مصطفی فی ملکوت کل الوریٰ میں اس کی تفصیل فرمائی ہے۔ فاروقی) دوسرے یہ کہ اب تک ان پر موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیے گئے اور بعد نزول دنیا میں سالہا سال تشریف رکھ کر اتمام نصرت اسلام وفات پائیں گے۔ یہ مسائل قسمین اخیرین سے ہے اس کے ثبوت کو اولاً اسی قدر کافی ووافی کہ رب جل وعلا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (یعنی کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت (عیسیٰ) سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے) جس کی تفسیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی حضور سید عالم ﷺ سے گزری مخالف نے اپنی

جہالت سے صرف صحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ صرف اس میں بلکہ صحیح بخاری ومسلم دونوں میں موجود شرح مشکوۃ شریف للعلامة الطیبی میں ہے استدل بالاية علیٰ نزول عیسی علیه الصلاة والسلام فی اخر الزمان مصدقا للحدیث وتحریره ان الضمیرین فی به وقبل موته لعیسیٰ والمعنی وان مس اهل الکتب الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ وهم اهل الکتب الذین یکونون فی زمان نزوله فتکون الملة واحدة وهی ملة الاسلام خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے لیے نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر کتابی عیسیٰ کی موت سے پہلے ضرور اس پر ایمان لانے والا ہے اور وہ یہود ونصاریٰ ہیں جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ان کے زمانے میں ہوں گے تو تمام روئے زمین پر صرف ایک دین ہوگا دین اسلام وبس نقله عنه الملا علی القاری فی المرقاة.

ثانیا:

یہی تفسیر بسند صحیح دوسرے صحابی جلیل الشان ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی جن سے صحیح بخاری میں قول موت منقول ہونے کا مخالف نے ادعا کیا تھا صحیح بخاری وارشاد الساری میں ہے ثم یقول ابوهریرة بالاسناد السابق مستدلا علی نزول عیسی فی اخر الزمان تصدیقا للحدیث (واقرؤا ان شنتم) وان من اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته ای وان من اهل الکتب احد الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ وهم اهل الکتب الذین یکونون فی زمانه فتکون الملة واحدة وهی ملة الاسلام ولهذا جزم ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فیما رواه ابن جریر من طریق سعید

بن جبير عنه باسناد صحيح یعنی اس حدیث کو روایت کر کے ابوہریرہ ؓ آخر زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول پر دلیل لانے حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے بتانے کے لیے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وان من اهل الكتب الا ليومنن الآیه اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لانے والا ہے۔ عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے اور وہ کتابی ہیں جو اس وقت ان کے زمانے میں ہوں گے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا اور اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں جو ان سے ابن جریر نے ان کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے بسند صحیح روایت کی۔ انتہی۔ اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی كما سياتي انشاء الله تعالى۔

ثالثا:

تصریحات کثیرہ ائمہ کرام ومفسرین عظام وعلمائے اعلام امام جلال الملۃ والدین سیوطی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں۔ انی متوفيك قابضك ورافعك الى من الدنيا من غير موت یعنی اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لوں گا اور دنیا سے بغیر موت دیے اٹھا لوں گا۔ تفسیر امام ابوالبقاء عکبری میں ہے انه رفع الى السماء ثم يتوفى بعد ذالك عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں اور اس کے بعد وفات دیے جائیں گے۔

تفسیر سمین وتفسیر فتوحات الٰہیہ میں ہے انه رفع الى السماء ثم يتوفى بعد ذالك بعد نزوله الى الارض وحكمه بشريعة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وہ آسمان پر اٹھالیے گئے اور اس کے بعد زمین پر اتر کر شریعت محمدیہ ﷺ پر حکم کر کے وفات پائیں گے۔ امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں قال الحسن والكلبي وابن جريج انى قابضك ورافعك من الدنيا الى من غير موت بذلك یعنی امام

حسن بصری نے کہ اجلہ ائمہ تابعین وتلامذہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہیں اور محمد بن السائب کلبی اور امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہ اجلہ واکابر ائمہ تبع تابعین سے اور حسب روایت ائمہ تابعین سے ہیں آیہ کریمہ کی تفسیر کی کہ اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔ امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: قد ثبت الدليل انه حى وورد الخبر عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه سينزل ويقتل الدجال ثم انه تعالىٰ يتوفاه بعد ذالك دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور سید عالم ﷺ سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر اس کے بعد اللہ عزوجل انہیں وفات دے گا اسی میں ہے التوفى اخذ الشئى وافيا ولما علم الله تعالىٰ ان من الناس من يخطر بباله ان الذى رفعه الله هو روحه لا جسده ذكر هذا الكلام ليدل انه علیہ الصلاۃ والسلام رفع بتمامه الى السماء بروحه وجسده توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا لے لینے کو جبکہ اللہ عزوجل کے علم میں تھا کہ کچھ لوگوں کو یہ وہم گزرے گا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ کہ بدن لہٰذا یہ کلام فرمایا جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام وکمال مع روح وبدن آسمان پر اٹھالیے گئے۔ تفسیر عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی للعلامۃ شہاب الدین الخفاجی میں ہے سبق انه عليه الصلاة والسلام لم يصلب ولم يمت اوپر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نہ سولی دیے گئے نہ انتقال فرمایا۔ امام بدرالدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں كذا روى من طريق ابى رجاء عن الحسن قال قبل موت عيسى والله انه لحى ولكن اذا نزل امنوا به اجمعون و ذهب اليه اكثر اهل العلم یعنی آیہ کریمہ وان من اهل الكتب الآیه کی جو تفسیر حضرت سیدنا ابوہریرہ ؓ نے فرمائی امام حسن بصری سے بطریق ابی رجاء مروی ہوئی کہ انہوں نے فرمایا معنی آیت یہ

ہیں کہ تمام کتابی موت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے ان پر ایمان لانے والے ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے امام شمس الدین ابو عبداللہ محمد ذہبی نے تجرید الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب القواعد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ہمارے نبی اکرم سید عالم ﷺ کے صحابیوں میں شمار کیا کہ وہ شب معراج حضور اقدس ﷺ کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے ظاہر ہے کہ ان کی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ انہیں یہ دولت قبل طریان موت نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی امام سبکی نے اس مضمون کو ایک چیستاں میں ادا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی امت سے وہ کونسا جوان ہے جو باتفاق تمام جہان کے حضرت افضل الصحابہ صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام۔ اصابہ فی تمییز الصحابہ میں ہے عيسى المسيح بن مريم الصديقة رسول الله وكلمته القاها الى مريم ذكره الذهبى فى التجريد مستدر كا على من قبله فقال عيسىٰ بن مريم رسول الله رأى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ليلة الاسراء فهو نبى و صحابى وهو اخرمن يموت من الصحابة والغزه القاضى تاج الدين السبكى فى قصيدته التى فى اواخر القواعد له فقال

من باتفاق جميع الخلق افضل من
خير الصحاب ابى بكر و من عمر
ومن على ومن عثمن و هو فتى
من امة المصطفىٰ المختار من مضر

امام ذہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ایسے صحابی ہیں جن کا

انتقال سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ہوگا یہاں کلمات ائمہ دین وعلمائے معتمدین کی کثرت اس حد پر نہیں کہ ان کے احاطہ واستیعاب کی طمع ہو سکے اور اہل حق کے لیے اس قدر بھی کافی اور مخالف متعسف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے ائمہ کو کچھ نہیں گنتے ان کے لیے ہزار دفتر ناوافی لہٰذا اسی قدر پر بس کریں۔

رابعًا:

یہی قول جمہور ہے اور قول جمہوری معتمد و منصور ابھی شرح صحیح بخاری شریف سے گزرا ذهب اليه اكثر اهل العلم۔

خامسًا:

یہی قول مصحح ومرجح اور قول صحیح کا مقابل ساقط و نامعتبر۔ امام قرطبی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم پھر علامۃ الوجود امام ابو السعود تفسیر ارشاد العقل السلیم میں فرماتے ہیں الصحيح ان الله تعالىٰ رفعه من غير وفاة ولا نوم كما قال الحسن وابن زيد هو اختيار الطبرى وهو الصحيح عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ بیدار اٹھا لیا نہ ان کا انتقال ہوا نہ اس وقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن بصری وابن زید نے تصریح فرمائی اور اسی کو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے القول الصحيح انه رفع وهو حى صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھا لیے گئے۔

اقول:

یہ تو بالیقین ثابت کہ وہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانے والے ہیں اور اس کے بعد وفات پانا قطعًا ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دوبارہ ان کی موت لازم آئیگی کیونکر امید کی جائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول

عظیم وجلیل پر (کہ ان پانچ مرسلین اولوالعزم صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاء ومرسلین وخلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں) دوبار مصیبت مرگ بھیجے گا جب حضور پرنور سید یوم النشور ﷺ کا وصال شریف ہوا اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہ فرمایا اور انتقال نہ فرمائیں گے یہاں تک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں اور ان کے قتل کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روئے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی بابی انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین اما الموتة التی کتبت علیک فقد متها میرے ماں باپ حضور پر قربان خدا کی قسم اللہ تعالیٰ حضور پر دو موتیں جمع نہ فرمائے گا وہ جو مقدر تھی ہو چکی بابی انت وامی طبت حیا و میتا والذی نفسی بیده لا یذیقک اللہ الموتتین ابداً میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعد انتقال بھی پاکیزہ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کبھی حضور کو دو موتیں نہ چکھائے گا۔

رواه البخاری والنسائی وابن ماجة عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ایسی بات جب تک نص صریح سے ثابت نہ ہو انبیاء اللہ خصوصاً ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائے گی خصوصاً روح اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی دعا یہ تھی کہ الٰہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جام مرگ کسی سے پھیرنے والا ہے تو مجھ سے پھیر دے بارگاہ عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اس پر ایمان لانے والا بے دلیل صریح واضح التصریح کے کیونکر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اس کے بدلے ان پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہرگز قابل قبول نہیں انصاف کیجئے تو ایک یہی دلیل ان کے زندہ اٹھا لیے جانے پر کافی ووافی ہے وباللہ التوفیق۔

تنبیہ دوم اقول:

قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود عنود کے مکر وکید سے بچ کر آسمان پر تشریف لے گئے۔ رہا یہ کہ تشریف لیجانے سے پہلے زمین پر ان کی روح قبض کی گئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب بیہودہ ہے وہ یا تو نرا افترا اس کے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیگانہ جس میں مقصود کی بو بھی نہیں یا مراد میں غیر نص جو مدعی کے لیے ہرگز بکار آمد وکافی نہیں۔ سب کا بیان سنئے:

ایک افترا:

تو اس کا وہ کہنا ہے کہ سید عالم ﷺ نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرمادیا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔

دوسرا افترا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کہ انہوں نے ایسا فرمایا حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے کہ ان سے بسند صحیح اس کا خلاف ثابت ہے وہ اسی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی وفات نہ پائی۔ ان کی موت سے پہلے یہود ونصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے امام قرطبی سے گزرا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

تیسرا افترا:

صحیح بخاری شریف پر کہ اس میں یہ تفسیر سید عالم ﷺ وابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اس میں بروایت حضرت ابن عباس صرف اس قدر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انکم محشورون وان ناسا یؤخذ بهم ذات الشمال فاقول کما قال العبد

الصالح وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم الی قولہ العزیز الحکیم یعنی تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذ اللہ جانب جہنم لیجائیں گے میں وہ عرض کروں گا جو بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم نے عرض کیا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشدے تو تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ اس حدیث میں مدعی کے اس دعوے کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح اٹھائی گئی۔ اور یگانہ وجہ تعلق اس آیہ کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ط کا ذکر ہے یہاں اگر وفات بمعنی موت ہو بھی تو یہ تو روز قیامت کا مکالمہ ہے رب العزۃ جل جلالہ فرماتا ہے یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ط قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ o اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ الی قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ط اِنْ کُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ o مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ج وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ o اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ o قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ط جس دن جمع فرمائے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ خبر نہیں بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرے احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گنا کر

فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہہ دیا تھا لوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا، اللہ کے سوا بولا پاکی ہے تجھے، مجھے روا نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا اگر میں نے کہا تو تجھے خوب معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں میں نے نہ کہا ان سے مگر وہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوجو اللہ کو جو مالک ہے میرا اور تمہارا اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشدے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے یہ دن ہے جس میں نفع دے گا سچوں کو ان کا سچ۔ اول سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے کس نے کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بھی وفات پائیں گے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی اپنی وفات کا ذکر نہ کرسکیں شاید جاہل یہاں قال اللہ اور قال سبحنک میں ماضی کے صیغے دیکھ کر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ گزرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آئندہ بات کو جو یقینی ہونے والی ہے ہزار جگہ ماضی کے صیغے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقینی الوقوع ہے کہ گویا واقع ہولی قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورۂ اعراف میں دیکھئے۔ وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ جنتیوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہم نے تو پالیا جو وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تم نے بھی پایا جو تمہیں وعدہ دیا تھا سچا قَالُوْا نَعَمْ وہ بولے ہاں فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ تو ندا کی ان میں ایک ندا دینے والے نے کہ خدا کی پھٹکار ستمگاروں پر وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ اعراف والے پکارے جنت والوں کو سلام تم پر وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو ان کی علامت سے پہچان کر وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

اور دوزخی پکارے جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی وغیرہ سے کچھ دو قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ بولے اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔ اسی طرح سورۂ صافات میں وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ لآیات اور سورۂ ص میں قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ سے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝ تک دوزخ میں دوزخیوں کا باہم جھگڑا اور سورۂ زمر میں وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا الآیۃ تک تمام وقائع روز قیامت صیغہائے ماضی میں ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھئے جس دن جمع کرے گا اللہ رسولوں کو پھر فرمائے گا تم نے کیا جواب پایا بولے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی انکا جواب بصیغہ ماضی ارشاد فرمایا اور نہ کافی ونا ثبت آیۂ کریمہ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے استدلال جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف اٹھا لینے والا اور کافروں سے دور کردینے والا ہوں۔

اولاً:

حرف واو ترتیب کے لیے نہیں کہ اس میں جو پہلے مذکور ہو اس کا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہو تو آیت سے صرف اتنا سمجھا گیا کہ وفات ورفع وتطہیر سب کچھ ہونے والے ہیں اور یہ بلاشبہ حق ہے یہ کہاں سے مفہوم ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہوئے گی۔ تفسیر امام عکبری میں ہے مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ كلا هما للمستقبل والتقدير رافعك الى ومتوفيك لانه رفع الى السماء ثم يتوفى بعد ذلك (یعنی دونوں کلمے مستقبل کیلئے ہیں اور رافعک اور متوفیک یعنی تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا اور تمہیں وفات دوں گا اس لئے کہ انہیں آسمان کی طرف اٹھالیا گیا پھر اس کے بعد ان کی وفات ہوگی۔ فاروقی)

تفسیر سمین وتفسیر جمل وتفسیر مدارک وتفسیر کشاف وتفسیر بیضاوی وتفسیر ارشاد العقل میں ہے واللفظ للنسفي او مميتك في وقتك بعد النزول من السماء ورافعك الآن اذا لواو لا يوجب الترتيب (یعنی یہ الفاظ امام نسفی کے ہیں) "یا تمہیں موت دوں گا تمہاری موت کے وقت میں آسمان سے اترنے کے بعد اور اس وقت میں تمہیں اٹھالیتا ہوں" اس لئے کہ واؤ ترتیب کو واجب نہیں کرتا۔ فاروقی) تفسیر کبیر میں الأية تدل على انه تعالىٰ يفعل به هذه الا فعال فاما كيف يفعل و متىٰ يفعل فالامر فيه موقوف على الدليل وقد ثبت الدليل انه حيّ۔ (یعنی آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے یہ افعال کرتا ہے تو رہا یہ کہ کس طرح کرتا ہے اور کب کرتا ہے تو یہ معاملہ دلیل پر موقوف ہے اور دلیل اس بات پر قائم ہوچکی کہ وہ زندہ ہیں۔ فاروقی)

ثانیاً:

توفی خواہ مخواہ معنی موت میں نص نہیں، توفی کہتے ہیں تسلم و قبض اور پورا لے لینے کو تفسیر کبیر کی عبارت اوپر گزری کہ معنی یہ ہیں کہ مع جسم وروح تمام وکمال اٹھالوں گا تفسیر جلالین سے گزرا متوفيك قابضك ورافعك من غير موت۔ معالم التنزیل سے گزرا کہ حسن کلبی وابن جریج نے کہا انی قابضك ورافعك من غير موت بذلک اسی میں ہے على هذا في التوفي تاويلان احدهما اني رافعك الىّ وافيا لم ينالوا منك شيأ من قولهم توفيت من كذا و كذا واستوفيته اذا اخذته تامًا والاخر اني متسلمك من قولهم توفيت منه كذا اى تسلمته (یعنی اس بناء پر "توفی" کی دو تاویلیں ہیں ان میں سے ایک یہ کہ "میں تم کو مکمل سلامتی کے ساتھ اٹھالوں گا تو لوگ تمہارا کچھ نہ بگاڑ پائیں گے"۔ (جیسے) اہل زبان کا قول "میں نے اسے ایسے ایسے لے لیا جب کہ اسکو پورا پورا لے لے" اور دوسری تاویل یہ ہے کہ "میں نے اس چیز کو ان

سے حاصل کرلیا"۔ فاروقی) کشاف وانوار التنزیل وتفسیر ابی السعود وتفسیر نسفی میں ہے او قابضک من الارض من توفیت مالی (یعنی میں تجھے زمین سے اچک لوں گا (جیسے) اہل زبان کا قول میرا مال اچک لیا گیا۔ فاروقی) خفاجی علی البیضاوی میں ہے ولذا فسر التوفی برفعه واخذه من الارض كما يقال توفيت المال اذا قبضته (یعنی اسلئے "توفی" کی تفسیر "زمین سے اٹھائے جانے سے" کی جیسے کہا جائے کہ "میرا مال فوت ہوگیا جب اسے لے لیا جائے۔ فاروقی)

ثالثا:

توفی بمعنی استیفائے اجل ہے یعنی تمہیں تمہاری عمر کامل تک پہنچاؤں گا اور ان کافروں کے قتل سے بچاؤں گا ان کا ارادہ پورا نہ ہوگا تم اپنی عمر مقرر تک پہنچ کر اپنی موت انتقال کرو گے تفسیر سمین وتفسیر جمل وتفسیر مدارک وتفسیر کشاف وتفسیر بیضاوی وتفسیر ارشاد میں ہے انی مستوفی اجلک ومؤخرک وعاصمک من ان یقتلک الکفار الی ان تموت حتف انفک (یعنی میں پورا کروں گا تمہاری اجل کو اور تمہیں موخر کروں گا اور میں تمہیں محفوظ رکھوں گا کفار کے قتل کرنے سے یہاں تک کہ تم اپنی طبعی موت پاؤ۔ فاروقی) تفسیر کبیر میں ہے ای متمم عمرک فحینئذ اتوفاک فلا اترکهم حتی یقتلوک و هذا تاویل حسن (یعنی میں تمہاری عمر کو مکمل کروں گا تو اس وقت تمہیں وفات دوں گا میں نہیں چھوڑوں گا ان کے لئے وہ کہ تمہیں قتل کردیں۔ اور یہ تاویل اچھی ہے۔ فاروقی)

رابعا:

وفات بمعنی خواب خود قرآن عظیم میں موجود قال اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ اللہ ہے جو تمہیں وفات دیتا ہے رات میں یعنی سلاتا ہے وقال اللہ تعالیٰ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا اللہ تعالیٰ وفات دیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہ مرے انہیں ان کے سوتے میں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ میں تمہیں سلاؤں گا اور سوتے میں آسمان پر اٹھالوں گا کہ اٹھائے جانے میں دہشت نہ لاحق ہو یہی قول امام ربیع بن انس کا ہے معالم التنزیل میں ہے قال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسیٰ قد نام فرفعه اللہ تعالیٰ الی السماء ومعناه انی منیمک ورافعک الیّ (یعنی ربیع بن انس نے کہا توفی سے مراد نوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سوتے رہے تھے تو اللہ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا اور اس کا معنی یہ ہے کہ میں تمہیں سلاؤں گا اور تمہیں اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ فاروقی) مدارک میں ہے او متوفی نفسک بالنوم ورافعک وانت نائم حتی لا یلحقک خوف وتستیقظ وانت فی السماء امن مقرب (یعنی میں تمہیں لے لوں گا سوتے میں اور تمہیں اٹھالوں گا اس حال میں کہ تم سو رہے ہوگے تاکہ تمہیں خوف نہ ہو اور تم بیدار ہو اس حالت میں کہ آسمان میں مامون اور مقرب ہو۔ فاروقی) کشاف وانوار وارشاد میں ہے او متوفیک نائما اذ روی انه رفع نائما (یعنی میں تمہیں خواب میں لے لوں گا اس لئے کہ مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سوتے میں اٹھالئے گئے۔ فاروقی) اور ان کے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علماء میں مذکور تو وفات کو بمعنی موت لینا اور اسے قبل از رفع ٹھہرا دینا محض بے دلیل ہے جس کا آیت میں اصلاً پتہ نہیں۔

اقول:

بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس مزعوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات کریمہ میں اپنے بندے عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین بشارتیں تھیں ۱۔ مُتَوَفِّیْکَ، ۲۔ رَافِعُکَ، ۳۔ مُطَهِّرُکَ اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمہیں موت دوں گا اور بعد

موت تمہاری روح کو آسمان پر اٹھالوں گا تو اس میں سوا اس کے کہ انہیں موت کا پیغام دیا گیا اور کونسی بشارت تازہ ہے مرنے کے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافروں سے نجات پاتی ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے نہ کھولے جائیں گے دروازے آسمان کے۔ تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی ملائکہ عذاب جب لے کر جاتے ہیں دروازے آسمان بند کر لیے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں بخلاف مومن کہ اس کی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب جل وعلا کو سجدہ کرتی ہے تو پچھلی باتیں ہر مسلمان کی روح کو حاصل۔

آیت میں صرف خبر موت رہ گئی اور ہمارے طور پر ہر ایک بشارت عظیمہ مستقلہ ہے کہ میں تمہیں عمر کامل تک پہنچاؤں گا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے جی آسمان پر اٹھالوں گا اور کافروں سے ایسا دور و پاک کر دوں گا کہ عمر بھر کسی کافر کو تم پر اصلاً دسترس نہ ہوگی جب دوبارہ دنیا میں آؤ گے یہ جو تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود انہیں قتل کرو گے اور انہیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کر دو گے کہ ایک دین حق تمہارے نبی محمد ﷺ کا ہوگا اور تم تمام عالم میں اس کے مرجع و ماویٰ معہذا شروع کلام میں فرمایا ہے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ الآیہ یہاں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں نے عیسیٰ کے ساتھ مکر کیا انہیں قتل کرنا چاہا اور اللہ عزوجل نے انہیں ان کے مکر کا بدلہ دیا کہ ان کا مکر الٹا انہیں پر پڑا جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تیرے ساتھ یہ یہ باتیں کرنے والا ہوں۔

انصاف کیجئے اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوالاقتدار کے محبوب کو قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اسے بچائے تو بچانے کے معنی یہ ہوں گے کہ اسے سلامت نکال لیجائے اور ان کا چاہا

نہ ہونے پائے یا یہ کہ ان کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ خود موت دیدے ان کی مراد تو یوں بھی بر آئی آخر جو کسی کا قتل چاہے اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ جان سے جائے وہ حاصل ہوگیا ان کے ہاتھوں نہ سہی اللہ کے ہاتھ سے سہی بخلاف اس کے کہ انہیں ان کے قادر ذوالجلال والاکرام نے زندہ اپنے پاس اٹھالیا کہ انہیں پھر بھیج کر ان خبیثوں کی شرارتیں انہیں کے دست مبارک سے نیست و نابود کرائے تو یہ سچا بدلہ ان ملعونوں کے مکر کا ہے وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ هكذا ينبغي التحقيق والله ولي التوفيق۔ (یعنی اللہ بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے ایسی تحقیق ہونی چاہئے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔ فاروقی)

مسلمانو ان منکروں کا ظلم قابل غور ہے ہم سے تو محض بے ضابطہ وہ جبروتی تقاضے تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے دو آیت بھی قطعیۃ الدلالۃ ہو حدیث ہو بھی تو خاص صحیح بخاری کی ہو حالانکہ از روئے قواعد علمیہ ہمارے ذمے ثبوت دینا ہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور بار ثبوت ذمہ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو الٹا مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے جو عقلاً ونقلاً کسی طرح لازم نہیں اور جب خود ان مدعی صاحبوں کو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گل کترے کہ رسول اللہ ﷺ پر افترا حضرت عبداللہ بن عباس پر افترا صحیح بخاری شریف پر افترا محض بیگانہ و اجنبی سے استناد نہ قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوس اور کیا نا انصافی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

تنبیہ سوم:

ان نئے فیشن کے مسیحوں کا سچے مسیح رسول اللہ وکلمۃ اللہ علیہ السلام کی نسبت یہ سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوں گے یا ان کو خدائے تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنادے گا اگر از راہ نادانی ہے تو

محض سفاہت وجہالت ورنہ صریح شرارت وضلالت۔ حاش للہ نہ وہ خود مستعفی ہوں گے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفا دیتا ہے نہ اللہ عزوجل انہیں معزول فرمائے گا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہینگے اور ضرور محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہینگے یہ سفیہ اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اس کی جہالت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی قدر رفیع سے غفلت ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ وموسیٰ کلیم اللہ ونوح نجی اللہ وآدم صفی اللہ وتمام انبیاء اللہ علیہم السلام سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم ﷺ کے امتی ہیں حضور کا نام پاک نبی الانبیاء ہے۔ حدیث میں ہے حضور نبی الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں لو کان موسیٰ حیًا ما وسعہ الا اتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے انہیں میری پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہ ہوتی رواہ احمد والبیہقی فی الشعب عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (یعنی احمد وبیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ فاروقی) اور فرماتے ہیں ﷺ والذی نفس محمد بیدہ لو بدالکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان پاک ہے اگر موسیٰ تمہارے لیے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو سیدھی راہ سے بہک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ اس وقت توراۃ شریف کا ذکر تھا لہٰذا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا نام لیا ورنہ انہیں کی تخصیص نہیں سب انبیاء کے لیے یہی حکم ہے۔ یہ سفہاء قرآن مجید کا تو نام لیتے اور حدیثوں سے منکر ہو کر فریب دہی عوام کے لیے صرف اسی سے استناد کا پیام دیتے ہیں مگر استغفر اللہ قرآن کی انہیں ہوا بھی نہ لگی یہ منہ اور قرآن کا نام اگر قرآن عظیم کبھی سنا بھی ہوتا تو ایسے بیہودہ سوال کا منہ نہ

پڑتا۔ اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ o فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ o اور یاد کر جب اللہ نے عہد لیا سب پیغمبروں سے جب میں تمہیں کتاب وحکمت عطا کروں پھر آئے تمہارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبرو کیا تم نے اس بات کا اقرار کیا اور اس عہد پر میرا ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ اس عہد کا گواہ ہوں تو جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

کیوں قرآن کا نام لینے والو کیا یہ آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ عزوجل نے اس سخت تاکید شدید کے ساتھ سب انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم سے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا عہد نہ لیا۔ کیا اس عہد سے ان سب کو محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی نہ بنا دیا کیا اس عہد لیتے وقت انہوں نے نبوت سے استعفا کیا یا اللہ عزوجل نے انہیں معزول کر کے امتی کر دیا؟۔ اے سفیہو! اس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام اتریں گے اور باوصف نبوت ورسالت محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی وناصر دین ہو کر رہینگے۔

آسمان نسبت بعرش آمد فرود
اگرچہ بس عالیست پیش خاک تود

اس آیہ کریمہ کا نفیس جانفزا بیان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ کی کتاب مستطاب ’’تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین“۔ مطالعہ کرو اور ہمارے نبی اکرم سید عالم ﷺ کے نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔ ہونے پر ایمان لاؤ۔

گرچہ شیریں دہناں بادشہانند و لے
او سلیمان جہان ست کہ خاتم بااوست

رہا اس کا سوال کہ کس وقت آسمان سے رجوع کریں گے اس کا جواب وہی ہے کہ ما المسؤل عنہا باعلم من السائل اتنا یقینی ہے کہ وہ مبارک وقت بہت قریب آ پہنچا ہے کہ وہ آفتاب ہدایت وکمال افق رحمت و جمال وقہر وجلال سے طلوع فرما کر اس زمین تیرہ و تار پر تجلی فرمائے اور ایک جھلک میں تمام کفر بدعت نصرانیت یہودیت شرک مجوسیت نیچریت قادیانیت رفض، خروج وغیرہا اقسام ضلالت سب کا سویا کر دے تمام جہان میں ایک دین اسلام ہو اور دین اسلام میں صرف ایک مذہب اہلسنّت باقی سب تہ تیغ وللہ الحجۃ السامیہ مگر تعیین وقت کہ آج سے کتنے سال کتنے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی گئی نہ ہم جان سکتے ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اور اس کا وقت معلوم نہیں۔

تنبیہ چہارم:

مسلمانو اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی وبہیمی وشیطانی بنایا ہے جسے وہ ہدایت فرمائے صفات ملکی ظہور کرتے اور اسے بعض یا کل ملائک سے افضل کر دیتے ہیں کہ عبدی المؤمن احب الي من بعض ملئكتي (یعنی میرا مؤمن بندہ مجھے فرشتوں سے زیادہ محبوب ہے۔ فاروقی) شریعت ان کی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ ان کا وثار کہ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ O تواضع وفروتنی ان کی شان جبلی اور تکبر وتعلی سے تنفر کلی کہ ان الملئكة لتضع اجنحتها لطالب العلم (یعنی بیشک فرشتے طالب علم کیلئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ فاروقی) اور جس نے صفات بہیمی کی طرف رجوع کی بہائم وار لیل ونہار بطن وفرج کا خادم خوار اور فکر شہوات کا اسیر وگرفتار کہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اور جس پر صفات شیطانیہ غالب آئیں تکبر وترفع اس کا دین و

آئین کہ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ O یہ ہر وقت طلب جاہ وشہرت میں مبتلا رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات نکالتے جس سے آسمان تعلّی پر ٹوپی اچھالے دور دور نام مشہور ہو خاص وعام میں ذکر مذکور ہو اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا غلام ہم اس کے امام کہلائیں ان میں جن کی ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى بولتے اور دعوے خدائی کی دکان کھولتے ہیں جیسے گزرے ہوؤں میں فرعون ونمرود وغیرہما مردود اور آنے والوں میں مسیح قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خرشین یعنی دجال لعین اور جو ان سے کم درجہ ہمت رکھتے ہیں کذاب یمامہ وکذاب ثقیف وغیرہما خبیثوں کی طرح ادعائی رسالت ونبوت پر جھکتے ہیں اور گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود بنتا ہے کوئی غوث زمان کوئی مجتہد وقت کوئی چنیں وچناں ہندوستان جس میں مدتوں سے اسلام بے سردار ہے اور دین بے یار نفس امارہ کی آزادیاں کھلے بندوں رہنے کی شادیاں یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں ہزاروں مجتہد سیکڑوں ریفارمر(Reformar) مفتنان تہذیب مشرعان نیچر کتنے ہی مہدی کتنے مذہب گر حشرات الارض کی طرح نکل پڑے اور خدا کی شان يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَيُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل صریح جھوٹ کا نشان باندھ کر آگے بڑھا کچھ عقل کے اندھے قسمت کے اوندھے اس کے پیچھے ہولیے آخر یہی آدمی تھے جو فرعون کو سجدہ کرتے یہی آدمی ہوں گے جو دجال کا ساتھ دیں گے ان صدیوں کے دورے میں مہدی تو کتنے ہی نکلے اور زمین کا پیوند ہوئے سنا جاتا ہے ایک صاحب کو پانچ پانی کے زور میں نئی اوپچ کی سوجھی کہ مہدی بننا پرانا ہو گیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لاؤ عیسیٰ موعود بنیں اور ادعائی الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چنیں اور ادھر عیسائیوں کا زمانہ بنا ہوا ہے اگر کہیں صلیب کے صدقے میں نصیب جاگا اور ان کی سمجھ میں آ گیا جب تو جنگل میں منگل ہے سولی کے دن گئے بڑے کی شادی کا ڈنگل ہے یورپ وامریکا وبرہما وانڈیا سب تخت اپنے ہی ہیں اپنے ہی

بندے خداوند تاج وشہی ہیں پاؤں میں چاند تارے کا جوتا سر پر سورج کا تاج ہوگا باپ کو جیتے جی معزول کر کے بیٹے کا راج ہوگا اور ایسا نہ بھی ہوا تو چند گانٹھ کے پورے عقل کے اندھے تو کہیں گئے ہی نہیں یوں بھی اپنا ایک گروہ الگ تیار شہرت حاصل سرداری برقرار اس خیال کے جمانے کو جہاں ہزاروں گل کھلائے صدہا جل کھیلے وہاں ایک ہلکا سا پیچ یہ بھی چلے کہ سیدنا عیسیٰ علی سیدہ الکریم وعلیہ الصلاۃ والتسلیم تو مر بھی گئے اب وہ کیا خاک اتریں گے اور کیا کریں دھرینگے جو کچھ ہیں ہمیں ذات شریف ہیں ہمیں آخری امیدگاہ حنیف ہیں ہمیں قاتل خنزیر ہمیں قاطع یہود ہمیں کاسر صلیب ہمیں مسیح موعود گویا انہیں کی ماں کنواری انہیں کا باپ معدوم احادیث متواترہ میں انہیں کے آنے کی دھوم مگر یہ ان کی نری خام ہوس ہے اور حیات وموت عیسوی میں ان کی گفتگو عبث ہم پوچھتے ہیں موت عیسوی منافی نزول ہے یا نہیں اگر نہیں اور بیشک نہیں جیسا کہ ہم مقدمہ خامسہ میں روشن کر آئے جب تو اس دعوے سے تمہیں کیا نفع ملا اور احادیث نزول کو اپنے اوپر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور اگر بالفرض منافی جانیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجئے حیات ثابت مانیے کہ اگر موت ہوتی تو نزول نہ ہوتا مگر نزول یقینی کہ مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات متواترہ اس کی دلیل قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب دہندہ کی بناوٹ مان کر اپنے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات کو معاذ اللہ غلط و باطل جاننے والے نہیں جو کوئی ان کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اڑے مسلمان اس کا ناپاک قول بدتر از بول اسی کے منہ پر مار کر الگ ہو جائیں گے اور مصطفیٰ ﷺ کے دامن پاک سے لپٹ جائینگے اللہ تعالیٰ ان کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں آمین آمین بجاہ عندک یا ارحم الراحمین۔

اور بفرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمہاری مسیحیت کیونکر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو۔ وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے محروم پھرتے ہوا چھا وہاں نہ ملا حدیث سے دو۔ وہ دیکھو حدیث کی درگاہ سے خائب وخاسر پلٹتے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانہ نہ لگا تو کسی صحابی کا ارشاد کسی تابعی ہی کا اثر کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفیٰ ﷺ نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد ہے وہاں کسی پنجابن کا بچہ مغل زادہ مراد ہے اور جب ایسے بدیہی البطلان دعووں کا کہیں سے ثبوت نہ دے سکو ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھلنے اور پینترے بدلنے اور ترچھے نکلنے اور الٹے اچھلنے سے کیا حاصل حضرت مسیح مع جسم وروح یا صرف روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاگتے تمہیں کیا نفع اور تم پر سے ذلت بے ثبوتی کیونکر دفع تمہارا مطلب ہر طرح مفقود تمہارا ادعا ہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالو گے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابن کو مریم نطفے کو کلمہ اذل کو اکرم بیاہی کو کنواری ادخال کو دم کیونکر بنالو گے بالجملہ وہی دو حرف کہ مقدمہ ثالثہ ورابعہ میں گزرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رد میں کافی ووافی ہیں وللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم:

بفرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مماثل عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفیٰ ﷺ نے صرف اتنا ہی تو ارشاد نہ فرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اس سے پہلے بہت وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ جب یہ واقع ہولیں گے اس کے بعد نزول ہوگا اس کے مقارن بہت احوال واوصاف بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اتریں گے یہ کیفیت ہوگی اس کے لاحق بہت حوادث وکوائن فرمائے گئے کہ ان کے زمانے میں یہ یہ ہوگا آخر ان سب کا صادق آنا تو ضرور ہے مثلاً سابقات میں روم وشام وتمام بلاد اسلام باستثنائے حرمین شریفین سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ وفساد سے بھر

جانے کے باعث اولیائے عالم کا مکہ معظمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت امام آخر الزماں کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اور اولیائے کرام وسائر اہل اسلام کا ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاریٰ کا دابق یا اعماق ملک شام میں لام باندھنا۔ انکی طرف مدینہ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاریٰ کا اپنے ہم قوم نومسلموں سے لڑائی مانگنا۔ مسلمانوں کا انہیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا تین حصے ہو جانا نصاریٰ پر فتح عظیم پانا فتحیاب حصے کا قسطنطنیہ کو نصاریٰ سے چھیننا ملحمۂ کبریٰ کا واقع ہونا ہزارہا مسلمانوں کا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنا کہ فتح کر لیں گے یا شہید ہو جائیں گے اور شام تک سب کا شہید ہو جانا آخر میں نصرت الٰہی کا نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل واعظم پانا اتنے کافروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اُن کی لاشوں کے ایک کنارے سے اُڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے پہلے مر کر گر جائے۔ مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں ابلیس لعین کی زبان سے خروج دجال کی غلط خبر سن کر پلٹنا وہاں اس کا نشان نہ پانا پھر اس خبیث اعاذ نا اللہ منہ کا ظہور کرنا بیشمار عجائب دکھانا مینھ برسانا کھیتی اگانا زمین کو حکم دے کر خزانے نکلوانا خزانوں کا اس کے پیچھے ہو لینا سب سے پہلے ستر ہزار یہود طیلسان پوش کا اس کافر پر ایمان لانا اس کا لشکر بننا دجال کا ایک جوان مسلمان کو تلوار سے دو ٹکڑے کر کے پھر زندہ کرنا اس کا اس پر فرمانا کہ اب مجھے اور بھی یقین ہو گیا کہ تو وہی کانا کذاب ملعون ہے جس کے خروج کی ہمیں نبی ﷺ نے خبر دی تھی اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے کچھ ضرر پہنچا پھر اس کا ان پر قدرت نہ پانا خائب وخاسر ہو کر رہ جانا چالیس روز میں اس ملعون کا حرمین طیبین کے سوا تمام جہان میں گشت لگانا اہل عرب کا سمٹ کر ملک شام میں جمع ہونا اس خبیث کا انہیں محاصرہ کرنا بائیس ہزار مرد جنگی اور ایک لاکھ عورتوں کا محصور ہونا کیا تمہارے نکلنے سے پیشتر یہ سب وقائع واقع ہو لیے واللہ کہ صریح جھوٹے ہو اب چلیے مقارنات ناگاہ اسی حالت میں قلعہ بند مسلمانوں کو آواز آنا کہ

گھبراؤ نہیں فریاد رس آ پہنچا عیسیٰ موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا باب دمشق کے پاس دمشق الشام کے شرقی جانب منارہ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے آسمان سے نزول فرمانا بے نہائے بالوں سے پانی ٹپکنا جب سر جھکائیں یا اٹھائیں موئے مبارک سے موتیوں کا جھڑنا یہاں تکبیر ہو چکی نماز قائم ہے حضرت امام مہدی کا بامر عیسوی امامت فرمانا حضرت کا ان کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر دروازہ کھلوانا اس طرف ستر ہزار یہودی مسلح کے ساتھ اس مسیح کذاب یک چشم کا ہونا مسیح صدیق علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس کا بدن گھلنا بھاگنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا اس کے تعاقب میں جانا باب لُد کے پاس اُسے قتل فرمانا اس کا خون ناپاک اپنے نیزہ پاک پر دکھانا کیا تم پر یہ صفات صادق ہیں کیا تم سے یہ وقائع واقع ہوئے؟، لا واللہ صریح جھوٹے ہو۔ آگے سنیے واقعات عہد مبارک سید موعود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ کا صلیبیں توڑنا خنزیر کو قتل فرمانا جزیہ اٹھا دینا کافر سے اما الاسلام واما السیف پر عمل فرمانا یعنی اسلام لا ورنہ تلوار تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا پیڑوں پتھروں کا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آ یہ میرے پیچھے یہودی ہے سوا دین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا روحاء کے راستے سے حج یا عمرے کو جانا مزار اقدس سید اطہر ﷺ پر حاضر ہو کر سلام کرنا قبر انور سے جواب آنا اور ان کے زمانے میں ہر طرح کا امن چین ہونا لالچ حسد بغض کا دنیا سے اٹھ جانا شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا۔ بھیڑیے کی بغل میں بکری کا بیٹھنا سانپ کو ہاتھوں میں لے کر بچوں کا کھیلنا کسی کا کسی کو ضرر نہ پہنچانا آسمان کا اپنی برکتیں انڈیل دینا، زمین کا اپنی برکات اگل دینا، پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دو تو کھیتی ہو جانا اتنے بڑے اناروں کا پیدا ہونا چھلکے کے سایے میں ایک جماعت کا آ جانا ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا روئے زمین پر کسی کا محتاج نہ ہونا دینے والا اشرفیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نہ کرے وغیرہ وغیرہ۔ کیا

یہ تمہارے اس زمانہ پر شور وشین کے حالات ہیں کلاّ واللہ صریح جھوٹے ہو اسی طرح اور وقائع کثیرہ مثلاً یاجوج ماجوج کا عہدِ عیسوی میں نکلنا، دجلہ وفرات وغیرہا دریا کے دریا پی کر بالکل سکھا دینا، عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا یاجوج ماجوج کا دنیا خالی دیکھ کر آسمان پر تیر پھینکنا کہ زمین تو ہم نے خالی کرلی اب آسمان والوں کو ماریں، اللہ تعالیٰ کا ان خبیثوں کے استدراج کے لیے تیروں کو آسمان سے خون آلودہ واپس فرمانا، ان کا دیکھ کر خوش ہونا، کودنا پھر عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے ان اشقیا پر بلائے نغف کا آنا، سب کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رہ جانا، روئے زمین کا ان کی عفونت سے خراب ہونا، دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آکر ان کی لاشیں اڑا کر سمندر میں پھینک دینا، عیسیٰ و مسلمین کا کوہ طور سے نکلنا، شہروں میں از سرِ نو آباد ہونا، چالیس سال زمین میں امامت دین وحکومت عدل آئین فرما کر وفات پانا، حضور سید المرسلین ﷺ کے پہلو مبارک میں دفن ہونا، جب تم اپنی عمر جو لکھا کر آئے ہو پوری کرلو تو ان شاء اللہ العظیم سب مسلمان علانیہ دیکھ لیں گے کہ حضرت عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے تمہیں تو گلا دبا کر تمہارے مقرِ اصلی کو پہنچایا اور ان باقی واقعوں سے بھی کوئی تم پر صادق نہ آیا پھر تم کیونکر مماثل عیسیٰ و مراد احادیث ہو سکتے ہو؟ اگر کہیے ہم حدیثوں کو نہیں مانتے۔ جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا کہ آپ منکر کلام رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ پھر آپ مسیح موعود کس بنا پر بنتے ہیں کیا قرآن عظیم میں کوئی آیت صریحہ قطعیۃ الدلالۃ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے تو بتاؤ اور نہیں تو آخر یہ موعود موعود کہاں سے گا رہے ہو۔ انہیں حدیثوں سے جب حدیثیں نہ نو گے موعودی کا پھندنا کس گھر سے لاؤ گے.

ع شرم بادت از خدا و از رسول

مگر بحمد اللہ مسلمان کبھی ایسی زٹلیات پر کان نہ رکھیں گے کیا ممکن ہے کہ معاذ اللہ وہ

ارشاداتِ مصطفیٰ ﷺ کو جھوٹا جانیں اور ان کے منکر مخالف کو سچا؟ حاش للہ حاش للہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود انہیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمہارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و وقائع کے وقت جھوٹی اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ والحمد للہ رب العلمین جواب سوال اخیر اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مہدی واعور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالیٰ اس کے جواب لیجئے قولہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں۔ اقول: ہے اور بہت تفصیل سے۔ قولہ: ہے تو اس کی آیت۔ اقول: ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورۂ والنجم شریف آیت تیسری اور چوتھی۔ سورۂ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورۂ قلب القرآن مبارک (یٰسین شریف) کی پہلی چار آیتیں۔ وغیر ذالک مواقع کثیرہ۔

جواب دوم:

دیکھو مقدمہ اولیٰ جواب سوم قادیانی کا نکلنا اس کا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی آیت اور نہیں تو وجہ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۴ رمضان مبارک روز جاں افروز دو شنبہ ۱۳۱۵ھ کو حلیہ پوش اختتام اور بلحاظ تاریخ الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی نام ہوا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ: محمد المعروف بحامد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم